

علاقہ سیرہ

ڈا جنگ مش

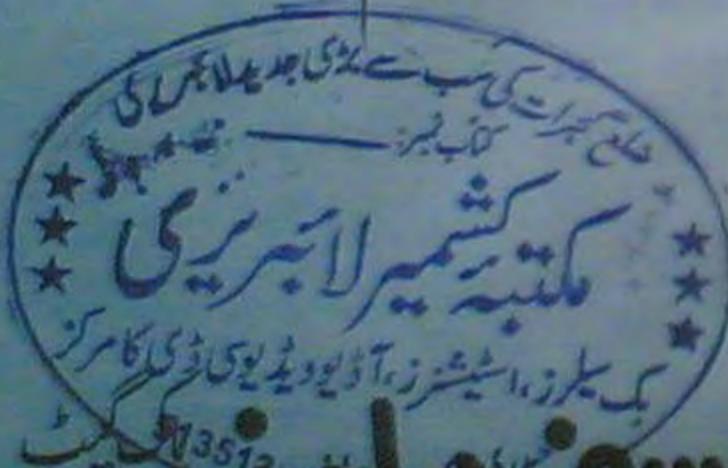


مہمان سیزیر

ڈا جنگ مشن

مکمل ناول

منظہر کاظمیم ایم، الے



مُلتان

Prepared by: S.Sohail Hussain

عمران لپتے فیٹ میں اکیلا ہے یا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک کتاب تھی اور وہ اس کے مطالعے میں صرف تھا۔ سلیمان گذشت وہ روز سے لپتے گاؤں گیا ہوا تھا۔ اس لئے ان دنوں عمران کو ٹکشہ، لنج اور ڈنر کے نئے کسی نہ کسی ہوشیار بخ کرتا پڑتا تھا۔ لیکن صبح نمائش کے لئے جاتے ہوئے اسے بے حد لذت، ہوتی تھی۔ اس لئے اس نے ایک ہوشیاری سے بات کی جن کی، ہوم سروس بھی تھی اور ہوشیار کا آدمی عین وقت پر اسے صرف نمائش سپاٹی کرتا تھا بلکہ اس کی فرمائش پر چانے کا ایک بڑا فلاںک بھی دے جاتا تھا۔ اس طرح عمران نمائش بھی لیت پر کر لیتا تھا اور پہرا ٹینٹان سے بنیو کر مطالعے کے ساتھ ساتھ چانے بھی یہ سارہ سما تھا۔ استینج اور ڈنر وہ ہوشیار میں جا کر کی کر لیتا تھا۔ اس وقت بھی وہ کتاب کے مطالعے کے ساتھ ساتھ چانے کی چیزیں لے رہا تھا کہ یادگت کال بیل کی آواز سنائی دی۔

- تشریف رکھیں۔ میں آرہا ہوں۔ عمران نے کہا تو جہاں
خان سرطان ہوا صوف پر بیٹھ گیا۔ جبکہ عمران بیٹھے چکن میں گیا اور اس
نے دیاں سے دو خالی سیالیاں المحسیں اور دیغیرہ بھرپور سے سینکس کی
بلیشیں انھا کر ٹرے میں رکھیں اور پھر سٹنگ روم میں جا کر اس نے
فلائسک میں موجود چائے دنوں سیالیوں میں ڈالی اور ٹرے المحسیے وہ
ڈرائیک روم میں داخل ہوا۔

- اوہ، آپ نے خود تنظیف کی ہے۔ جہاں خان نے چونک کر
انھیں ہونے کہا۔ اس کے پھرے پر حریت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔
اس بجائے سے میں خود بھی پی لوں گا۔ ویسے میرا یادِ حقیٰ جھمی پر
ہے۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا اور ٹرے میں پر رکھ کر اس
نے سینکس کی بلیشیں اور چائے کی سیالیاں ٹرے سے انھا کر میر پر
رکھیں اور خالی ٹرے کو ایک طرف رکھ دیا۔

- آپ پلیز سرسلطان کو فون کر لیں۔ جہاں خان نے کہا۔
کیوں مجھے تو آپ پر کوئی شک نہیں ہے۔ میں نے تسلیم کر دیا
ہے کہ آپ کا نام جہاں خان ہے اور آپ کو سرسلطان نے بھیجا
ہے۔ عمران نے چائے کی سیالی المحسیے وہے کہا تو جہاں خان
کے پھرے پر ہلکی سی شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

- میں کسی شک کی وجہ سے ایسا نہیں کہ رہا جاتا۔ یہ حکم
سرسلطان صاحب نے خود دیا تھا کہ میں آپ سے یات کرنے سے بچتے
آپ کو کہوں کہ آپ انہیں فون کر لیں۔ جہاں خان نے کہا تو

- یہ کون آگی۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے
کتاب کو میز پر کھا۔ اسی لمحے کاں ہیل دوبارہ نج اٹھی۔

- آرہا ہوں بھائی۔ اب میں جھاری کاں ہیل کے استقار میں
دروازے پر تو کھرا ہونے سے رہا۔ عمران نے بڑاتے ہوئے کہا
اور تجھ تیر قدم المحسات ہوا بیروفی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

- کون ہے۔ عمران نے دروازے کے قریب جا کر اوپنی آواز
میں پوچھا۔

- میرا نام جہاں خان ہے اور مجھے سرسلطان نے بھیجا ہے۔ - یاہر
سے ایک بھاری سی اجنبی مردوں آواز سنائی دی تو عمران نے اختیار
چونک پڑا۔ اس نے دروازہ کھوا۔ دروازے پر ایک آدمی موجود تھا۔
بھرے سہرے اور انداز سے وہ کسی ایکٹسی کا آدمی لگ رہا تھا۔

- آپ کا نام علی عمران صاحب ہے۔ اس آدمی نے جوے
سنجیدہ لمحے میں کہا۔

- علی عمران صاحب نہیں صرف علی عمران اور یہ صرف میں نے
دیے ہی ساختہ ہے دیا ہے۔ علی عمران نام ہے میرا۔ آئی تشریف
لیے۔ عمران نے جوے سنجیدہ لمحے میں کہا اور ایک طرف ہٹ گیا۔

- شکری۔ جہاں خان نے انداتے ہوئے کہا یعنی اس کے
پھرے پر ہلکی شکن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ عمران نے اس کے
عقب میں دروازہ بند کیا اور پھر وہ اس آدمی کو ساختہ لے کر ڈرائیک
روم میں آگیا۔

یکن وہ خاموش رہا۔ اسی لمحے فون کی گھنی بیج اٹھی تو عمران نے صرف پاہتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا بلکہ ساتھ ہی لاڈر کا بین بھی پریس کر دیا۔

- حیر قصر پر تقصیر، بیچ مدان، بندہ نادان علی عمران ولد سر عبد الرحمن ایم ایس سی۔ ذی ایس سی (آکسن) بعداً خود بلکہ زبان خود از قلیث خود سے بول رہا ہے۔ عمران کی زبان میر بھ کی پیشی کی طرح رواں ہو گئی اور سامنے بیٹھے ہوئے جہاں خان کے پھرے پر بھن اور حیرت کے تاثرات بیک وقت ابھرتے تھے۔

- سلطان بول رہا ہوں۔ جہاں خان جھارے پاس بیٹھ گیا۔
دوسری طرف سے سمجھیہ بیچ میں کہا گیا۔

”تی ہاں صرف بیٹھ گے ہیں بلکہ اب سیرے سامنے قلیث کے ڈرائیک روم میں بیٹھے چانے نوش فرمائ کر بیٹھے سنون کر رہے ہیں۔“ عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی۔
”تم فضول لمبی بات کیوں کر رہے ہو۔“ سرسلطان تے بیک کر کہا۔

اس نے کہ سرکاری فون سے کال ہو رہی ہے۔ جس کا کوئی بل سمجھا آتا۔ اگر میرے فون سے کال ہو رہی ہوتی تو میں صرف ایس اور نو کے طلاوہ اور کچھ خوبی اور اپ تو تیس بلاتے کہ فون کا لائز کس قدر بیٹھی ہیں۔ کیونکہ اپ کے دفتر کا فون سرکاری ہے اور اس پر ہونے والی کالزاں کا بل حکومت پاکیستان ادا کرتی ہے۔ جبکہ بیچے یہ بل خود ادا

ہر ان نے ایجاد میں سرطاتے ہوئے چانی پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیے اور ساتھ ہی لاڈر کا بین بھی پریس کر دیا۔

- پی اے ٹو سیکنڈری خارجہ۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سرسلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

- سرسلطان کی خدمت اقدس میں میر اسلام عرض کردا اور ساتھ ہی انہیں ہتھ دو کہ میں قلیث پر موجود ہوں۔ عمران نے ہکا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ تو جہاں خان جو چائے پی رہا تھا بے اختیار ہونک پڑا۔

- آپ نے بات نہیں کی ان سے۔ جہاں خان نے ایساں حریت بھرے لئے میں کہا۔

”جہاں خان صاحب ہمارے ہک سس فون کالزاں پے سعہنگی میں۔ اسabil آتا ہے کتنی چاہتا ہے کہ فون اٹھا کر آؤ ہی اپنے سردار لے۔ جبکہ سرکاری فون کا کوئی بل نہیں آتا۔ اب میں پی اے کو کہا پھر وہ سرسلطان سے بات کر آتا۔ پھر سرسلطان کوئی لمبی کہاںی حاصل ہے۔ اس طرح کال لمبی ہو جاتی اور میرے فون کا میز ہتلرڈ میز پر لیکے لٹا رہا تو آپ ہی بتائیں کہ بل کتنا آتا۔ اب وہ خود فون کریں گے تو میری طرف سے چاہے دس روز بات کرتے رہیں۔ کیونکہ فی الحال بات سے کا کوئی بل نہیں آتا۔“ عمران نے بڑے سمجھیہ لئے میں کہا تو جہاں خان کے پھرے پر بھٹے سے زیادہ بھن کے تاثرات ابھرتے

15

تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی آفریں اللہ حافظہ کہ کر رابطہ ختم کر دیا تو عمران نے ایک طویل سائنس لیتے ہوئے رسید رکھ دیا۔

سرسلطان نے میرے بارے میں آپ کو کیا بتایا ہے۔ عمران نے اس بار سمجھیا ہے میں سامنے بیٹھے ہوئے جہاں خان سے مخاطب ہو کر کہا۔

انہوں نے بتایا تھا کہ آپ پاکیشی سکرٹ سروں کے چیف کے شاہزادہ خصوصی ہیں اور انہوں نے آپ کے بارے میں بھی تفصیل بتائی تھی۔ جہاں خان نے جواب دیا یعنی اس کی نظر وہ میں حیثت کے تاثرات اپنے آئے تھے۔ شاید عمران کی یقینت سمجھیگی نے پھر اسے حیثت میں جستا کر دیا تھا۔

اس آدمی کا کیا نام تھا ہے پکڑا گیا تھا۔ اور کیوں اسے مشکوک کھا گیا تھا اور اس سے کیا سحملہ مات حاصل ہوئیں اور وہ کیے بلاک ہو گیا۔ اس کے پاس یہے کیا سامان برآمد ہوا۔ یہ ساری تفصیل بتا دیں تاکہ یہیں چیز کو تفصیلی روپورٹ دے سکوں۔ عمران نے اسی طرح سمجھیا ہے میں کہا۔ وہ سرسلطان کی بات سن کر غیر ارادی خود پر اس لئے کھینچیا ہو گیا تھا کہ اسے مظلوم تھا کہ شمالی علاقوں میں احتالی ٹھیکیہ خور پر میں انکوں کا ایک ایسا ادا بتایا گیا ہے۔ جس سے کافرستان کے تقریباً ہر بڑے شہر کو ٹارگٹ بتایا جا ستا ہے اور یہ پر میں اعلیٰ تھے جو اسٹریڈ وار ہیں بھی لے جا سکتے تھے۔ اس لئے اگر اس

14

کرتا پڑتا ہے اور آپ کو تو معلوم ہے کہ مجھے کبھی کبھار ہی ایک چھوٹا سا چیک ملتا ہے۔ عمران نے ایک بار پھر لمبی بات کرتے ہوئے کہا۔

سنو عمران۔ جہاں خان کا تعلق شمالی علاقوں کی ایک سرکاری خانیہ ہے۔ جس کا نام اس میں ڈبلیو ہے۔ اس ہبھنسی کے ذمے وہاں موجود خانیہ یہاں مریزوں کی حفاظت کے ساتھ سامنے وہاں کے سرداروں کی سرگرمیوں کو چیک کرتا ہے۔ اس ہبھنسی میں تمام ترقیاتی لوگ ہی شامل ہیں۔ کیونکہ ایضًا آدمی وہاں فوراً مارک کر دیا جاتا ہے۔ اس ہبھنسی کے سربراہ کریم جبار خان ہیں۔ جن کا تعلق لڑکی اشیلی جس سے رہا ہے۔ انہوں نے جہاں خان کو میرے پاس ایک خط دے کر بھیجا ہے۔ اس خط کے مطابق وہاں ایک آدمی کو مشکوک کھو کر گرفتار کیا گیا تھا۔ اس سے پوچھا چکر معلوم ہوا کہ اس کا تعلق کافرستان کی ایک خانیہ ہے۔ جسی ہے۔ سُکھر ہبھنسی کہا جاتا ہے۔ اور وہاں خانیہ یہاں اعلیٰ الے کو چیلے کرنے کے لئے آیا تھا۔ اس آدمی نے پوچھا گئے کہ وہاں خود کشی کر لی۔ کریم جبار خان نے جہاں خان کو اس لئے بھیجا ہے کہ جسی حکومت پاکیشی سے کہ کر کافرستان میں اس پہنچل ہبھنسی کا نام لے کر ادا کرو۔ میں نے اس لئے اسے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ تم اس سے تفصیلی باتیں جیت کر کے اپنے چیف کو روپورٹ دو۔ اس کے بعد چیف نہ ہو ہی کوئی فیصلہ کر لیں گے۔ اللہ حافظ۔ سرسلطان نے

چیف نے اس سے پوچھ گئی۔ ٹرانسیسٹر ایکریسٹ میں ساخت کا تھا۔ وہ
نہ صحت بجان آدمی ثابت ہوا۔ پھر عالی اس پر تخدیم کر کے اس سے
تام معلومات حاصل کر لی گئیں۔ پھر اسے ایک کمرے میں بند کر دیا
گیا۔ یعنی پھر جب اس کو دوبارہ تجیک کیا گیا تو اس کا سر پھٹا ہوا تھا اور
وہ سر چکا تھا۔ اس نے دیوار سے سر نکل رکھا کر خود کشی کر لی تھی۔
جہاں خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

کیا اسے اُنے کے بارے میں معلوم ہو گیا تھا۔ عمران نے
پوچھا۔

”تھی بات اس نے یہ کیا تھا کہ اسے محل و قوع کا عدم ہو گیا تھا۔
یعنی مزید تفصیل معلوم نہیں ہوتی تھیں اور وہ اس سلسلے میں اپنے
عاس آدمی کو کال کر رہا تھا۔ اسے یہ معلومات کریا گر کے کہ اسے
پکویا گیا۔“ جہاں خان نے جواب دیا۔

”تجیک ہے۔ اب میں تفصیلی دوڑت پھیف کو دے دوں
میران نے کہا۔“

”گئے اپارٹمنٹ ہے۔“ جہاں خان نے لٹکھنے ہوئے کہا تو عمران
بھی اپنے کروا ہوا اور وہ اسے دروازے سے باہر پھینک رکھ داںہ بند
کر کے واپس لیا اور اس نے حوض پر جیخ کر گون کا رسور اٹھایا اور
تریس کرنے شروع کر دیے۔

”ایکسو۔“ رابطہ تمام ہوتے ہی مخصوص آواز سائنسی دی۔
”میران بولی بہادر دن ظاہر۔“ عمران نے کہا اور اسی کے ساتھ

اُنے کے بارے میں کافرستان کو معلوم ہو جاتا تو وہ اپنی پوری قوت
اے جہاہ کرنے میں جھونک دیتا۔ سرسلطان کے کہنے پر اس اُنے کی
سکورنی کا پلان عمران نے خود تیار کیا تھا۔ گو وہ خود بھی اُنے پر
ہیں گیا تھا یعنی اسے اس کے محل و قوع کا علم تھا۔ اس نے اس
اُنے کے بارے میں سن کر وہ سمجھی، ہو گیا تھا اور پھر جہاں خان نے
اے تفصیل بتا دی اور اس آدمی کی تصور بھی دی اور ساتھ ہی اس
سے برآمد ہونے والے کافقدات بھی۔ عمران نے ان کافقدات کو دیکھا۔
ان کافقدات کے مطابق اس آدمی کا نام عقیل خان تھا اور وہ شمالی
علاقہ جات کے ایک ایسے علاقے کا بینے والا تھا جو کافرستان کی سرحد پر
تھا اور وہ شمالی علاقوں میں واقع ایک بڑے ہوٹل میں سامان کی
سپلائی کا کام کرتا تھا اور سامان کی سپلائی کے لئے اسے شمالی علاقوں
میں ہر رجھ آنا جاتا پڑتا تھا۔

”تب نے بتایا نہیں کہ اس پر شک کیا ہے تھا۔“ عمران نے
پوچھا۔

”میں ایک بھاولی دے سے گردہا تھا کہ اپاٹک جی نے
ٹرانسیسٹر کی مخصوص سیٹی کی اوڑا سن تو میں جو نکل ہوا اور پھر مجھے ایک
چنان کی اوث میں یہ آدمی اکھائی دیا۔ میں نے تجیک کیا تو یہ آدمی
ایک جدید ٹرانسیسٹر بات کر رہا تھا۔ جب اس کی بات ٹھہر ہوئی تو
میں نے اس پر اپاٹک جملہ کر گئے اسے ہوش کر دیا۔ پھر میں نے
اپنے ساتھیوں کو ہلوایا اور اسے اپنی کے ہیلے کو اور ٹرانسیسٹر کی دیا گیا۔“

یہ اس نے جہاں خان کی آمد اور اس کی بیانی ہوئی تفصیل بتا دی۔
کی میں اس اڑے کی حفاظت کرتی ہو گی۔ بلیک رزو
نے پوچھا۔

پسیں یہ ہمارا کام نہیں ہے۔ وہیے بھی وہاں کے حوالہ میں
انتظامات اہمیت دیں۔ وہ لوگ آسانی سے اسے سناہ نہیں کر سکتے
تم غیر ان کو کہہ دو کہ وہ وہاں پیشہ ہوتیں کا کھوج لگائے اور جیسی
تفصیلی رپورٹ دے۔ اس کے بعد بلیک میں جے کہ کیا ہے سکتا ہے اور
کیا نہیں۔ غیر ان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

- شحیک ہے غیر ان صاحب۔ بلیک رزو نے کہا تو غیر ان
نے رو سیور رکھ دیا اور پھر سٹگ روم میں جا کر اس نے دوبارہ کتاب
التحابی۔

کہ وہ افس کے اندر اڑیں سجا ہوا تھا۔ کرسی پر ایک لمبے قد اور درجشی
جسم کا مالک آدمی نے مخادراب بیٹے میں مسروف تھا کہ سیپر سو یو دقوں
کی گھنی نہ اٹھی تو اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا شراب کا گلاس میز پر رکھا
اور پا ہاتھ پر لٹھا کر رو سیور انھا بیا۔

لیکن وہیے بول رہا ہوں۔ اس آدمی نے پاٹ لجھے میں
کپڑے

کروڑ اس بولی رہا ہوں بس۔ وہ سری طرف سے ایک
صراداوازا ستائی دی۔

لیکن کیا بات ہے کیوں کالی کی ہے۔ وہ نے پوچھ کر
پوچھا۔

پاکیشی میں ہمارا العینت عقیل خان پکڑا گیا ہے اور اس نے ایک
اسک اعلیٰ کے ہیڈ کو اڑڑیں نہو کشی کر لی ہے۔ لیکن مرنے سے بچتے

جسیں گے اور ہمارا من مکمل نہ ہو سکے گا۔ کرم داس نے کہا۔
بھلی بات تو یہ ہے کہ فارن بھٹت ہمیں کسی سورت ٹریس
نہیں کر سکتا۔ کیونکہ پاکیشیا میں اپنے بھائیوں کے لئے ہم پیش
بھنپی ہیں جیکہ ہمارا ہم ملٹری اشیلی جنس کے ماڈلین سیکشن ہیں اور
ہر ملک کی ملٹری اشیلی جنس میں ماڈلین سیکشن علیحدہ ہوتے ہیں۔
تاکہ بھائیوں پر کارروائیاں کی جا سکیں اور دشمنوں کی کارروائیوں کو
چیک کیا جاسکے۔ اس لئے وہ لاکھ کوشش کرے جس کی سورت
ٹریس ہیں کر سکتا۔ دوسری بات یہ کہ اگر پاکیشیا سیکرت سروس
ہمارے پیچے ہمارا پہنچی تو ہم سیکرت سروس کے چیف شاگل کو اطلاع
دے دیں گے اور پھر وہ آپس میں ہی تھج جائیں گے اور تیری بات یہ
کہ مشیری ایک بخت میں بخیری ہے۔ اسے ملٹری کے خصوصی ہیلی
کاپڑوں پر کالاگ پہنچا دیا جائے گا اور پھر اس کی مدد سے پہلائی علاۃ
میں سرنگ کی کھدائی کا آغاز کر دیا جائے گا۔ جیکہ بظاہر یہ حدیثات
لئے والی مشیری ہو گی اور ہم نے یا قاعدہ اخبارات میں اشتراکات
دے کر اس طے میں یمنڈر طلب کئے ہیں اور پھر جادا نکپی کو یا قاعدہ
سرکاری طور پر تھیک دیا گیا ہے اور جسیں معلوم ہے کہ حدیثات کو
ٹریس کرنے والے سیٹلائزٹ نے کالاگ میں مقناطیس کے ایک
ایت بڑے ذخیرے کی نشاندہی کی ہے اور مقناطیس کو لٹکنے کے لئے
خصوصی مشیری استعمال کی جاتی ہے۔ جیکہ ایسی مشیری کے ساتھ
ساتھ فی اس نائب سرنگ کو دنے کی مشیری بھی لاتی جائے گی اور

اس نے پیش وے کے ذریعہ رپورٹ دی ہے۔ سیس چاہتا ہوں کہ
وہ رپورٹ آپ سے تفصیل سے ڈسکس کی جائے۔ کرم داس
نے کہا۔

ٹھیک ہے آجاؤ۔ دیجے نے کہا اور رسور رکھ دیا۔ اس کے
پیڑے پر کھپاوے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس نے ایک یار پھر شراب
کا گلاں انداز کر چکیاں لئی شروع کر دی تھیں۔ تھوڑی در بعد دروازہ
کھلا اور در میانے قد اور در میانے جسم کا ایک آدمی اندر دائل ہوا۔
اس کے ایک ہاتھ میں فائل تھی۔ اس نے دیجے کو سلام کیا۔
بیٹھو۔ دیجے نے کہا اور آتے والا ہو کرم داس تھامیں کی
دوسری طرف کر سی پر بیٹھ گیا۔

کیا رپورٹ ہے دکھاؤ۔ دیجے نے کہا تو کرم داس نے ہاتھ
میں پکڑی ہوئی قائل اس کے سامنے رکھ دی۔ دیجے نے اسے کھولا اور
اسے پہنچنے میں صروف ہو گیا۔ قائل میں دو کاٹفات تھے۔ اس نے
 دونوں کاٹفتر حصے کے بعد سر اٹھایا اور قائل ہد کر دی۔

ہاں، اب یہاں تک کیا کہنا چاہتے ہو۔ دیجے نے کہا۔
یا اس ہمارے اس بھٹت کی وجہ سے پیشہ ٹکٹی کا نام ملتے
اگیا ہے اور لاتما اس کی رپورٹ پاکیشیا سیکرت سروس کو دی جائے گی
اور بیٹے تو ہمارا موجود پاکیشیا سیکرت سروس کا فارن سیکشن ہمیں
ٹریس کرنے کی کوشش کرے گا اور اگر ہم اس سے ٹریس نہ ہو سکے تو
لامال پاکیشیا سیکرت سروس ہمارا بخچ جائے گی۔ اس طرح ہم تھج

ہتھیا ہے اس کی فائی موجو دے اور جہاں تک میں نے اسے پڑھا ہے اس میں ایسی کسی مشیری کا ذکر نہیں ہے۔ دوسری بات یہ کہ ایسی ناٹپ مثل جس مشیری سے تیار کی جاتی ہے اس سے ارتعاش ہرے سے پیدا ہی نہیں ہوتا۔ وجہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ چیلک ہے پاس۔ آپ کے دلائل پے عذہ ان رکھتے ہیں۔ کرم داس نے کہا تو وجہ بے اختیار سکردا دیا۔

اب سنو۔ تم نے دیاں پا کیشیاں اور حکومت میں کسی نہ کسی گروپ کے ذریعے عمران کی نگرانی کراتی ہے۔ کیونکہ اگر پا کیشیاں سیکھت سروس کافرستان آئے گی تو عمران ہی اس کا سینہ رونگا۔ اس نے عمران کی وجہ سے ہمیں وقت معلوم ہو جائے گا کہ کیا وہ جہاں آ رہے ہیں یا نہیں اور یہی وجہ آس گے ہم چیز شاگل کو اخلاق دے دیں گے۔ وجہ نے کہا۔

یہ پاس۔ کرم داس نے جواب دیا اور اسکر کر کھرا ہو گیا۔ ایک خیال رکھنا اس گروپ کو اپنے بارے میں نہ یقانتا درد۔ اگر عمران کو نگرانی کا شک پڑا گیا تو وہ اس گروپ کے ذریعے ہم بھک پخت جائے گا اور میں ہمیں پاہتا کہ مشن مکمل ہونے سے جعلے ہماری کسی بھی طرح شاخست۔ وجہ کے۔ وجہ نے کہا۔

ویسے پاس میرے ڈین میں ایک خیال آیا ہے کہ عمران پوری نیم لے کر ہمارا عرف ہمیں ہریں موجود چینگ کر لے دے لا جا لے ہمیں کے گروپ کی خدمات حاصل کرے گا۔ کیونکہ

چر کمپنی اپنا کام کرتی رہے گی۔ جبکہ ہم اس مشیری کی مدد سے فی ایس ناٹپ سریگ کو زرداں میں کھو دکر اسے پا کیشیاں میراں اڈے کے نیچے سکھا دیں گے اور پا کیشیاں اس بارے میں سوچ بھی نہ سکے گا۔ کیونکہ بھاڑی علاقے میں اتنی طویل سریگ کی کھدائی ناممکن ہوتی ہے۔ جبکہ ایکریسا کی بعد میں تین مشیری آسائی سے یہ کام کر لیتی ہے۔ فی ایس ناٹپ مثل چونکہ اتنی چوڑی نہیں ہوتی کہ اس میں سے آدمی گزر سکے۔ اس نے باہر سے اس کے آثار بھی انکر ہیں آسکتے اور مشیری ایک بفتے میں یہ مثل کھو دلے گی۔ اس کے بعد اس میں کراس میگا ہم اسی مشیری کے ذریعے اس اڈے کے نیچے بھاڑا دیے جائیں گے اور اسیں جہاں سے فائز کر دیا جائے گا۔ اس طرح پا کیشیاں کا یہ خفیہ اڈہ مکمل طور پر جیا ہو جائے گا اور کوئی اس کی حیاتی کو کسی طرح بھی ٹریس د کر سکے گا۔ وجہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

لیکن پاس ہتھیا تو یہ گیا ہے کہ اس اڈے میں اہتمامی جو یہ تین حصاطی انتظامات کے گئے ہیں۔ ایسا ہو کہ جہاں کوئی ایسی مشیری بھی نصب ہو جو زمین کے نیچے بھی چینگ کرتی رہتی ہو۔ دوسری بات یہ کہ مثل کی کھدائی سے زرداں میں بہر حال ارتعاش پہنچا گا اور یہ ارتعاش میراں اڈے میں موجود چینگ مشیری لا جا لے چیلک کر لے گی۔ کرم داس نے کہا۔

اس اڈے کے بارے میں ہمیں فرید خان سے معلوم ہوا تھا۔ فرید خان اس اڈے کی سکونتی میں کام کرتا رہا ہے۔ اس نے ہو کچھ

بادے میں اپسیں اطلاع دے دیں۔ کرم داس نے کہا تو وہ
بے اختیار اچھل پڑا۔
اوہ، اوہ واقعی یہ تھیک رہے گا۔ اس پر اجیکٹ سے تمام مشیری
تو بھتی ہی تکالی لی گئی ہے۔ الحبہ وہاں تمہوڑی سی ایسی مشیری موجود
ہے جو زیادہ یعنی ہمیں ہے۔ وہری گذ۔ اس پر اجیکٹ کا سن کر تو وہ
پانگوں کی طرح بہاں دوڑے آئیں گے۔ یعنی مجھے پرائم نسٹر سے
بات کرنی پڑے گی۔ وجہ نے کہا۔

یہ سرحد پر آپ پرائم نسٹر صاحب کو تفصیل بتائیں گے تو وہ
اس پر فوری رقصانہ ہو جائیں گے۔ کرم داس نے سرت
بھرے بھے میں کہا۔ شاید اس بات پر خوشی ہو رہی تھی کہ اس
کے بتائے ہوئے مشن کی وجہ نے تائید کر دی ہے۔

اوکے تھیک ہے۔ تم جاؤں پرائم نسٹر سے بات کر کے ان
سے ملاقات کا وقت لے لوں۔ پھر تفصیل سے بات ہو جائے
گی۔ وجہ نے کہا تو کرم داس ایک یاد پھر انھا۔ اس نے سلام
کیا اور کاٹل المعا کر داپس چلا گیا تو وجہ نے ہاتھ بڑھا کر قون کار سیور
الخایا اور سبزی کرنے شروع کر دیتے۔

لک پرائم نسٹر سکرٹ۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک
تسویی اور اسنائی دی۔

وجہ بول رہا ہوں۔ پی ایم صاحب سے بات کرائیں۔ وجہ
نے کہا۔

24
سیکٹ سروس کے پاس جب تک کوئی مشن نہ ہو اس وقت تک وہ
کام ہیں کرتی۔ اس نے کیوں نہ کوئی جعلی مشن بنانے کا انسیں اس کی
اطلاع دے دیں۔ اس طرح وہ اس مشن کے چکر میں عہد آئے گی تو
چیف شاگل اسے کو رکر لے گا۔ کرم داس نے کہا۔
اے، یہ تم نے بڑی اہم بات کی ہے۔ یعنی وجہ نے
پوچک کر کہا تو کرم داس کا پھرہ چمک سا انھا اور وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ
گیا۔

باس، اس طرح پاکیشیا سیکٹ سروس کمکن طور پر لٹک جائے
گی۔ کرم داس نے کہا۔
چہارے ڈین میں ایک کسی مشن کی پلاتا چک ہے تو سآہ۔ وجہ
نے پوچھا۔

چاہی شہری طلاقے میں کافرستان کی ایک یہاڑی ہے۔ اس
کے بادے میں اور اس یہاڑی میں کسی فرضی ساتھی آئے کی
اطلاع بھینچا دی جائے ہو پاکیشیا کے احتجاجی نقصان ۱۰۰ تو لاڑماں
بوگ وہاں جنمیں گے۔ کرم داس نے کہا۔

ہم کسی سرکاری یہاڑی کو واپر نہیں نگاہتے۔ جسی
کوئی ایسا مشن سوچتا چاہے جس کے لئے پاکیشیا سیکٹ سروس لا الہ
آئے بھی اسی نور کافرستان کا کوئی نقصان بھی نہ ہو۔ وجہ نے
کہا۔

مر پھر ایک ہی مشن رہ جاتا ہے کہ ہم سورانی پر اجیکٹ کے

عندوں اور بد معاشوں کا ایک گلب بنا یا گیا تھا۔ ہیئت کوارٹر کا راستہ عقی سڑک سے تھا۔ جبکہ اس گلب کے اندر سے بھی ایک راستہ بجا تھا۔ لیکن اسے مخصوص حالات میں استعمال کیا جاتا تھا۔ یہ گلب اس نے بنا یا گیا تھا کہ کسی کو ہیئت کوارٹر کے بارے میں شک تپڈے۔ دیے گلب میں موجود کسی بھی آدمی کو اس ہیئت کوارٹر کے بارے میں عالم نہ تھا۔ عقی طرف جو راستہ تھا اس پر ایک شریڈنگ کمپنی کا بورڈ موجود تھا اور ہیئت کوارٹر بالہ سے بزرگ آفس کی طرف پر تھا۔ جس کا جزئی مینبر تھا۔ جبکہ کرم واس آفس پر منتظر تھا۔ یہ سب کچھ اس سے کیا گیا تھا تاکہ پیشل ہجنسی کو کسی صورت بھی چھکیت نہ کیا جاسکے۔ تھوڑی در بعد وہی پرائم مسٹر کے آفس کے ساتھ بننے ہوئے مخصوصی میلنگ روم میں موجود تھا۔ پرائم مسٹر صاحب کی آمد بھی نہ ہوتی تھی۔ تھوڑی در بعد دروازہ کھلا اور اوھیزو گھر پرائم مسٹر اندر داخل ہوئے۔ تو وہ نے اٹھ کر ہڈے صورتیں انداز میں سنجھ کیا۔ پھر پرائم مسٹر نے سرطانے ہوئے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے۔ ان کے بیٹھنے کے بعد وہ بھی سیز کی دوسری طرف کریں پر صورتیں انداز میں بیٹھ گیا۔

اب یہاں کیا صدھر ہے۔ وزیر اعظم نے بھک بھجے میں کہا تو وہ نے کرم واس کے قائلے کرتے سے لے کر اس سے ہوئے والی تمام لگٹکوں کی پوری تفصیل بتاوی۔

”یہ سر ہو لے کر ہیں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔ بھجے میں حدوڈ بات تھا۔

”ہسلو۔“ پسند گوں بعد کافرستان کے پرائم مسٹر کی بھاری سی آواز ستائی دی۔

”وجہ بول رہا ہوں سر۔“ وجہ نے اہمیت مدد بات لجھے میں کہا۔

”کوئی خاص بات ہے جو آپ نے کال کی ہے۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”سر پسند رہ مت کا وقت چلے تھا لیکن فوری۔ ایک اہم محاصل آپ کے توٹس میں لا کر آپ سے ہدایات لیتی ہیں۔“ وجہ نے مدد بات لجھے میں کہا۔

”اوکے۔ آجاؤ۔“ پرائم مسٹر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ تو وجہ نے رسیدر کھا اور انہی کھوا ہوا۔ تھوڑی در بعد اس کی کار پرائم مسٹر سیکنٹس کی طرف بڑھی پلی جا رہی تھی۔ وہی پیشل ہجنسی کا جیف تھا۔ لہڑی میں اس کا ہمہ کرٹل کا تھا۔ یہ پیشل ہجنسی کافرستان کے نئے پرائم مسٹر نے اہم ایم ترین معاملات کو ڈیل کرنے کے لئے قائم کی تھی اور اسے شفیقی کے کے لئے طے کیا گیا تھا کہ اس میں کام کرنے والے تمام افراد ہمہ دونوں کے بغیر پکارے جائیں گے۔ اس کے علاوہ اس کا ہیئت کوارٹر بھی دار الحکومت کی ایک عامی نیمارت میں بنا یا گیا تھا۔ جس کے ساتھ

بم پا کیشیا سکٹ یہ اطلاع بھجوادیں کہ سورانی پراجیکٹ میں ایسے آئے پر کام ہو رہا ہے جس سے پاکیشیا کے تمام راذارڈ کو آسانی سے بلنک کیا جاسکے گا تو پاکیشیا سکرٹ سروس لازماً اس فارمولے کو حاصل کرنے کے لئے پالٹوں کی طرح دوڑپڑے گی۔ کیونکہ جتاب آپ بھی جانتے ہیں کہ موجودہ دور میں جنگ کے دوران راذارڈ کی بنتیادی اہمیت ہوتی ہے۔ اگر دشمن ملک کے راذارڈ بلنک کر دینے جائیں تو وہ ملک سرے سے نہیں دفاع کر سکتا ہے اور نہیں اٹلیک کر سکتا ہے۔ اب تھے نے کہا۔

اوہ یاں، لیکن بم نے جو آلہ سیار کیا ہے وہ تو ایسا تھیں ہیں۔ وہ تو راذارڈ کی ریخ اور قوت بلاخا دے گا۔ پرائم شرٹ نے چونک کر کہا۔

سرایے آئے عام طور پر لیجادہ ہوتے رہتے ہیں۔ اس لئے اگر بم نے اس آئے کی خصوصیات بتائیں تو پاکیشیا سکرٹ سروس اس میں دلچسپی ہیں لے گی اور ہمارا سارا اڈر اس قیل ہو جائے گا۔ اس لئے اس آئے کی جی خصوصیات بتائی جائیں جو میں نے سرخ کی ہیں تو پاکیشیا سکرٹ سروس اس کے حصول کے لئے لازماً کام کرے گی۔

وہ نے جواب دیا۔

گذشتہ، آپ کی ذہانت واقعی قابل رشک ہے۔ لیکن یہ اطلاع ان تک کوں ہے چاہے گا۔ پرائم شرٹ نے کہا۔

یہ کام بھی ہم کر لیں گے۔ ہمارا ایک آدمی ٹریس ہو گا۔ جس کے

- تو آپ چلتے ہیں کہ سورانی پراجیکٹ کو پاکیشیا سکرٹ سروس کے لئے شب کے طور پر استعمال کیا جائے۔ ولر اعظم نے اس پارولٹپی لیتے کے اندراز میں کہا۔

- میں سورانی پراجیکٹ شتم ہو چکا ہے اور اس سے اصل مشیری کمال لی گئی ہے۔ اس لئے اگر اسے وہ لوگ تباہ بھی کروں تب بھی کافرستان کو کوئی نقصان نہیں ہے گا۔ جبکہ ایسا بھی ممکن نہیں ہے کیونکہ کافرستانی سکرٹ سروس اس کی حفاظت کرے گی۔ اس طرح پاکیشیا سکرٹ سروس لٹھ جائے گی؛ اور ان راذارڈ ہم نے ایس مثل کا پراجیکٹ مکمل کر کے پاکیشیا کا میزالتیوں کا اٹھ تباہ کر دیں گے اور پاکیشیا سکرٹ سروس کسی طرح بھی اس کا سرانغ نہ لگکے گی۔ وہ نے جواب دیا۔

- گذشتہ سروچے مجھے خوشی ہے کہ میں انتخاب الخط مآہد نہیں ہوا۔ البتہ آپ یہ بتائیں کہ اس پراجیکٹ کو ایسی ہی سے دیا جائے یا اس میں کوئی تجدیلیاں لائی جائیں۔ تاکہ پاکیشیا سکرٹ سروس کو شک نہ ہو کہ انہیں ڈاچ دیا جا رہا ہے۔ ولر اعظم نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

سر سورانی پراجیکٹ راذارڈ کے سلسلے میں ایک اہتمامی جمع ترین لیجادہ کی لیبارٹری کے طور پر ہتایا گیا تھا اور پھر آل سیار کے پراجیکٹ شتم کر دیا گیا اور آپ اس آئے کو کثیر تعداد میں سیار کرنے کے لئے اس کے فارمولے کو کافی فیکٹری میں بھجوایا جا چکا ہے۔ اگر

پاس ایسی معلومات ہوں گی۔ اس طرح یہ چنان ہم آسانی سے یعنی کر لیں گے۔ وجہ نے کہا۔

اپ یہ بتائیں کہ کیا کافر سان کی سیکرٹ سروس کو اصل بات بتا دی جائے۔ پرائم نسٹر نے کہا۔

"اوہ نہیں سر۔ اتھیں بھی۔ بھی بتایا جائے تاکہ وہ پوری دلچسپی سے کام کریں۔ اس طرح تو پاکیشیا سیکرٹ سروس اللہ کے گی۔ وجہ نے جواب دیا۔

ٹھیک ہے میں آپ کے اس منحوبے کی منظوری دتا ہوں۔ اب آپ کو خود ہی سب پکھ کرتا ہے۔ تجھے بہر حال پاکیشیا کے میرالوں کے اذے کی تباہی پڑیتے۔ کیونکہ یہ افوا کافر سان کے دھان کے لئے سب سے بڑا خطرہ بن کر رہتے آیا۔ پرائم نسٹر نے کہا۔

آپ پے فکر میں بحث اور اسے آپ پیشل ایجنٹی پر تجوید دیں۔ وجہ نے کہا تو پرائم نسٹر نے اہلتوں سے سریط ادا کیا۔

لیکن کیا پورت ہے۔ عمران نے سرو بچے میں کہا۔

سر کافر سان میں پیشل ایجنٹی ہم کی کسی تنقیم کا وجود نہیں ہے۔ دوسری طرف سے ہے جسی لمحے میں کہا گیا تو عمران ہے اختصار ہونک پڑا۔

المواہدی کی تفصیل حاوار۔ عمران نے بچے سے اڑیا تو سرو لمحے میں کہا۔

یعنی سرکاری معاملات کی مجری کا کوئی سوچ بھی نہیں سکتا۔ عمران
نے کہا تو بلیک زیر دنے اشیاء میں سرپناہ دیا۔

- تو آپ میز انکوں کے اس اونے کی خصوصی حفاظت زیادہ
نصروری ہو گئی ہے۔ بلیک زیر دنے کہا۔

- اس کا استظام میں تے کر دیا ہے۔ میں خود جا کر وہاں کار اوڈنر کا آیا

ہوں۔ عمران نے جواب دیا تو بلیک زیر دنے اطمینان بھرے
اہواز میں سرپناہ دیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اسی تو
عمران نے باہم بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

- ایکسو۔ عمران نے خصوصی لمحے میں کہا۔

جو یہاں دیکھ دیں، ہوں چیز۔ دوسری طرف سے جو یہاں آگئی آواز
ٹانی دی۔

- میں۔ عمران نے خصوصی لمحے میں کہا۔

- سرہم قادغ رہ رہ کر احتیاطی بیور ہو چکے ہیں۔ اگر آپ ہمیں
ہاؤسروی بانے کی اجازت دے دیں تو ہم وہاں چند روز گزار

- اسی۔ جو یہاں تھا رے مت بھرے چھے میں کہا۔

- ایسے معاملات میں تم خود قبضہ کر دیا کرو۔ مجھے سے یوچمنے کی
لہوڑت نہیں ہوتی۔ تم ڈپی چیز ہو۔ عمران نے کہا اور اس

کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

- یہم واقعی ہے کار رہ رہ کر بہر ہو چکی ہے۔ بلیک زیر دنے

سکرتے ہوئے کہا۔

- سرہم نے قوچ، پرائم سیکریٹ، پرینٹ یٹھ سکتے ہاوس
وزیر دفاع اور وزارت سلامتی امور حتیٰ کہ دوسری تمام وزارتوں کے
سیکریٹ سے حتیٰ معلومات حاصل کی ہیں۔ لیکن پیشہ ہجتی
اس سے ملتی جلتی کسی ہجتی کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں مل
سکی۔ نائزان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

- کوشش چاری رکھو۔ ہو سکتا ہے کہ اسے خاص طور پر خفیہ رکھے
کی کوشش کی گئی ہو۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسی کے
بلیک زیر دنے کی بیانیں اٹھائے داپس آگیا۔ اس نے ایک جول
عمران کے سامنے رکھی اور دوسری بیالی میں وہ اپنی کرسی پر جا کر جلو
گیا۔

- نائزان ذمہ دار آدمی ہے۔ اس کی دلخواہ لخت نہیں ہے۔
لکھن۔ بلیک زیر دنے کہا کیونکہ ساتھ ہی پن تھا اور لا اونڈہ آر
ہوتے کی وجہ سے وہ تمام لکھن ستابا تھا۔

- ہہاں، لیکن رسی چھمنی صس کپھ دی ہے کہ معاملات کو چھپایا
رہا ہے۔ سپر حال دیکھو۔ عمران نے چاٹے کی بیالی اٹھاتے ہو۔

- کیا کافرستان میں مجری کرنے والی کوئی ہجتی یا خلیفہ نہیں
ہے۔ بلیک زیر دنے کہا تو عمران نے اختیار اس بیان۔

- کافرستان بھی ہمارے ملک کی طرح ترقی پذیر ملک ہے۔ از
ملکوں میں جو اتم کے بارے میں مجری کے یہود رک تو ہوتے ہیں

- اُو کے میں بات کریتا ہوں - عمران نے کہا اور پھر وہ کہ دیا -

- کوئی اہم اطلاع ہو گی ورنہ کہ تل شہزاد کسی عام اطلاع کے لئے سرسلطان کو درمیان میں نہ ڈالتا۔ بلکہ ذرودتے کہا اور عمران نے اشیاء میں سرپردا دیا۔ پھر تقریباً دس صنعت بعد اس نے قون کا رسیور انٹھایا اور نہیں پریس کرنے شروع کر دیئے۔

- کہ تل شہزاد بول رہا ہوں - رابطہ قائم ہوتے ہی کہ تل شہزاد کی بھاری آواز سناتی دی۔

- بھاری ستائی زبان میں کہ تل تھیں کر تیل بولا جاتا ہے اور کہ تل سے کر تیل زیادہ وحش دار تھی ہے۔ اس نے سب سے خیال میں آپ کہ تل شہزاد کی بجائے کر تیل شہزاد نہ لاؤ کریں۔ عمران نے کہا تو دوسرا طرف سے کہ تل شہزاد نے اختیار تھیں پڑے۔

- آپ تو وہی وہی آئی پی ہیں۔ آپ کے سامنے ہم نے کیا وحش دار کہا ہے۔ آپ سے تو فون پر بات کرنے کے لئے بھی سیکرٹری وہ ارت نہاد جد کو درمیان میں ڈالنا پڑتا ہے۔ کہ تل شہزاد نے ہے ہوتے کہا۔

- صرف سرسلطان تھیں سچیف آف پاکیستان سینکڑ سروں بھی مل جاتے ہیں۔ آپ بھی سرسلطان نے چیف کو قون کیا اور بھی چیف تو پھر حال چیف ہیں۔ انہوں نے کتوں میں بانس ڈالوامیئے بھی یہ کہتے کان سے پکڑ کر پہلک قون پر بخدا دیا گیا کہ چھو کر دکال

- پاں اور اب تجھے فلیٹ پر جانا ہو گا۔ یقیناً تجھے اس نور میں شامل کیا جائے گا۔ عمران نے کہا۔

- یعنی عمران صاحب ہے ماں کسی نہ کسی کو موجود ہونا چاہیے۔ بلکہ ذرودتے کہا۔

- تم ہو ہو اور پھر ماوری بھی زیادہ دور نہیں ہے۔ ہم کسی مسئلے کی سورت میں فوراً پہنچ سکتے ہیں۔ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بچ اٹھی تو عمران نے باتھ بڑھا کر رسیور انٹھایا۔

- ایک مشٹ۔ عمران نے مخصوص لیجے میں کہا۔

- سلطان بول رہا ہوں۔ عمران بے ہجاء۔ دوسری طرف سے سرسلطان کی مخصوص آواز سناتی دی۔

- صرف عمران یا علی عمران۔ عمران نے اس بار اپنے اصل لیجے میں کہا۔

- عمران ملٹری اٹیلی جنس کے کہ تل شہزاد تمہارے ذمیع چیزیں تک کوئی اہم اطلاع بخواہنا چاہتا ہے۔ یعنی تمہارے فلیٹ کے نیجے پر کال دستیہ نہیں کی جاوہ ہی۔ اس لئے اس نے تجھے کال کیا ہے۔ ہم اسے فون کر لو۔ سرسلطان نے کہا۔

- کس سامنے میں اطلاع۔ عمران نے پوچھا۔ کافرستان کے بارے میں کوئی اطلاع ہے۔ میں نے مزید تفصیل نہیں پوچھی۔ سرسلطان نے جواب دیا۔

یکنچہ تو اکٹاپ کی تعریف کرتا رہتا ہے۔ عمران نے کہا۔

یہ ان کی مہربانی ہے عمران صاحب۔ کرمل شہزادے کہا۔
ٹھیک ہے آپ سرسلطان کو فائل بھجوادیں۔ میں ان سے لے لوں گا۔ عمران نے کہا۔

اوکے۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے باہم بڑھا کر کریڈل دبایا اور نون آنے پر اس نے نسبیریں کرنے شروع کر دیے۔
پی اے نو سکریٹری وزارت خارجہ۔ رابطہ قائم ہوتے ہی سرسلطان کے پی اے کی آواز ستائی دی۔
سرسلطان سے بات کرائیں۔ عمران نے ایکستو کے مخصوص لمحے میں کہا۔

یہی سر۔ سر۔ پی اے تے گھبرائے ہوئے لمحے میں کہا۔
سلطان بول رہا ہوں جاپ۔ پحمد لمحوں بعد سرسلطان کی سو و باند آواز ستائی دی۔

ومرا نے کرمل شہزادے سے بات کر کے مجھے روپرٹ دی ہے کہ کرمل شہزادہ کا قریان کے کسی دفاعی پراجیکٹ کے سلسلے میں فائل مجھ سمجھنا پڑتے ہیں۔ وہ آپ کو فائل بھجوادی ہے میں آپ اے عمران کے لیکٹ پڑھنگا دیں۔ عمران اپنے لیکٹ پر بیٹھ رہا ہے۔ وہ اس فائل کو چیک کر کے مجھے روپرٹ دے گا۔ عمران نے مخصوص لمحے میں کہا۔

اتریجل کریں شہزاد کو۔ عمران نے جواب دیا تو کرمل شہزاد ایک بار پھر بڑے۔

آپ کیا حکم ہے۔ کال میں ہوتی جا رہی ہے اور آپ تو جانتے ہیں کہ میں مخفی و تقاضہ میں آدمی ہوں۔ مزید سکے مانگنے کے لئے مجھے بخانے کئے گردیں کے دروازوں پر دسک دینی پڑے گی۔ عمران نے کہا۔

عمران صاحب۔ میرے پاس ایک فائل ہے۔ کافرستان میں اہم اتفاق اتم دفاعی پراجیکٹ کے بارے میں اطلاع ملی ہے۔ آپ جہاں کہیں میں فائل بھجوادیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ فائل چیک ایکسٹو تک پہنچ جائے تو ہم تر رہے گا۔ وہ بار کرمل شہزاد نے اہم اتفاق سمجھیا ہے مجھے میں کہا۔

پھر مجھے کیوں آپ درمیان میں ڈال دے ہیں۔ آپ فائل سرسلطان کو بھجوادیں۔ سرسلطان اسے چیف سینگ ہنچا دیں گے۔ چیف جانے اور اس کا کام۔ عمران نے مت بیان کیے کہا۔

میں چاہتا ہوں کہ بھلے آپ خود اس فائل کو بندھ لیں۔ پھر اگر منابع تھیں تو چیف سینگ ہنچا میں وہ خدا ہنچا تھیں۔ کیونکہ فائل میں کوئی کمی رہ گئی، مونی تو چیف سخت ایکشن بھی لے سکتا ہے اور اگر کوئی کمی ہو تو آپ مجھے فون بھی کر لیں گے جلد چیف ساچہ تو ہیں احکامات سادر کر دیں گے۔ کرمل شہزادے جواب دیا تو عمران کے ساتھ ساتھ جلیک زر و بھی مسکرا دیا۔

چونکہ کر پوچھا۔
دارالحکومت بھی تو ایک شہر ہے اور گاؤں کے مقابلے میں شہر
میں خصوصی تفریح کے بڑے موقع ہوتے ہیں اور جب آغا سلیمان
پاشا چھپی پر ہو تو پھر اماں نیں تک رپورٹ نہیں ہنگامی۔ اس لئے
کھل کر شہر کی تفریح کی جا سکتی ہے۔ عمران نے جان بوجھ کر
تفریح کی بات کرتے ہوئے کہا۔
تفریح نہیں پھرے کو۔ جو یا نے پھٹکارتے ہوئے لجئے
میں کہا۔
ارے ارے پھرے تو اسی آدمی اڑا سکتے ہیں۔ مجھے جسم اعزیز اور
ستنس آدمی کو گل کی تجویز تو ایک طرف ایک گل ہی نہیں ملتا۔ کب
سے گل کے استغفار میں سوکھ رہا ہوں۔ عمران نے بات کا رخ
تجدیل کرتے ہوئے کہا۔
بکواس مت کردہ وردہ میں ہماری اماں نیں کو فون کر کے کہہ
دوس گل کہ تم کیا کرتے پھر دیہے ہو۔ جو یا نے غصیلے لجئے میں
کہا۔
اپنے بارے میں کیا سماوگی۔ عمران نے سکراتے ہوئے
کہا۔
اپنے بارے میں کیا مطلب۔ وہ مجھے اچھی طرح سے جانتی
ہیں۔ جو یا نے کہا۔
جلانے کی بات نہیں کر رہا۔ بزرگ بے حد عقائد ہوتے ہیں۔

یہ سر دوسری طرف سے مواد باندھے میں کہا گیا تو
عمران نے مزید کچھ کے بغیر رسیور کھو دیا۔
آپ نے چیف کے لجے میں بات کی ہے حالانکہ آپ اپنے لجے میں
بھی بات کر سکتے تھے۔ بلیک زررو نے سکراتے ہوئے کہا۔
میں نہیں چاہتا تھا کہ پی اے بات سے چیف کی کال پر وہ لازماً
آف رہتا ہو گا۔ عمران نے کہا اور انھی کر کھوا ہو گیا۔ بلیک زررو
بھی احتراماً انھی کھوا ہوا۔

میں فائل چیک کر لوں پھر بات ہو گی۔ عمران نے کہا اور
بلیک زررو نے اثبات میں سرطان دیا تو عمران مڑا اور تیز قدم الحاتا ہوا
بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی در بعد بھی وہ قلیٹ میں
داخل ہوا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی نج اٹھی تو وہ جلدی سے آگے بڑھا اور
اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انھا لیا۔

علی عمران ایم ایکس سی۔ تھی ایسی (آکسن) بول بنا
ہوں۔ عمران نے کرسی پر بیٹھنے ہوئے اپنے خصوصی لجے میں
کہا۔

جو یا بول رہی ہوں۔ سلیمان کہا ہے کتنی دن سے فون کر رہی
ہوں۔ کوئی سنا ہی نہیں۔ جو یا کی تھلاٹی ہوئی آواز سنائی دی۔
سلیمان تو گاؤں گیا ہوا ہے اور میں شہر گیا ہوا تھا۔ ابھی واپس آیا
ہوں۔ عمران نے ہواب دیا۔

شہر کیا مطلب۔ کون سے شہر گئے ہوئے تھے۔ جو یا نے

سپر میڈیٹ اسلام ہوں سر۔ یا ہر سے ایک مودعیات آواز
سنائی دی تو عمران بھی گی کہ سلطان نے اپنے آفس کے
سپر میڈیٹ کو فائل دے کر بھیجا ہے۔ اس نے دروازہ کھول دیا۔
لئے واقعی سلطان کے آفس کا سپر میڈیٹ موجود تھا۔
آجھا اندر عمران نے کہا۔

سریں نے بہت کام کرنا پے اور سلطان صاحب میرا انتقام کر رہے تھے پر شہزادت نے مذہبیات لیجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی کوت کی اندر رفتی جیب سے ایک تبر خود پیکٹ کمال کر گمراں کی طرف بڑھا دیا۔

شکریہ ۔ عمران نے کہا اور سپر تسلیم کرتے اسلام کر کے
وہاں ملزگی تو عمران نے دردالہ بند کیا اور پھر سٹک روم میں اگر اس
نے سیکت کو صحیح رکھا اور خود کسی پر بینچے گیا۔ سیکت سیلان تھا۔ اس
نے سیکت کھو لیا اور اندر موب جو وفا قائم تھاں فی۔ قائم کو رپر ملٹی اشیلی
بھس کا ہوا تو گرام موب جو د تھا۔ عمران نے قائم کھو لی۔ اس میں وہ کافر
موب جو د تھے۔ عمران نے کافر دات کو پڑھنا شروع کر دیا۔ جیسے جیسے وہ
وہ اسیں پڑھتا جا رہا تھا۔ اس کے پڑھنے پر تحریکی سنجیدگی پھیلیتی جا رہی
تھی۔

جب اس نے یورپی قائل پرحدی تو اس نے قائل بند کر کے میز پر دلگی اور خود انہی کو دہشتیں روم میں آگیا اس نے دہشتیں روم میں موجود مخصوصی ٹوں کا رسم یورپی انہیا اور تیر میں کرنے شروع کر دیے

اسوں لے تم سے پوچھ دیا کہ عمران تو پھر اڑا رہا تھا اور تم وہاں کی
کرہی تھی تو پھر عمران نے جواب دیا۔
اوہ ہاں واقعی۔ ہر حال میں نے تمہیں اس نے فون کیا تھا کہ
پوری نیم ترقی کے لئے ماسوری جارہی ہے۔ چیف نے بھی اجازت
دے دی ہے تم جانتا چاہو تو میرے فلیٹ پر آ جاؤ۔ جو یا نے کہا۔
یعنی تمہیں تو تکوہیں ملتی ہیں۔ میرا کیا ہوگا۔ میرے پاس تو
چائے پینے کے بھی پیے تھیں ہیں اور چیف ایڈونس دینے کا قابل ہی
تھیں ہے۔ سلیمان بھی اسی نے گاؤں چلا گیا ہے کہیاں بھوکے مرے
سے بہتر ہے کہ گاؤں چلا جائے وہاں روئی تو ملے گی۔ عمران نے
و دینے والے مجھے میں کہا۔

اب یہ ذرا صد پر اتنا ہو چکا ہے۔ اس لئے اب ایسی اواکاری سے کوئی دھوکہ نہیں لگا سکتا۔ میں جہار انتشار کروں گی۔ ہمیں تے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو میران نے سکرت دے رسمور رکھ دیا۔

۱۰۔ اگر قائل میں کوئی کام کی بات ہوئی تو پھر اصل تحریک
ہوئی۔ عمران نے بڑاتے ہوئے کھلا پھر تحریک بائیس کھنے لے
کال بیل کی آواز سائی دی تو عمران انھا اور جو وہی دروازے کی طرف
بڑا گماہ

کوں ہے ۔ عمران نے دروازہ کھونے سے پہلے یادت کے
طابق پوچھا۔

ہاں اور یہ ایسا تھی اہم اور سیر میں معاملہ ہے۔ کافر سان اپنے شہر سو بران کی کسی یہاں تک سی ایک ساتھی آئے پر کام کر رہا ہے۔ جس سے دشمن ملک کے راذارز کو یہاں تک کیا جاسکتا ہے۔ میں نے بطور ایکسٹو تاثران کو حکم دے دیا ہے کہ وہ اس یہاں تک کے پارے میں محلومات حاصل کرے۔ میں یہ آدیا اس کا فارمولہ ہر صورت میں حاصل کرنا ہو گا۔ تاکہ ہم کم از کم اس کا ایسی تیار کر سکیں ورنہ تو ہم جنگ کی صورت میں ہے اس ہو کر رہ جائیں گے۔ عمران نے سمجھا ہے میں کہا۔

”اوہ ہاں عمران صاحب۔ اگر راذارز یہ یہاں تک ہو گئے تو دفاع کیے ہو سکے گا۔ یہ واقعی ایسا تھی اہم معاملہ ہے۔ بلیک زردوٹے تشویش بھرے ہے میں کہا۔

”تم قون کر کے جو یا کو کہ وہ فارون قیم کے ساتھ اڑتے۔ ہم کسی بھی وقت کافر سان رواد ہو سکتے ہیں۔ میں اس معاملے میں درست ہیں کرنی چاہتے۔ کیونکہ یہاں تک سی اس کام مکمل ہتھی ہی وہ اس فارمولے کو کسی اور جنگ بیجوادیں گے اور بھرا سے نہیں کرنا ممکن ہو جائے گا۔“ عمران نے کہا۔

”تحسیک ہے میں کہ دتا ہوں۔“ بلیک زردوٹے کہا تو عمران نے او کے کہ کر رسیور رکھا اور انہوں کر پیشل روم سے واپس ہٹکنے والی پیٹھ گئی ہے عمران صاحب۔“ دوسرا طرف سے اس روم میں آگیا اور پھر اس نے قون کا رسیور اٹھایا اور تبریزیں کرنے لگا۔

چونکہ یہ خصوصی قون تھا۔ اس نے داش مژل کے قون کی طرح اس پر ہونے والی کال ٹریسٹ کی جا سکتی تھی۔

”ناشران ہوں رہا ہوں۔“ دوسرا طرف سے ناشران کی آواز سنائی دی۔

”ایکسٹو۔“ عمران نے خصوصی لجے میں کہا۔

”میں سر۔ حکم سر۔“ دوسرا طرف سے موہبادت لجے میں کہا گیا۔

کافر سان کے شہر سو بران میں کافر سان دشمن ملک کے راذارز یہاں تک کرنا کے لئے ایک خاص پر اجیکٹ پر کام کر رہا ہے۔“ پر اجیکٹ وہاں کی کسی یہاں تک سی اس کا فارمولہ کیا جا رہا ہے۔“ تم اس سلسلے میں فوری محلومات حاصل کرو اور بھیجے رپورٹ دو۔“ عمران نے سرد لجے میں کہا۔

”میں سر۔“ دوسرا طرف سے موہبادت لجے میں ہواب دیا گیا تو عمران نے کریڈل دیا یا اور پھر ٹون آئے پر اس نے ایک بار پھر نیجے پر لیں کرنے شروع کر دیے۔

”ایکسٹو۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسرا طرف سے خصوص آواز سنائی دی۔

”علی عمران ہوں رہا ہوں طاہر۔“ عمران نے کہا۔

”فائل پیٹھ گئی ہے عمران صاحب۔“ دوسرا طرف سے اس پار بلیک زردوٹے اپنے اصل لجے میں کہا۔

- کر گل شہزاد بول رہا ہوں۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسرا اے سرف اسما کہا گیا تھا کہ اس نے سوران چھاؤنی میں رپورٹ کرنی بے۔ وہاں سے اسے پرائیمیکٹ پر بھجوایا جائے گا۔ کر گل شہزاد طرف سے کر گل شہزاد کی آواز سنائی دی۔

علی عمران ایم ایس ہی۔ ڈی ایس ہی (اکسن) بول نے کہا۔
یعنی اس آدمی کو اس فارمولے کے بارے میں تفصیل کا عدم ہوں۔ عمران نے اپنے مخصوص لجئے میں کہا۔

- عمران صاحب فائل آپ تک بھی ہی ہے یا نہیں۔ کر گل کیسے ہوا تھا۔ عمران نے پوچھا۔
میرے سیکشن کے آدمی نے خاص طور پر یہ بات پوچھی تھی اور شہزاد نے چونک کر پوچھا۔

- نہ سرف بھوٹک بلکہ چین ٹک بھی بھی ہی ہے۔ یعنی فائل میں اس نے بھایا تھا کہ اسے جب ٹرانسفر یا گیا تو اس کے پاس نے یہ نہیں لکھا کہ یہ اطلاع دینے والا کون تھا۔ عمران نے کہا۔

لیکن یہ اہتمامی ایم پرائیمیٹ ہے اور کسی بھی وقت دشمن اس پر ایم پرائیمیٹ پر حمل کر سکتے ہیں۔ اس نے سرسری طور پر اس کی اہمیت اہمیت نہیں ہے۔ اب آپ نے مخصوصی طور پر پوچھا ہے تو میں بھی تادی تھی۔ کر گل شہزاد نے جواب دیا۔

مریم کام کرتا ہے۔ یہ سیکشن صرف ایسی اطلاعات ہیا کر جائے ہے جس سے پاکیشی کے دفعہ یا ملٹری کا تعلق ہو۔ اس سیکشن کے ایک آدمی دوستی کافرستان کی ملٹری کے ایک ایم عہدے دار سے تھی۔

دونوں کی ملاقات ایک کلب میں ہوتی تو اس کافرستانی آدمی نے بتایا کہ اس کا مقابلہ سوران میں کام کرنے والے ملٹری کے ایک سیکنڈ میں ہو گیا ہے۔ جہاں ایک دفائی پرائیمیٹ کی سکونٹی جسی اسے کرتا ہو گا۔ یہ سن کر میرے سیکشن کے آدمی نے اسے شراب پر شروع کر دی اور جب وہ آوت ہو گیا تو اس نے یہ معلومات دیں لیکن اسے یہ معلوم ہے تھا کہ سوران میں جا کر اسے کہاں جانا ہو گا۔

کھرا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کاپر اتم مسٹر ماوس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ پر اتم مسٹر ماوس پہنچ کر وہ پیشل میلنگ رومن میں پہنچ گیا۔ لیکن میلنگ رومن میں اور کوئی موجود نہ تھا۔ جبکہ اس کا خیال تھا کہ شاید ہی ان دوسری ۶ بخشیوں کے سر برآہ بھی موجود ہوں گے۔ اے یعنی تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ اندر ورنی دروازہ کھلا اور پر اتم مسٹر صاحب اندر داخل ہوئے تو شاگل امتحن کھرا ہوا اور اس تے انہیں مودیات انداز میں سلام کیا۔

- تشریف رکھیں - پر اتم مسٹر نے سر کے اشارے سے سلام کا ہواب دیتے ہوئے کہا اور خود وہ اپنے مخصوص کری پر بیٹھ گئے تو شاگل بھی میں کی دوسری طرف کری پر بیٹھ گیا۔

- سر شاگل سوہنے میں ایک اہم دفاتری پر اجیکٹ پر کام ہو رہا ہے۔ تم تے اس پر اجیکٹ کو تاب سیکرت رکھا ہوا ہے۔ لیکن اب اطلاع ملی ہے کہ پاکیشی سیکرت سروس کو اس کا علم ہو گیا ہے اور یہ الجہا پر اجیکٹ ہے کہ پاکیشی سیکرت سروس اسے ہر صورت میں جزو کرنے یا پھر وہ فارمولہ حاصل کرنے کی کوشش کرے گی۔ جس پر اس پر اجیکٹ میں نام، ہو رہا ہے اس نے میں نے آپ کو کال کیا ہے کہ آپ امرت رہیں اور اگر پاکیشی سیکرت سروس ہمہاں آئے تو آپ نے صرف اسے ٹرکیں کرنا ہے بلکہ اس کا قاتمہ بھی کرنا ہے اور اگر ناتمہ نہ ہو سکے تو اس پر اجیکٹ کو آپ نے ہر صورت میں تحفظ دیتا ہے۔ یہ پر اجیکٹ کافر سان کے دفاع کے لئے رہا ہے کی ہڈی کی حیثیت

شاگل اپنے آفس میں موجود تھا کہ سلے میور کے ۲۷ے فون کی گھنٹی نج انجی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انعامیاں لیں۔

- شاگل نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔
پر اتم مسٹر سیکرٹ سے کال ہے جاتا ہے دوسری طرف سے اس کے پی اے کی موبائل آواز ستائی ہی تو شاگل نے انتہی چوتھنگ پڑا۔

- کراویات - شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔
سیکرٹی نو پر اتم مسٹر بول رہا ہوں۔ پر اتم مسٹر نے آپ کو فوری طور پر کال کیا ہے۔ آپ پیشل میلنگ رومن میں کیا جائیں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ لیکن ہوئے والے کا مو و دیا شکنہ۔
اچھا میں آ رہا ہوں۔ شاگل نے کہا اور رسیور کو کر دواز

شہر پر پرا جیکٹ بھاں ہے شاگل نے کہا۔
سوری یہ ثاب سکرت ہے۔ آپ کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوا۔ آپ نے صرف پاکیشیا سکرت سروس کو ٹرین کر کے ختم کرنا ہے۔ وزیر اعظم کا الجھہ مزید خشک ہو گیا تھا۔
سر آپ کو اس عمران کے یادے میں تجربہ نہیں ہے۔ یہ آدمی شیطانی دنیا ست کا مالک ہے۔ یہ اس پرا جیکٹ کا محل و قوع معلوم کر لے گا اور پھر ہم اسے شہر میں تلاش کرتے رہ جائیں گے۔ جبکہ وہ پرا جیکٹ پر بیداہ دامت تمد کر کے نکل جائیں گے۔ اگر آپ چاہیں تو صدر صاحب سے بات کر لیں۔ وہ بھی سبھی بات کی تائید کریں گے۔ شاگل نے مودبادت لجھے میں کہا۔

سیری اس معاملے میں صدر صاحب سے بات ہو چکی ہے۔ انہوں نے بھی وہی بات کی ہے جو آپ نے کی ہے۔ یعنی اس طرح آپ محدود ہو کر رہ جائیں گے۔ آپ صرف اس پرا جیکٹ کے ساتھ رہنے رہیں گے اس پرا جیکٹ کی سکونتی ہے حد تھت ہے۔ آپ کو سوریان کی تباکہ مددی کر لیتی چاہئے۔ وزیر اعظم نے بخت لجھے میں کہا۔
بھاں ہم شہر میں ہی کام کریں گے۔ یعنی ہمیں معلوم تو ہوتا جائے مگر ہم وہاں جاتے والے راستوں کی تگرانی غصیہ طور پر کر سکیں۔ شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

یہ پرا جیکٹ سوریان شہر کے انڈسٹریل ایریتے میں ہے۔ اس اسی بھیجا جاتا ہے۔ وزیر اعظم نے چند لمحے تباہوش رہنے کے بعد

رکھا ہے۔ اس نے ہم اس کا ہر صورت میں تحفظ چلاتے ہیں۔
وزیر اعظم نے خشک لجھے میں کہا۔
یہ سر یہ تو ہماری ڈیوٹی ہے سر۔ یعنی کیا آپ وصالحت کریں گے کہ یہ اطلاع کیسے ملی ہے کہ پاکیشیا سکرت سروس اس پرا جیکٹ کے خلاف کام کرنے کے لئے بھاں آرہی ہے۔ شاگل نے مودبادت لجھے میں کہا۔

یہ اطلاع پاکیشیا میں کام کرنے والے ایک کافرستانی گروپ کے آدمی نے دی ہے۔ اس آدمی کے مطابق ایک ہوٹل کے ڈاٹسٹک ہال میں پاکیشیا سکرت سروس کے لئے کام کرنے والا باغت عمران اپنے ایک ساتھی کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا۔ کھانے کے دوران ان کے درمیان ہونے والی یاتوں سے معلوم ہوا ہے کہ عمران کافرستان کے علاقے سوریان جا رہا ہے۔ اس نے سوریان سے ملٹی چھاؤنی کی بھی بات کی۔ یہ اطلاع جب ملڑی کے اعلیٰ حکام تک پہنچی تو کچھے اطلاع دی گئی کہ میں آپ کو اورٹ کر سکوں۔ یعنی ملڑی کے اعلیٰ حکام کو آئمہ علم ہیں یعنی مجھے علم ہے کہ سوریان میں بھاری اتم و فاعلی پر جیکٹ کام کر رہا ہے۔ اس نے میں بھوگیا کہ یہ عمران اس پرا جیکٹ کے خلاف کام کرتا چاہتا ہے۔ وہ عام ہی ملٹی چھاؤنی کے خلاف دوسرے ملک کی سکرت سروس نے کیا کام کرتا ہے۔ پر اتم مشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

یہ سر آپ نے درست سوچا ہے۔ یعنی سر سوریان تو تھا صاحب۔

بُرے تو تھا۔

- بھسو۔ شاگل نے تیز لہجے میں کہا تو رہیش میز کی دوسری طرف کریں پر چینے گیا۔

- سوران دیکھا ہوا ہے تم تے۔ شاگل نے پوچھا۔
یہ سرہست اپنی طرح۔ رہیش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
پا کیشیا سیکرت سروس کے یارے میں اطلاع ملی ہے کہ وہ سوران میں کافر سماں کے کسی انہم پر احیث کو حجہ کرنے کے لئے جائے ہے۔
وہی ہے۔ وہاں جانے کے لئے اسے لا مکالہ بھاں دار انگوشت آتا ہوگا۔
اس نے میں بھاں سے نہیں جاتا چاہتا۔ لیکن وہاں بھی سیٹ اپ ہونا
سرہدی ہے۔ اس نے تم اپنا ایکشن لے کر قورا سوران چھکھا اور وہاں اس طرح اپنا سیٹ اپ کر کر شہر میں داخل ہونے والے ہر آدمی کو
کسی۔ کسی انداز میں جنک کیا جائے۔ شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔
جناب سوران توہست بلا شہر ہے۔ اگر وہاں آتے جائے والے ہر
آدمی کو چنک کیا گیا تو وہاں سارا کار و باری رک جائے گا۔ رہیش
نے کہا تو شاگل ہوں۔ بھیج کر اس طرح رہیش کو دیکھنے لگا کہ رہیش
ہری طرح گمراہ گیا۔

- جیسیں کس پائل نے سیکرت سروس میں بھرتی کیا ہے۔ اس کا
نام بتاؤ۔ شاگل نے لفکت پھٹپٹھٹے والے لہجے میں کہا۔
میں صفائی چاہتا ہوں جناب۔ میں آپ کی بات ورست طور پر
لکھ نہیں سکتا تھا۔ رہیش چونکہ شاگل کی عادت جاتا تھا اس نے

کہا۔

- جنک ہے جناب اتنا ہی کافی ہے۔ شاگل نے جواب دیا۔
ایک بات سن لیں سر شاگل اگر آپ نے اس سیٹ پر آئندہ
بھی رہتا ہے تو آپ کو اس پر احیث کا ہر صورت میں تحفظ کرنا ہوگا
ورہ آپ کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کی جائے گی۔ ولی رامض
نے اتنا ہی سخت لہجے میں کہا۔

یہ سر شاگل نے جواب دیا۔
اوکے۔ آپ آپ جاسکتے ہیں۔ ولی رامض نے کہا تو شاگل
انھا۔ اس نے اپنیں سلام کیا اور تیزی سے چھٹا ہوا بیرونی دروازے کی
طرف بڑھ گیا۔ در بعد اس کی کار تیزی سے اپنے میڈی کو اور رنگی
طرف بڑھی پلی جا رہی تھی۔

اس پار واقعی اس سوران کا خاتمہ سرہدی ہے۔ درستے پر اتم
سر ساحب کوئی بھی ایکشن لے سکتے ہیں۔ شاگل نے بنخاتے
ہوئے کہا اور پھر اپنے آفس میں پہنچتے ہی اس نے فون کاہر سیور المعاشر اور
فون سیٹ کے تیچے موہودا ایک بنن کو پرسکن کر دیا۔

یہی سر سے دوسری طرف سے اس کے سکندری گی آواز سناتی دی۔
رہیش کو سرے آفس میں بھجو فوراً۔ جلدی۔ شاگل نے
تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

تحوڑی در بعد آفس کا دروازہ کھلا اور ایک نو ہوان اندر داخل
ہوا۔ اس نے اتنا ہی موہمات انداز میں شاگل کو سلام کیا۔ یہ شاگل کا

میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی در بعد آفس کا دروازہ کھلا اور ایک
دردشی جسم کا مالک نوجوان تیزی سے اندر داخل ہوا اور اس نے بڑے
مودباد انداز میں شاگل کو سلام کیا۔

- راج سنگھ - شاگل نے قدرے ترم بچے میں کہا۔ کیونکہ
راج سنگھ کی کافرستان کے صدر سے دور کی رشتہ داری تھی اور راج
سنگھ لہڑی کے کمانڈو سیکشن میں تھا۔ لیکن اسے سیکٹ بیجت بنتے کا
بے حد شوق تھا۔ اس نے صدر کی منت کی کہ اسے مڑی
کمانڈو سیکشن سے سیکٹ سروں میں شاپنگ کروادیا جائے تو صدر نے
ایسا گراویا تھا۔ اس نے شاگل اس سے وہ سلوک کرتا تھا جو وہ اپنے
دوسرے ماتحکوں سے کرتے کا عادی تھا۔ ویسے راج سنگھ بے حد
ہوشیار اور قیض نوجوان تھا اور اس نے اپنی کارکردگی سے بیش کوارٹر
میں اپنی دھاک بھاگی تھی اور شاگل بھی اس کی کارکردگی کی کمی یاد
کر سے تعریف کر چکا تھا۔ ویسے راج سنگھ اپنے طور پر شاگل کے
سلسلے بے حد صوبہ رہتا تھا اور وہ شاگل کو اپنا اسادہ رہتا تھا۔

تم بھیڑ یہ کہتے رہتے ہو کہ کاش تھیں پا کیشیا سیکٹ سروں
سے نکلا دکام موقع مل چاہے۔ شاگل نے کہا۔

لیکن سر مجھے بے حد شوق ہے ان کے خلاف کام کرنے کا۔ تاکہ
میں انہیں ہماگوں کو وہ لوگ صرف پریلکھتا کرتے ہیں۔ دور دہ
کام اسیوں سے زیادہ ہوشیار، زیادہ عقائد اور زیادہ بڑے لہجت
نہیں ہیں۔ راج سنگھ نے بڑے جذباتی بچے میں کہا۔

اس نے فوری معافی مانگنا شروع کر دی۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ
اب شاگل کا پارہ چھستا ہی چلا جائے گا۔

- حق آدمی صرف مشکوک افراد کو چھک کیا جاتا ہے۔ میں نے یہ
تو نہیں کہا کہ تم ہر آئے جانے والے کو پکڑ پکڑ کر اس کی چینگ
شروع کر دو سنا نہیں۔ شاگل نے غصیلے بچے میں کہا۔
لیکن سر، آپ نے تو سارا مسئلہ ہی حل کر دیا ہے جواب۔ واقعی
آپ کی ذہانت کا کوئی مقابل نہیں ہے۔۔۔ ریش نے فوراً ہی
اہمی خوشامدات بچے میں کہا۔

- یہاں تھیں یہ حد ہوشیار اور المرٹ رہتا ہو گا۔ عمران اور
اس کے ساتھی عام بیجت نہیں ہیں کہ وہ جہارے سامنے مشکوک
ہم کھیس کرتے پھر گئے۔ یہ اندازہ تم نے اپنی ذہانت سے لگانا ہو گا
کہ تم انہیں مشکوک کیجئے لو۔ ویسے اگر وہ دارالحکومت آئے تو یہ
ہیاں تک پہنچ یہی تھیں سکیں گے۔ کیونکہ مجھ سے وہ کسی صورت بھی
نہیں بچ سکتے۔ یہن پھر بھی تھیں المرٹ رہتا ہو گا۔ جاذہ اور فوراً دہاں
یہ سب اپنے قائم کرنے کے انتظامات کرو۔ شاگل نے تیز بچے میں
کہا تو ریش انہماں نے اہمی مودباد انداز میں سلام کیا اور پھر تجویزی
سے مذکور آفس سے باہر چلا گیا۔ تو شاگل نے ایک بار پھر رسیوں اٹھایا
اور فون کے نیچے نوجوان پر لیس کر دیا۔

لیکن سر دوسری طرف سے مودباد بچے میں کہا گیا۔
راج سنگھ کو فوراً بچھے میرے آفس۔ شاگل نے تیز بچے

- اپ پے فکر ریس سر میں تے ان گے کار ناموں کی تمام فانٹیں
پڑھ لی ہیں۔ اس نے مجھے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں
مکمل معلومات حاصل ہیں۔ اس نے میں ابھی ہر قیمت پر ڈاچونڈ
نکالوں گا۔ راج سنگھ نے اس طرف صرفت پھرے مجھے میں کہا
جیے کسی پچے کو مسید دیکھنے کی اجازت مل گئی ہو۔

- اور سنو سویران جانے والی سڑک پر تم نے خصوصی توجہ دیتی
ہے۔ تلاش تو سویران جاتی ہیں۔ اس نے یہ لوگ وہاں کاروں اور
جیسوں یا بوسوں کے ذریعے ہی جاسکتے ہیں اور یہ بات بھی ہتاووں کہ یہ
لوگ وقت صاف کرتے کے عادی نہیں ہیں۔ اس نے یہ بھی ہو سکتا
ہے کہ وہ ایرپورٹ سے سیچے بس نریمن پہنچ کر وہاں سے یہی
سویران چلے جائیں۔ اس نے اس طرف خصوصی توجہ دیتی
ہے۔ شاگل نے کہا۔

- یہ سر، آپ واقعی بھا انسیں کھجتے ہیں اور کوئی نہیں کہجتے
سکتا۔ راج سنگھ نے کہا اور شاگل نے اس انداز میں سر بلادیا
جیے وہ اس کی تائید کر دیا ہو۔

- اور کے جاؤ اور وقت صاف کے بخیر فوری استظامات کراؤ اور ساتھ
ساتھ کچھے روپورٹ دیتے رہنا۔ شاگل نے کہا تو راج سنگھ سر بلادیا
رسوا اخھا۔ اس نے سلام کیا اور تیزی سے مڑ کر پیرو دنی دروازے کی
طرف بڑھ گیا۔

- سنو، وہ اس دیا میں اگر کسی سے خوفزدہ ہوتے ہیں تو صرف
کافرستان سیکٹ سروس سے، صرف شاگل سے۔ یہ اور بات ہے کہ ہر
بار قسمت ان کا ساتھ دے جاتی ہے اور وہ بچ کر نکل جانے میں
کامیاب ہو جاتے ہیں۔ لیکن ایسا بھی اس نے ہوتا ہے کہ میرے
ماتحت نکلے ثابت ہوتے ہیں۔ اب تم میرے ماتحت ہو۔ اب تمہیں
یہ ثابت کرنا ہو گا کہ تم ملے نہیں ہو۔ پاکیشیا سیکٹ سروس کے
بارے میں اطلاع ملی ہے کہ وہ کافرستان آرہی ہے۔ اس کا نامارگ
سویران شہر ہیں ہے۔ لیکن سویران پہنچنے کے لئے ابھی ہر صورت میں
وار الکومونٹ سے ہو کر جاتا پڑے گا۔ اس نے تم پوری سیکٹ سروس
کو دار الکومونٹ میں پھیلا دو۔ ایرپورٹ سے لے کر ہر اس راستے کی
جنت تگرائی کراؤ جہاں سے یہ لوگ دار الکومونٹ میں داخل ہو سکیں۔
دار الکومونٹ کے تمام ہوٹلوں میں آئے والے مسافروں کی یا قاصدگی
سے چینگٹگ کراؤ۔ ایسے تمام ریسل اسٹیٹ ڈبلیو زیو اساتھیوں کو رہائشی
کوئی خیال کرانے پر دیتے ہوں۔ خاص طور پر جن کے ساتھ کاریں بھی
ہمیا کی جاتی ہیں۔ انہیں چیک کراؤ جہاں ان کے اپنے آدمی بھی
 موجود ہیں۔ اس نے ان کے ذریعے بھی وہ رہائشی کو غصی یا کاریں
حاصل کر سکتے ہیں۔ اس نے ایسی تمام کالویاں جہاں یہ لوگ رہ سکتے
ہوں وہاں اپنے آدمی مقرر کردا اور پھر جیے یہ کوئی ملکوں گرد پ
سلئے آئے اسے کوئی توقف کئے بغیر مار گراو۔ شاگل نے
باتاحدہ تقریر کرتے ہوئے کہا۔

لگتا ہے کہ اس بار کافر ستائیوں نے ہمارے ساتھ ڈرامہ کرنے کی کوشش کی ہے اور میں سوچ رہا ہوں کہ اگر واقعی ایسا ہے تو کیوں نہ۔ اس کی وجہ اور پس مظہر کیا ہو سکتا ہے۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اوہ، اس نے آپ نے ناشران کو کہا ہے کہ وہ اس بارے میں پہنچ کر آئے۔ بلیک تزویر نے کہا۔

"ہاں" یہ سب کچھ تجھے کیوں میرے ملنے سے یقین نہیں اتر رہا۔ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی وون کی لگنی نہ اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔ ایکسو۔ عمران نے مخصوص لمحے میں کہا۔

ناشران بول رہا ہوں سر۔ دوسری طرف سے ناشران کی آواز خالی ہی۔

یہ کیا پورت ہے۔ عمران نے اسی طرح مخصوص لمحے میں کہا۔

سر کافر ستائی سیکرٹ سروس کے چیف شاگل کو پرائم منیٹر صاحب نے پرائم سسٹر ہاؤس میں کال کیا تھا۔ میں نے اس سیستک کی بپ حاصل کر لی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ بیپ ستو ان۔ یہ اسی ۳۰ بران معاملے کے بارے میں ہے۔ ناشران نے کہا۔

"تحلیک ہے سہواڑا۔" عمران نے کہا اور پھر تھوڑی درود بعد شاگل کی آواز ستائی دی سدھے سلام کر رہا تھا۔ پھر پرائم سسٹر کی آواز

عمران داش مزل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔ سرسلطان کی طرف سے بھی گئی فائل اس کے سامنے موجود تھی اور وہ اسے بار بار اس طرح بڑھ رہا تھا یہی اسے زیانی یاد کر رہا ہو۔

کیا بات ہے عمران صاحب۔ آپ اس فائل کو اتنے بڑے بار بار کیوں بڑھ رہے ہیں۔ بلیک تزویر نے کہا۔

مجھے یوں لگتا ہے۔ میں پاکیشیاںک یہ اخلاق فصوصی طور پر ہنچاں گئی ہو۔ گواں میں ہو معلومات درج ہیں دہ عالم اور درست لگتی ہیں لیکن میری چھپنی میں تجھے کیوں یاد ہاد سماں جا رہی ہے۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

آپ کا مطلب ہے کہ کرتل شہزادے یہ فرادری کیا ہے۔ بلیک تزویر نے چونک کر کہا۔

نہیں میں کرتل شہزادیاں کے آدمی کی بات نہیں کر رہا۔ مجھے

نے اس کام میں پریشان پولس کو ساتھ شامل کر دیا ہے۔ خاص طور پر
شاگل کا تیار است راج سنگھ بے حد قعال طریقے سے اس جیلنگ
میں صروف ہے اور خاص طور پر انہوں نے سوہران جاتے والے
راستے اور اس پریشان پر تو اہتمانی سخت جیلنگ کا نظام قائم کیا ہے۔
ایک ایک آدمی کے ڈر ف کائنات چیک کئے جا رہے ہیں بلکہ ہر
اس آدمی کا ہو سوہران جا رہا ہو تعاقب اور نگرانی کی چلتی ہے۔ عمران
نے منصوص لمحے میں کہا۔

- صحیح ہے اُنہیں الیسا کرنے کا حق ہے۔ عمران نے
منصوص لمحے میں کہا۔

سر کیا بھادڑی ٹیک اس سلسلے میں کافرستان آئے گی۔ تاثران
تے کہا۔

- ابھی کچھ کہا تھیں جا سکتا۔ مزید اطلاعات ملنے کے بعد اس کا قیصر
ہو گا۔ لیکن تم نے پر حوال ہو شیار رہنا ہے۔ عمران نے کہا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے رسپور رکھ دیا۔

آپ تو بجارتے تھے پھر آپ نے تاثران کو کیوں ٹال دیا۔ پلیک
لر و نے پونک کر پوچھا۔

- میں تاثران کو ایک رکھنا چاہتا ہوں۔ میں خود سوہران پہنچنے کا
ہدایت کر لوں گا۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
نے ٹوں ٹاک رسپور انٹھایا اور علیہ پریس کرنے شروع کر دیے۔
”تو یا بول دری ہوں۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف

ستائی دی۔ یہ آواز عمران کے لئے اپنی تھی۔ کیونکہ پر اتم مشریعے
 منتخب ہوئے تھے۔ ان کا انداز اور بچہ یا تارہ تھا کہ وہ پر اتم شریعتیں۔
عمران اور پلیک زرخ خاموشی سے ان کے درمیان ہوتے والی لمحہ
ستہ رہے۔ جب یہ پشم ہو گئی تو تاثران کی آواز ستائی دی۔
سر آپ نے یہ سلی ہے۔ تاثران نے کہا۔

”ہاں تم نے واقعی اہتمانی اہم کام کیا ہے۔“ عمران نے
تحسین آئیں لمحے میں کہا۔ کیونکہ اس یہ پ کے سنتے کے بعد اس کے
دہن میں موجود تحدیثات ختم ہو گئے تھے۔

سر میں نے مزید جو معلومات حاصل کی ہیں۔ ان کے مطابق
سوہران میں پہلے بھی کام ہوتا رہا ہے۔ پھر سکریٹری ڈیپس نے
سوہران پر اجیکٹ ختم کرنے کے احکامات دے دیے۔ لیکن نے پر اتم
مشریعے یہ آرڈر کیسٹل کر دیے اور سوہران پر اجیکٹ کو ہے پڑا
اہمیت دے دی ہے۔ تاثران نے کہا۔

اس کا مطلب ہے کہ نو منتخب پر اتم مشریعہن آدمی ہیں اور
اُنہیں اس آئے کی اہمیت کا بخوبی احساس ہے۔ عمران نے
جواب دیا۔

یہ سر اور سراسر ایشانگ کے بعد دارالحکومت میں سکرت
سر و میں نے اہتمانی سخت ترین جیلنگ شروع کر دی ہے۔ ایک پورٹ
اور تمام راستوں پر اور اس پریشان پر جیلنگ ہو رہی ہے۔ ہو ٹھوں اور
رہائشی کاؤنٹیوں میں بھی وہ بے حد سخت جیلنگ کر رہے ہیں۔ اُنہوں

61

کر کے ختم کر دے۔ عمران نے کہا۔

عمران صاحب یہ بات سیری بھیجی میں نہیں آئی کہ کافرستانی پر اتم
منز کو کیسے علم ہو گیا کہ ہم تک سو برائی پر اجیخت کے بارے میں
اطلاع پہنچ جگلی ہے اور ہم اس سلسلے میں کافرستان پہنچ رہے ہیں۔
بلیک زیر و نے کہا۔

”ادہ ہاں واقعی“ بات سوچتے کی ہے۔ یعنی ہو سکتا ہے کہ انہوں
نے یہ سب کچھ حفظ ماتقدم کے طور پر کیا ہو۔ عمران نے کہا اور
بلیک زیر و نے اثباتات میں سریلا دیا۔

میں لا ایسے بھی جا رہا ہوں تاکہ سویران پہنچنے کا لوقی ایسا راستہ
تلائش کر سکوں جس پر جیٹک = ہو۔ عمران نے کہا اور اپنے کر
لا ایسے بھی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الاری سے کافرستان کے تفصیلی
نقشے تکالے اور انہیں میپور رکھ کر اس پر جھک گیا۔ وہ تقریباً ایک گھنٹے
تک ہنچ قشون کا جائزہ لیتا رہا۔ پھر اس نے ایک ٹلویں ساتھ لیئے
بڑے نقشے بلد کئے اور انہیں داہیں الاری میں رکھا اور لا ایسے بھی سے
لگل کر داہیں اپر بیٹھنے روم میں آگیا۔

چانے پڑا وہ۔ عمران نے کری پر بیٹھنے ہوئے کہا۔
کوئی راست ملتے ہو گیا ہے۔ بلیک زیر و نے سریلا کر اپنے
وے کہا۔

”ہیں دارالعلوم سے گزرے بغیر کسی صورت بھی سویران
میں پہنچا جاسکا۔“ عمران نے کہا تو بلیک زیر و پنک کی طرف بڑھ گیا۔

سے جو یا کی آواز ساتھی دی۔

”ایکسو۔“ عمران نے مخصوص لجئے میں کہا۔

”یہ سر جو یا کا اچھے مرزید مودبانت ہو گیا تھا۔
قدور، سویر، صالح اور کیپشن شکیل کو اپنے فلیٹ پر کال کر لو۔
تم نے کافرستان میں اہتمائی اہم مشن مکمل کرنا ہے۔“ عمران جسیں بیٹھ
کرے گا۔ میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ وہ ہمارے فلیٹ پر بیٹھ کر اس
مشن کو تفصیل سے ڈسکس کرے گا۔“ عمران نے کہا۔

”وہ تو سر مشن کے بارے میں کچھ بتاتا ہی نہیں ہے۔“ جو یا
نے کہا۔

اس بار مشن ایسا ہے کہ اسے بتاتا ہو گا۔ میں نے اسے جھی سے
علم دے دیا ہے اور اس کے یا وہاگر وہ سے بتائے تو تم مجھے روپورت
دو گی۔ میں اسے زندہ زمین میں دفن کر دوں گا۔“ عمران نے
اہتمائی سر دیجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی دسیور رکھ دیا۔

آپ نے خود ہی جو یا کو بتائے سے روک دیا ہے۔ اس دھنگی کے
بعد تو وہ کسی صورت میں روپورت نہیں کرے گی اور آپ نے انہیں
کچھ نہیں بتاتا۔ بلیک زیر و نے سکراتے ہوئے کہا۔

اس بار میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ساتھیوں کے ساتھ معاملات
کو تفصیل سے ڈسکس کیا جائے۔ کیونکہ انہیں اہتمائی تحریق تاریخ =
کام کرنا ہو گا۔ کافرستانی سیکرت سروس ہٹلے سے ارث ہے اور ٹھاکری
احمق خود رہے یعنی بہر حال وہ اپنا پورا لوز رکھنے کا کہہ دیں۔

پھر اب آپ نے کافرستان جاتے کے لئے کیا پلانگ کی
ہے بلیک زیر و نے کہا۔

کافرستان میں داخل کوئی صندوق ہمیں ہے۔ کافرستان ایس پورٹ
سے ہم اتنے تیارہ واقف ہیں کہ ٹھایدی اتنی واقعیت اپنے ملک کے
دارالحکومت کے ایس پورٹ سے بھی نہ ہوگی۔ وہاں ایسے راستے موجود
ہیں جہاں سے ہم آسانی سے نکل سکتے ہیں۔ اصل صندوق سوران میں
نکلنے کا ہے۔ نادران نے بتایا ہے کہ وہاں جاتے والے ایک ایک
اوی کو باقاعدہ تسلیک کیا چاہیا ہے۔ ہم ایسے میں سوچ رہا ہوں
کہ کوئی ایسا ذریعہ عمل جاتے کہ وہاں پہنچ کر کام بھی کر سکیں اور یہ
ہوگے جیسے بلیک بھی نہ کر سکیں۔ عمران نے کہا۔
تو پھر کیا ہے آپ نے۔ بلیک زیر و نے پوچھا۔

سوران سے شمال مشرق میں ایک اور چھوٹا سا شہر ہے
کارسان۔ یہ ہماری شہر ہے۔ جہاں سے خاصی صندوق میں مختلف
مددیات لفڑی ہیں۔ اس نے ہم مددیات نکلتے اور پھر اسیں
صاف کرنے کے لئے کارخانے ہیں۔ اس لحاظ سے وہ ایک حصہ شہر
ہے۔ لیکن ان دونوں شہروں کے درمیان ہماری سلسلہ حائل ہے۔
یہ ایجاد ہے کہ ہم کافرستان پہنچ کر اس ہماری سلسلے کو چھوڑ کر
ن کوشش کریں۔ اس طرح ہم کافرستانی سلکت سروس کی تکروں
سے بچ کر وہاں کام کر سکیں گے۔ عمران نے کہا اور بلیک زیر و
نے اندرا میں سرطاؤ دیا ہے وہ اس بارے جس مطمئن ہو گیا ہو۔

عمران صاحب یہ کہیے ہو سکتا ہے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے
سوران راجستھانی علاقے میں واقع ہے۔ اس لے دیگر راستوں سے
بھی اس تک پہنچا جاسکتا ہے۔ بلیک زیر و نے واپس آگر جاتے کے
یہاںی عمران کے سامنے رکھ کر خود اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔
میرے دس میں بھی ہی خیال تھا۔ اس لئے میں لا ایس بھی میں کیا
تھا۔ یعنی تفصیلی جائزہ لینے کے بعد معلوم ہوا ہے کہ سوران پاروس
طرف سے دشوار گزار ہماری علاقے میں گمراہ ہوا ہے اور اس میں ہمیں
طور پر داخل ہونے کا صرف ایک ہی راست ہے اور وہ راست
دارالحکومت سے چلتا ہے۔ عمران نے جواب دیا اور بلیک زیر و
نے اشیاء میں سرطاؤ دیا۔

عمران صاحب جب یہ بات سامنے آگئی ہے کہ سوران سے یہ
لیے اسی حس میں پراجیکٹ پر کام ہو رہا ہے اتنا سریع ایسے ہے۔
تو پھر میں ایجاد ہے کہ اس بارے میں نادران تیارہ جدی اور آسانی
سے مددیات حاصل کر سکتا ہے۔ اس طرح کوئی نہ کوئی نارگستہ
سلئے آجائے گا۔ بلیک زیر و نے کہا۔

وراصل اس وقت کافرستانی سلکت سروس رنج اورٹ ہے۔
میں نہیں پاہتا کہ نادران یا اس کا کوئی آہمی ان کی نظر وہ میں نہیں۔
اس طرح ہمارا کافرستان میں موجود تمام سیاست اپنے اپنے ہے۔
اور اگر ایسا ہوا تو یہ ہمارے لئے اہمی تھیں دھن میں ہے۔
عمران نے کہا تو بلیک زیر و نے اشیاء میں سرطاؤ دیا۔

میں چینگ کر رہی تھی لیکن راج سنگھ کا بیان تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی عام راستے سے دارالحکومت میں داخل نہیں ہوں گے۔ اس نے وہ نقش سامنے پھیلایا۔ اس بات پر غور کر رہا تھا کہ عمران کی جگہ اگر وہ خود ہوتا تو کیا کرتا۔ وہ ساتھی بھی سوچ رہا تھا کہ پاس ہڑتے ہوئے فون کی حصی نجاح اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انٹھایا۔
— میں راج سنگھ بول رہا ہوں۔ — راج سنگھ نے تیز بجے میں کہا۔

کرشن بول رہا ہوں پاکیشیا سے۔ — دوسری طرف سے ایک مسودہ بات آواز سناتی دی تو راج سنگھ بے اختیار اچھل پڑا۔ پاکیشیا میں کافرستان سکرٹ سروس کا ایک گروپ مستقل طور پر کام کرتا تھا اور کرشن اس گروپ کا اتحادیار تھا۔ وہ وہاں ایک کلب چلاتا تھا اور اس نے اپنا نام سیدیل کر رکھا تھا۔ راج سنگھ کے اس کرشن سے نہ سے عیرے دوستانہ تعلقات تھے۔ اس نے اس نے کرشن کو فون کر کے عمران کی تحریکی کا کہ دیا تھا کہ جب بھی عمران اپنے ساتھیوں سمیت وہاں سے روانہ ہو اسے اس بارے میں پہنچنی اطلاع مل سکے۔
اوہ کرشن تم۔ کیا پورٹ ہے۔ — راج سنگھ نے تیز بجے میں پوچھا۔

— عمران ابھی دارالحکومت میں موجود ہے۔ — دوسری طرف سے کہا گیا۔
— اس کی کیا سرگرمیاں ہیں۔ — راج سنگھ نے پوچھا۔

راج سنگھ اپنے آفس میں موجود تھا۔ جب سے اسے شاہکل نے پاکیشیا سکرٹ سروس کی آمد کے بارے میں بتایا تھا وہ اس معاملے میں بے حد پر جوش ہو رہا تھا اور اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ خود پاکیشیا جا کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھاں لے آتے اور بھاں کا خاتمہ کر دے۔ اس نے وہ تمام فائیسیں پہنچ رکھی تھیں جن میں عمران اور پاکیشیا سکرٹ سروس کا کافرستانی سکرٹ سروس سے ملکراہ کی تفصیلات درج تھیں۔ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ شاہکل استعمال چند یا تی آدمی ہے اور وہ اپنے جذباتی پن کی وجہ سے ایکیساں کھا جاتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کار کر دی کوہ بھی ایکی عورت سے چیک کیا تھا اور اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی کس انداز میں کام کرتے ہیں۔
سکرٹ سروس پیشل پولیس کے ساتھ مل کر پورے دارالحکومت

جواب دیا۔

ایمپورٹ پر تمہارا کوئی آدمی موجود ہے یا نہیں۔ کس طرح
نگرانی کر رہے ہو عمران کی۔ راج سنگھ نے کہا۔

ایمپورٹ اور بھرپور راستوں پر خاص طور پر میرے آدمی موجود
ہیں۔ عمران کی نگرانی اجتماعی اختیارات سے ہو رہی ہے۔ اس نے بے قدر
تھوڑے سے بھی اس کی کوئی خاص سرگرمی سامنے آئی میں جسمی اخلاق
کر دیں گے۔ کرشن نے کہا۔

اوکے میں تمہاری اخلاق کا استثنائی ہے جسی سے منتظر ہوں
کہ۔ راج سنگھ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ بھی اسے رسیور کئے
چکدی لئے ہوئے ہوں گے کہ حصی ایک بار بھر بنج اٹھی تو اس نے
ایک بار بھر باختہ بڑا کر رسیور اندازیا۔

لیکن راج سنگھ نہ رہا ہوں۔ راج سنگھ نے کہا۔

رام دیوبول رہا ہوں یاں۔ ایک آدمی کے بارے میں اخلاق ملی
ہے کہ اس کا آفیش پاکیشا ہے۔ دوسری طرف سے مواد بات
لیجے میں کہا گی تو راج سنگھ چونکہ پڑا۔

کسیے مضموم ہوا ہے۔ راج سنگھ نے پوچھا۔

اس آدمی کا نام اعظم ہے اور مشکوک اندھا اسیں مختلف گپتوں
میں آکا جاتا رہتا ہے۔ ہمارے ایک آدمی نے اسے مشکوک کھاتا تو اس
کی نگرانی شروع کر دی۔ اس نگرانی کے دوران ایک کب کے ہال
میں دو ایک آدمی سے پہنچا باتیں کر رہا تھا کہ اس کے منہ سے پاکیشا

بہاں سارا دن وہ آوارہ گردی کرتا رہتا ہے۔ ہوٹلوں میں آتا جاتا
رہتا ہے یا پھر فلیٹ میں بڑا رہتا ہے۔ کوئی خاص سرگرمی تو نظر نہیں
رہی۔ کرشن نے جواب دیا۔

تو پھر کیوں فون کیا ہے۔ کوئی خاص بات۔ راج سنگھ
نے کہا۔

ہاں، میں نے اس نے فون کیا تھا کہ اگر تم کہو تو میں بہاں آسانی
سے اس عمران کو گھیر کر ختم کر سکتا ہوں۔ کرشن نے کہا۔

کیوں اجھتوں کے انداز میں سوچتے ہو۔ تم نے عمران پر حمد کی
تو لاحدا پاکیشا سیکٹ سروس تمہارے بچے لگ جائے گی اور تم
ہاں خاموشی سے کافرستان کے لئے ہو کام کر رہے ہو۔ کیے ہو سکے
گا۔ تے گروپ کو تو ہاں ایڈجسٹ ہوتے میں کافی ہر س لگ جائے
گا۔ راج سنگھ نے کہا۔

اور اگر میں خود سامنے آئے بغیر اس عمران کو ختم کر دوں تو
پھر۔ کرشن نے کہا۔

تو پھر مجھے کیا اللہ انص ہو ستا ہے۔ لیکن تم جعلے چیف سے بات
کر لو۔ دوست چیف نے تمہاری دیج سے مجھے بھی اولی مار دیتی
ہے۔ راج سنگھ نے کہا تو دوسری طرف سے کرشن بے انہیں
ہش پڑا۔

ہاں تم واقعی تھمیک کہتے ہو چیف کی عادت ایسی ہی ہے۔ اس
لئے تھمیک ہے میں نگرانی ملک محمد ورنہ تھا ہوں۔ کرشن نے

اور پاکیشا سیکرت سروس کے الفاظ واضح طور پر مئے گئے ہیں۔ رام
دیو نے کہا۔

اوہ، اوہ یقیناً اس کا تعلق پاکیشا سیکرت سروس کے اس سیکشن
سے ہو گا جوہیان کافرستان میں کام کرتا ہے۔ ویری گذ، تم اسے اس
طرح انواع کے ہیڈ کو اڑڑہ بھنپا د ک اس کے کسی ساتھی کو اس کا علم
نہ ہو سکے۔ راج سنگھ نے احتیاط پر جوش لجئے ہیں کہا۔

یہ ساری میں اس کا بندوبست کرتا ہوں۔ دوسری طرف
سے کہا گی تو راج سنگھ نے ایک بار پھر رسیور رکھ دیا اور اس کے
ساتھ پی دہ ایک بار پھر نقش پر جھک گیا۔ یہن اسی لمحے قون کی گھصتی
ایک بار پھر نجاح اٹھی۔

یہ ساری کالیں آج مجھے ہی کی جانی ہیں۔ راج سنگھ نے
بڑاتے ہوئے کہا اور رسیور اٹھایا۔

راج سنگھ بول رہا ہوں۔ راج سنگھ نے کہا۔
شاگل بول رہا ہوں۔ کیا ہو رہا ہے۔ تم نے کوئی پیورٹ نہیں
دی۔ دوسری طرف سے شاگل کی عصیلی آواز سائی دی۔

جتاب پورے دارالحکومت میں چینگ چاری ہے۔ تمام
ہونوں، ریل اسٹیٹ ڈیٹروں اور بہائی کاؤنٹیوں میں ہمارے آدمی
چینگ کر رہے ہیں۔ خاص طور پر میں نے ایمپریوٹ اور بھاری
راستوں پر احتیاط چینگ کے انتقامات کئے ہوئے ہیں۔ پاکیشا
میں کافرستانی سیکرت سروس کے گروپ اچارج نے ابھی ابھی

رپورٹ دی ہے کہ عمران وہاں ہو ٹکنگ کرتا پھر رہا ہے اور ہاں ایک
اور پورٹ میں ہے کہ ایک اعلیٰ نام کا آدمی ٹریس کیا گیا جس کا تعلق
پاکیشا سیکرت سروس کے فارن سیکشن سے ہے۔ میں نے اسے انداز
کر کے ہیڈ کو اڑڑہ بھانے کا کہہ دیا ہے تاکہ اس سے اس سیکشن کے
بارے میں تمام تفصیلات معلوم کر کے انہیں گرفتار کر دیا جائے۔
راج سنگھ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

نا نہیں۔ تم دیسا کے سب سے بڑے احتمق ہو۔ یہ لفظ
شاگل کی حق پھاڑ کر تھکنے کی آواز سائی دی تو راج سنگھ کا پہرہ غصے
سے تھتا اٹھا۔

سر یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ اس نے بھیجے بھیجے انداز میں
کہا۔

نا نہیں، جیسے ہی اس آدمی کے حساب ہونے کی اطلاع ملے گی
ورا سیکشن ہی حساب ہو جائے گا نا نہیں۔ یہ لوگ اپنے آدمیوں کی
بھی نگرانی کرتے ہیں۔ اشادہ ہمارے سب ہیڈ کو اڑڑہ پر جعل کر کے
سب کا حاتمہ کر دیں گے۔ تم اس آدمی کی صرف نگرانی کراؤ تاکہ اس
کے دوسرے ساتھیوں کے بارے میں بھی علم ہو سکے تاکہ پھر انہیں
عاموشی سے ٹریس کر کے ان کا حاتمہ کیا جاسکے۔ شاگل نے اسی
طرح فصلیے لجئے میں کہا۔

اوہ لیں سر۔ آپ نے درست سوچا ہے۔ میں ابھی اپنے آدمیوں
کو احکامات دتا ہوں سر۔ راج سنگھ نے اس بار قدرے شرمندہ

- کر شاہ بول رہا ہوں۔ دوسری طرف سے ایک صد ات آواز
ستائی دی۔

- راج سنگھ بول رہا ہوں کر شاہ۔ تمہارے آدمی ایمپورٹ اور
دارالحکومت کے داخلی راستوں پر تعینات ہیں۔ ان سب کو ریڈا لرنٹ
کرو دی کیونکہ پاکیشیانی نیت ہر صورت میں جنتلے دارالحکومت ہمچیں
نہیں۔ راج سنگھ نے کہا۔

- لیں پاس ہم جنتلے سے ہی ریڈا لرنٹ ہیں۔ کر شاہ نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

- ہر مشکوک آدمی یا گروپ کی نگرانی کی جائے۔ یہ لوگ گروپ
کی شکل میں بھی آسکتے ہیں اور علیحدہ علیحدہ بھی۔ اس نے تمہارے
آدمی اگر صرف گروپوں کو یہی چیک کرتے رہ گئے تو وہ دخوک کہا
جاتی ہے۔ راج سنگھ نے کہا۔

- باس آپ نے فکر رہیں۔ ہمارے آدمی عمران اور اس کے
ساتھیوں کے قدو مقام اور اندراز ہمچلتے ہیں اس نے ہم اسیں آسانی
کے چیک کر لیں گے۔ کر شاہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

- ہمیں کوشش کر رہا ہوں کہ مجھے پاکیشیا سے ان کی روائی کے
بارے میں پیشگوئی اطلاع مل جائے۔ اگر ایسا ہو جائے تو عمران کا پکنا
ناممکن ہو جائے گا۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو سکا تب بھی ہمیں ہر حال
انہیں نویں کر کے ختم کرنا ہے۔ راج سنگھ نے تیز لمحے میں
کہا۔

لمحے میں کہا کیونکہ اسے احساس ہو گی تھا کہ شاگل درست کہ رہا ہے۔
”حدی اسے حکم دو۔ حدی۔“ شاگل نے پتختے ہوئے لمحے میں
کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو راج سنگھ نے کریڈل پر
ہاتھ مارا اور ٹون آئے پر اس نے تیزی سے نہپریس کرنے شروع کر
دیے۔

- رام دیو بول رہا ہوں۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف
سے رام دیو کی آواز ستائی دی۔

- راج سنگھ بول رہا ہوں رام دیو سچید شاگل کو میں نے اس
آدمی اعظم کے یادت میں پورٹ دی تو پچید شاگل نے قوری حکم
دیا ہے کہ اسے انہوا کراتے کی۔ بھائے اس کی نگرانی کر کے اس کے
پورے سیکھ کوڑیں کیا جائے۔ اس نے تم اسے انہوا کراتے کی
بچائے اس کی نگرانی کرو۔ راج سنگھ نے تیز لمحے میں کہا۔

- لیں یاں۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو راج سنگھ نے
رسور رکھ دیا اور ایک بار پھر لفٹ پرستھ کی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے
ایک طویل سائنی لیتے ہوئے سرالٹھایا اور نقشہ جس کر دیا۔

- دارالحکومت میں آئے بغیر یہ لوگ کسی صورت بھی سو بران
نہیں پہنچ سکتے۔ اس نے تمام تر توجہ ایمپورٹ اور دارالحکومت میں
داتلے کے دوسرے راستوں پر رکھی چلائے۔ راج سنگھ نے
برداشتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کار سیور الٹھا کر
نہپریس کرنے شروع کر دیے۔

- بس اگر پیشگی اطلاع مل جائے تو ہم انہیں ایک پورٹ پر ہی مار گرائیں گے۔ کیونکہ انہیں اگر معمولی ساموچ بھی مل جائے تو یہ پوچھیش بدلتی ہیں۔ کر شانہ کہا۔

- میں نے کہا تو ہے کہ میں کوشش کر رہا ہوں۔ لیکن ہمیں دو توں صورتوں میں ہو شیار رہتا ہو گا۔ راج سنگھ تے کہا۔

- میں بس ہم ہو شیار ہیں اور ہو شیار ہیں گے۔ کر شانے کہا تو راج سنگھ تے الٹیسان بھرے اندماں میں رسیور رکھ دیا۔

- اب میں دیکھوں گا کہ یہ کہتے ہو شیار اور تیز ہیں۔ ان کا واسطہ ہیلی بار بجھ سے پڑا ہے۔ راج سنگھ تے بڑاتے ہوئے کہا اور پھر میز کی دروازے سے اس نے شراب کی چھوٹی بوتل نکالی اور اس کا ڈسکن ہٹا کر اس نے اسے مت سے نکایا۔

غمran نے کار اس پلائز کی پارکنگ میں لے جا کر روکی تھیں جو یہاں کا فلیٹ تھا اور پھر تیجے اتر کر اس نے کار لاک کی۔ اس دوران اس کی نظریں وہاں موجود صدر، کپشن ٹھکیل، سور اور صالح کی کاروں پر یہیں تو اس کے یوں پربے اختیار مکراہت احر آتی۔ اس نے چونکہ خود بطور انسکو ہو یا کو قوان کرتے ہوئے کہا تھا کہ اگر اس بار غمran انہیں مش کے بارے میں بڑیف نہ کرے تو ہو یا اسے پر پورٹ کرے گی تو وہ غمran کو زندہ رہیں میں دفن کر دے گا۔ جس پر بلکہ زرد نے بتتے ہوئے کہا تھا کہ اب ہو یا کسی صورت بھی پر پورٹ نہ کرے گی کیونکہ کچھ بھی ہو جائے ہو یا بہر حال غمran کو سزا نہیں دلوں سکتی اور غمran نے بھی یہ سب کچھ جان بوجھ کر کہا تھا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس بار شامل کی نیم سے مقابله خاص است، ہے گا۔ شامل لازماً ان کے اختصار میں ہو گا کیونکہ اسے اطلاع مل پکی تھی کہ

تو بہ موجود تھے۔

یہ صدر ہمارا ہے کہ تم اب مرد مار بن رہی ہو۔ جبکہ تو لوگ تکھی بارہوا کرتے تھے۔ اب مرد مار بن رہے ہیں۔ عمران نے سلام کر کے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

چیف نے مجھے بتایا ہے کہ اس بار اس نے جسیں حکم دے دیا ہے کہ تم ہمیں مشن کے بارے میں پوری تفصیل بتاؤ گے اور اگر تم نے تفصیل بتائی تو میں چیف کو روپورٹ کر دوں گی اور وہ جسیں زندہ زین میں وفن کر دے گا۔ جو یہاں نے بڑے فخر یہ لمحے میں کیا۔

یا اس تھی الا کہ لا کہ شگر ہے تو واقعی بے خدر حسیم و کریم ہے۔ عمران نے قوراؤ دو توں ہاتھوں سے کان پکڑتے ہوئے کہا تو بے اختیار ہونک پڑے۔

کیا مطلب عمران صاحب۔ آپ کس بات کا شگر ادا کر رہے ہیں۔ صدر نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔ باقی ساتھیوں کے ہمراں پر بھی صحیح تھی۔

اس بات کا شگر ادا کر رہا ہوں کہ جو یا کا یہ فلیٹ دوسری منزل پر ہے۔ اس لئے جہاں نئے زمین ہی تھیں ہے اور جب زمین ہی تھیں جو گی تو چیف کے مجھے زمین میں وفن کرے گا۔ عمران نے صدر بے اختیار ہنس پڑا۔ اس نے دروازہ بند کیا اور پھر دو دو توں ہائے ہال ناکرے میں ہٹنگ لگئے۔ جہاں جو یہاں سالہ، کمیشن شیل اور

پاکیشیا کو اس سوران پر اچیکت کے بارے میں علم ہو چکا ہے۔ کو اس نے اپنے طور پر بڑی کوشش کی تھی کہ کسی طرح دارالعلوم گئے بغیر سوران ہنچا جاسکے۔ لیکن ایسا کوئی راست معلوم نہ ہوا کا تمہار سیر ہیاں چرحتا ہوا عمران دوسری منزل پر ہنچا جہاں جو یا کا فلیٹ تھا اور پھر اس نے کال بیل کا بیٹھن پر میں کر دیا۔

کون ہے۔ اندر سے صدر کی آواز سنائی دی۔ ارے حیرت ہے ہماں تو مس جو یا رہتی تھی۔ کیا اس کی صدر ہدمیل ہو گئی ہے۔ حیرت ہے کیا زمانہ آگیا ہے کہ یہ سچے بھائے صدر ہی بدل جاتی ہے۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے بھلی کی کٹک کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار سکرا دیا۔ سحد لمحوں بعد دروازہ کھلا تو صدر کا سکرا اتا ہوا ہمہ نظر آیا۔

آئیے عمران صاحب۔ صدر نے سکراتے ہوئے ایک طرف ہٹ کر کہا۔

ارے یہ تمہاری آواز تھی۔ میں سچا کہ جو یا مرد بن گئی ہے۔ عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

وہ اب مرد نہیں مرد مارنے کی کوشش کر رہی ہے۔ صدر نے سکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

مرد مار یعنی تم تو زندہ نظر آ رہے ہو۔ عمران نے کہا تو صدر بے اختیار ہنس پڑا۔ اس نے دروازہ بند کیا اور پھر دو دو توں ہائے ہال ناکرے میں ہٹنگ لگئے۔ جہاں جو یہاں سالہ، کمیشن شیل اور

عمران صاحب کیا اس مشن کا تعلق کسی ساتھی آئے سے
 ہے اپنائک تھاموں یعنی ہونے کی پیشہ تھیل نے کہا تو عمران
 بیت سب بے اختیار چوںک پڑے۔

جیس اس بات کا خیال کیے آگیا۔ عمران نے پوچھا۔
 کافرستان ہمارا دشمن ملک بھی ہے اور ہمسایہ ملک بھی۔ اس کی
 ہر وقت ہی کوشش رہتی ہے کہ وہ ہمارے وفاخ کو ناکام کر کے
 ہمارے ہلک پر قبضہ کر لے اور اس کے لئے وہ ہر محکم کوشش کرتا
 رہتا ہے اور یہ قابلہ بات ہے کہ یہ مقصد ساتھی آلات سے ہی
 محکم ہو سکتا ہے اور جیف نے جس طرح سک جو یا سے کہا ہے کہ
 آپ کو انہوں نے مخصوصی طور پر حکم دیا ہے کہ آپ ہمیں مشن کے
 یادے میں تفصیلات بتائیں اور اگر آپ نہ بتائیں تو مس جو یا کی
 پروٹوٹریپ کو اتنا تھت سزاوی بھائے کی دھمکی دی گئی ہے اس
 سے تاہم ہوتا ہے کہ معاملہ کسی ایسے ساتھی آئے کا ہے جس سے
 باکی شیا کے وفاخ کو اتنا تھدیدیہ خطرات لا جو ہو سکتے ہیں۔ اسی
 وقت میں جیف آپ کے خلاف اس طرح کی دھمکی دے سکتا ہے۔

جیپیشہ تھیل نے باقاعدہ تجزیہ کرتے ہوئے جواب دیا تو عمران نے
 جب اللہ تعالیٰ کی رضاہو گی تو ہم وہاں نہ چاہئے کے ہا وہو دعائیں جائیں
 گے۔ میں آخرت میں کامیابی کی جیاری کی بات کر رہا ہوں۔ عمران
 تھت کے تاثرات اپنے آئے۔

ہمارا ذہن واقعی بے حد ایڈ وائس ہو گیا ہے۔ لہذا تم سے
 میں ہما۔ جو یا نے پھنسکارے ہوئے لجھے میں کہا۔

تو زیادہ بہتر ہو گا۔ سور نے مت ہناتے ہوئے کہا۔
 مشہداں مشن کے بارے میں بتانا بے حد ضروری ہے۔ تو سو
 پھر کان کھول کر اور دلوں کو حاضر کر کے۔ کیونکہ اس محاطے میں
 دلوں کو حاضر کرنا بے حد ضروری ہے۔ عمران کی زبان روایہ ہو
 گئی۔

کاش ہماری زبان کی بریکیں ہوتیں۔ سور نے ہو تو
 چھاتے ہوئے کہا۔

میں مشن کی بات کر رہا تھا۔ سelman کا مشن ہی ہوتا ہے کہ ”
 اس دنیا میں صالح اعمال کرے تاکہ آخر میں کامیاب ہو سکے اور
 کامیابی وہی ہے جو آخرت میں ملے گی۔ اس دنیا کی کامیابیاں اس کے
 مقابل کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ عمران نے باقاعدہ مبلغور
 کے سے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

آپ کا مطلب ہے عمران صاحب کہ میں آخرت کی جیاری بھی اگر
 سینی چلے۔ صدر نے سکراتے ہوئے کہا۔

آخرت کی جیاری نہیں۔ کیونکہ یہ ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے۔
 جب اللہ تعالیٰ کی رضاہو گی تو ہم وہاں نہ چاہئے کے ہا وہو دعائیں جائیں
 گے۔ میں آخرت میں کامیابی کی جیاری کی بات کر رہا ہوں۔ عمران
 نے جواب دیا۔

یہ تم نے کیا باتیں شروع کر دی ہیں۔ کافرستانی مشن کے بارے
 میں ہما۔ اسی ہمارے ذہن سے خوف آنے لگ گیا ہے۔ عمران نے کہا۔

میں بھی اتنا تی خفت جمال پہنچا دیا ہے اور شاید ہمارا ایک پورت سے لفڑا کی حکمل ہو جائے۔ میں نے بے حد کوشش کی ہے کہ ہم کسی طرح دارالحکومت پہنچنے بغیر سوران پہنچ جائیں لیکن اسما ممکن نہیں ہے۔ میں ہر صورت میں بھلے دارالحکومت پہنچا ہو گا۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

تو پھر کیا ہوا۔ بھلے کافرستان سیکرت سروس نے ہمارا کیا پہنچا یا ہے جواب بگاڑ لے گی۔ جو یا تے مت بناتے ہوئے کہا۔

جیس ریادہ نظرہ محسوس ہوا ہے تو پھر بھلے میں اکیلا کافرستان پہنچتا ہوں اور اس شاگ�ل کا تھاں کر دوں گا۔ اس طرح کافرستانی سیکرت سروس یافت سکوں کی طرح تحریر جائے گی پھر تم آ جاتا۔ سوریہ نے کہا۔

اس اس طرح ہم بغیر اہم معاملات میں بھنس جائیں گے۔ جیسیں قدر جلد ممکن ہو گئے سوران پہنچا چاہے۔ صفر نے کہا۔

عمران صاحب کافرستانی سیکرت سروس نے یقیناً اس سڑک پر محسوس توجہ دے رکھی، ہو گی جو دارالحکومت سے سوران چلتی ہے۔ اس نے بھیں دارالحکومت کی بغاۓ کسی اور راستے سے سوران پہنچا چلتے۔ کیپشن مشکل نے کہا۔

ہاں۔ لیکن تم ہاؤ بھیں کیا کرنا پڑے۔ عمران نے کہا۔

یہاں خیال ہے عمران صاحب کہ بھیں دارالحکومت پہنچنے کی کافرستان سیکرت سروس نے صرف دارالحکومت میں بلکہ سوران بجاۓ راہ راست سوران پہنچا پڑے۔ کیپشن مشکل نے کہا۔

توب کے پہر دن پر کیپشن مشکل کے تحسین کے تاثرات ایجاد آئے۔ کیا واقعی یہ آہ اس قدر خوفناک ہے کہ اس سے پاکیشیا کے دفاع کو شدید خطرات لاحق ہو چکے ہیں۔ صدر نے اتنا سخنیدہ لمحہ میں کہا۔

ہاں، اس آئے کی خاصیت یہ ہے کہ اس کی بدولت دشمن ملک کے تمام راذارز میٹک ہو جائیں گے اور تم خود سوچو اگر جگ کے دوران ہمارے تمام راذارز میٹک ہو جائیں تو ہمارے دفاع کا کیا جو ہو گا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا کیونکہ اس بات چھپانا فضول تھا۔ کہاں سیارہ ہو رہا ہے یہ آہ۔ کیا یہ بات معلوم ہو گئی ہے۔ سوریہ نے کہا۔

ہاں۔ سوران میں اور اس کی بیماری سوران کے انتسڑی ایسے میں ہے۔ عمران نے جواب دیا۔

اگر یہ تمام معلومات مل چکی ہیں تو پھر تم ابھی تک بھاں کو موجود ہو۔ بھیں فوراً کافرستان روانہ ہو جانا پڑے۔ جو یا۔ کہا۔

مسئلہ یہ ہے کہ کافرستان کو اس بات کی اطاعت مل چکی ہے۔

بھیں اس پر اجیکٹ کے بارے میں معلومات مل گئی ہیں اور پاکی

سیکرت سروس کسی وقت بھی کافرستان پہنچ سکتی ہے۔ اس۔

کافرستان سیکرت سروس نے صرف دارالحکومت میں بلکہ سوران بجاۓ راہ راست سوران پہنچا پڑے۔ کیپشن مشکل نے کہا۔

ہزاروں ہیں تو سینکڑوں یار کافرستان دار الحکومت میں جا چکے ہیں اور اگر ہمیں روکا گیا تو ہم ان کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ سورہ نے بتاتے ہوئے کہا۔

سورہ درست کہ رہا ہے۔ میں نے بھی یہی سوچا ہے کہ ہمیں کافرستانی سکرٹ سروس سے ڈرتے کی۔ جائے ان کا مقابلہ کرنا پڑتا۔ عمران نے سورہ کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

تم نیز ہو۔ اس لئے تمہاری بات فائل ہے۔ تم نے خواہ سورہ ہمیں اور ادھر کی باتوں میں ڈال دیا۔ تم ہمیلے بتاویت کہ تم یہ قبید کر چکے ہو۔ جو باتے مت بتاتے ہوئے کہا۔

یعنی جس طرح سورہ سورج رہا ہے اس طرح ہم ایز پورٹ سے یہ ہمیں نکل سکیں گے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تو پھر کس طرح نکل سکیں گے۔ سورہ نے کہا۔

تمہارے چیف نے سنبھوات حاصل کی ہیں۔ ان کے مطابق کافرستان کی حکومت کی مخصوصی و ہوت پر دو روز بعد گرفتاری میں سے انکی تلاش کرتے والی ایک بین الاقوامی قرم کے ماہرین اور حکام پر مشتمل ایک ٹیم کافرستان پہنچ رہی ہے۔ جس کا استعمال کافرستان کے صدیات کے درمیان رکھو شکری کریں گے۔ شام کو یہ لوگ کافرستان کے دیرہ اعلیٰ سے مخصوصی ملاقات کریں گے۔ دوسرے روز ایک پانچ سوں ہیں شرکت کریں گے اور پھر واپس چلے جائیں گے۔ یہ ٹیم دو ہزار توں اور چار سو ڈال پر مشتمل ہے اور اس کا سربراہ ار تھر نامی

وہ کہیے۔ کیا ہم اور کروہاں جائیں گے۔ عمران نے قدرے طرزی لجئے میں کہا۔

بھی ہاں آپ کی بات درست ہے۔ ہمیں اڑ کر براہ راست ہاں چانا ہو گا۔ کیپشن شکیل نے اہمی سخنیدہ لجئے میں کہا تو سب چونک پڑے۔

کیا آپ تم نے بھی عمران کی طرح مذاق کرنا شروع کر دیا ہے۔ جو باتے قدرے غصیلے لجئے میں کہا۔

میں مذاق نہیں کر رہا میں جو بیا۔ جس طرح عمران صاحب بتا رہے ہیں۔ ہاں کافرستانی سکرٹ سروس نے ہمیں ایک قدم بھی آگے برھتے ہیں دینا۔ مجھے معلوم ہے کہ سورہ ان میں باقاعدہ فوجی چھاؤنی موجود ہے۔ اگر ہم کافرستان کے دار الحکومت جانتے کی، بیانے ہمہ اسی راستوں سے کافرستان کی مرحد میں داخل ہو جائیں اور ہاں ان کے کسی بھی ایز فورس کے اڈے سے فوجی ہیلی کا پڑا ادا کر لے جائیں تو ہم براہ راست سورہ ان پہنچ سکتے ہیں۔ کیپشن شکیل نے کہا۔

یعنی اس طرح فاسد بے حد بڑھ جائے گا اور ہمیں راستے جسی مادگری ایجادے کا۔ صدر نے کہا۔

ہاں داتھی تمہاری بات درست ہے۔ فاسد تو غاصباً جو جائے گا یعنی اگر ہم ہاں موجود تمام افراد کا خاتم کر دیں تو اسجا طور پر نہیں اسے کا۔ کیپشن شکیل نے کہا۔

تم خواہ کتوہ فضول باتوں میں وقت لصانع کر رہے ہو۔ ہم

اور علیحدہ علیحدہ سیشوں پر سینچ کر گرتے یعنی ہمچاہے - کیونکہ ہبھاں ایز پورٹ پر بھی کافرستان کے لمحت موبوڑہ و سکتے ہیں میران نے کہا۔

- کاغذات اور لکھیں کہاں سے ملیں گی - صدر نے کہا تو میران نے کوت کی اندرونی جیب سے ایک لغاف نکالا اور اسے کھوال کر اس میں سے کاغذات نکال کر اس نے ٹیک کو دے دیئے - وہ واقعی پوری حیاری کر کے آیا تھا۔

ایک ادھیز عمر آدمی ہے اور حیف نے اس سلسے میں پوری حیاری بھی کر لی ہے - تم نے میک اپ میں ہبھاں سے آج رات گریٹ یعنی ہمچاہے اور ہبھاں کے فارم لمحت کی مدوسے، تم نے اس ٹیک کی بجکد لیتی ہے اور پھر اس ٹیک کے روپ میں ہم کافرستان میں داخل ہوں گے اور ہوش سے غائب ہو کر سو بران یعنی جائیں گے - بعد میں جو ہو گا دیکھا جائے گا میران نے کہا تو سب کے چہروں پر حسین کے تاثرات اپنی آئے۔

چیق واقعی ہے حدود کی سوچتا ہے - کافرستانی سیکرٹ سروس چیک ہی کرتی رہ جائے گی اور ہم کافرستان میں داخل بھی ہو جائیں گے - صدر نے کہا۔

یہن ان ہماراؤں کی ہبھاں ہوش میں باقاعدہ حماحت کی جائے گی - اس لئے ہبھاں سے ہمارا نکلا بھی تو سندھ بن جائے گا - تھیس شکیل نے کہا۔

یہ کام آسانی سے ہو جائے گا - ہم میک اپ اور بیاس جیڈیل کر کے آسانی سے ہبھاں سے نکل جائیں گے - میران نے کہا تو سب نے اشیات میں سر ہلا دیئے۔

- تو پھر گریٹ یعنی کے لئے کب روادن ہوتا ہے - جو یا لے پوچھا۔

آج رات کو ایز پورٹ پر یعنی جاؤ - تو یہ کی نکاح سے حماری سیسیں یک ہیں - لیکن ہر ایک نے علیحدہ علیحدہ ایز پورٹ کا پناہے

ہیں رہ جائیں گے اور پھر انہیں کالاگ علاقے میں لے جایا جائے گا۔
دہاں یا فی ایس محل کے نئے موقع پہنچ کر لیں گے اور تھوڑے ان کی مدد
سے بنایا جائے گا اور پھر یہ مشیری دہاں منگوا کر کام شروع کر دیا جائے
گا اور یہ سارا کام ایک ہفتے میں مکمل ہو جائے گا۔ اس کے بعد یہ
دو توں واپس چلے جائیں گے۔ جبکہ مشیری بھی واپس گوداہوں میں
بیٹھ جائے گی۔ اس کے بعد اس محل میں پرمیگاڑی تحری ایجنسٹ کی
بناۓ گی اور پھر پرائم مفسر صاحب چھاؤنی کا دورہ کرنے کے بہانے
اسے ذی پارچ کریں گے اور اس کے ساتھ ہی پاکیشیا کے میں انکوں کا
اڈہہ بنایا ہو جائے گا اور کسی کو معلوم نہ ہو سکے گا کہ یہ اڈہہ کیسے
بنایا ہوا۔ کرم داس نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔
— گذشتہ کرم داس۔ تم نے واقعی بہترن سستھوں پہنچی کی ہے۔
پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کیا ہوا۔ وہی نے کہا۔

جواب دہاں بھی ہمارا اڈہامہ کامیاب رہا ہے۔ پاکیشیا کی ملٹری
اسٹیلی جس کو سوران پر اجتک کے بارے میں اطلاع دے دی گئی
اور پھر یہ اطلاع بھی مل چکی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس سوران
مشن کے لئے کافرستان کی بھی وقت بیٹھ سکتی ہے اور پرائم شسر
صاحب نے کافرستانی سیکرٹ سروس کے پہنچ جات شاگل صاحب
کو انہیں فتح کرنے کے لئے احکامات دے دیے ہیں اور بھیجے اطلاعات
میں اسی اس کے پارے دارا حکومت میں کافرستان سیکرٹ سروس
الٹھت ہے اور سوران میں بھی ان کا ایک سیکشن بیٹھ چکا ہے۔ کرم

پیشہ بھسی کا پھیف دیجے اپنے آفس میں موجود تھا کہ میز بر
پڑے ہوئے قون کی گھنٹی نہ اٹھی۔ اس نے باہقہ بڑھا کر رسیور انھا
لیا۔

— کرم داس بول رہا ہوں یاں۔ — اوسی طرف سے اس کے
ٹائپ کرم داس کی مودہ بانہ آواز سناتی ہی۔
— میں کیا رپورٹ ہے مشن کے بارے میں۔ — دیجئے
پوچھا جائے۔

— یاں مشیری کافرستان بیٹھ گئی ہے۔ اے فسوسی گو دہوں
میں بھیجا دیا گیا ہے۔ کل گھنٹہ بیٹھے آنکھی کی تماش کے لئے ایک
محضوں نیم کافرستانی حکومت کی دھوٹ پر بیٹھ رہی ہے۔ اس میں دو
اوی اس مشیری کے ماہر ہیں۔ ان کے نام جیلسن اور تھامسن ہیں۔
یاقِ نجم تو واپس چلی جائے گی۔ جبکہ یہ دونوں حکومت کی دھوٹ پر

کہا۔
سر وہ آپ کی کمپنی کیا کر رہی ہے۔ کوئی پیش رفت۔
دوسری طرف سے کہا گیا۔

یہ سر۔ وجہ نے کہا اور مختصر طور پر وہ ساری بات دوڑرا
دی جو ابھی کرم داس نے اسے بتائی تھی۔

اوہ اچھا تو کل گریٹ یونیورسٹی سے ماہرین کی شیم آری ہے۔ اس میں
وہ دو افراد شامل ہیں۔ وہی لگد۔ اس طرح تو واقعی کسی کو شکن بھی
نہ پہنچے گا۔ پرائم مشرنے سرت بھرے لجئے میں کہا۔

جواب آپ کی قائم کروہ پیشیں ہیں پا کیشیا لو وہ سبق دے
گی کہ پا کیشیا ذمہ چاہتا رہ جائے گا۔ وہ سو بران جانے کے لئے کافرستانی
سیکرٹ سروس سے لڑتے رہ جائیں گے اور تم ان کا میرا ٹاؤن کا اڈہ تباہ
کر دیں گے اور انہیں معلوم بھی نہ ہو سکے گا کہ یہ سب کیسے ہوا ہے
اور کس نے کیا ہے۔ وجہ نے بڑے فاخر اسے لجئے میں کہا۔

پھر بھی خیال رکھنا۔ اگر پا کیشیا کو اس مشن کی معمولی سی بھٹک
بھی پڑ لگی تو وہ دیو انسوں کی طرح میان میں کوہہ ہیں گے۔ میرا ٹاؤن
کا یہ اڈہ ان کے لئے اہمیت رکھتا ہے اور انہوں نے اس پر اپنے
ملک کا کثیر سرمایہ لگایا ہے۔ پرائم مشرنے کہا۔

جواب آپ ہے فکر رہیں۔ انہیں اس کی کافیوں کا نہ خیر بھک نہ ہو
سکے گی۔ وجہ نے جواب دیا۔

اوکے۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی

داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
اس کا مطلب ہے کہ یہ دو ہوں آپس میں الجھے رہیں گے اور ہمارا
مشن مکمل ہو جائے گا۔ وجہ نے سرت بھرے لجئے میں کہا۔
یہ بس۔ کسی کو کافیوں کا نہ خیر بھک نہ ہوگی اصل مشن کی۔
کرم داس نے جواب دیا۔

اوکے تھیک ہے۔ مجھے ساتھ سامنہ روپورٹ دیتے رہا کرد۔ وجہ
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اسے خوش تھی کہ
کرم داس کی ذہانت کی وجہ سے پیشیں ہیں کا یہ منصوبہ اور اہمیتی
اہم مشن کا میابی سے مکمل ہو جائے گا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار
پھر بخ اٹھی تو اس نے چونک کرہا تھا بڑھایا اور رسیور انٹھایا۔
یہ سر وہ بول رہا ہوں۔ وجہ نے اپنے شخص س انداز میں
کہا۔

چیف لارڈ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ آپ الٹ ہو
جائیں۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

میں الٹ ہوں بات کرائیں۔ وجہ نے مسکراتے ہوئے
کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ کوڈ کے مطابق چیف لارڈ کا مطلب پرائم مشرنے
ہے اور الٹ ہو جانے کا مطلب ہے کہ اپنا فون بخنوڑا کر لو۔

ہیلو۔ چند لمحوں بعد پرائم مشرنے کی بھاری سی آواز سنائی
دی۔

یہ سر وہ بول رہا ہوں سر۔ وجہ نے موڑ باش لجئے میں

میں بوجیے جھیں کر تل فریدی کے بعد سروس سے کال دیا گیا ہے اور تم اب پاکیشیا میں مستقل طور پر بیتل ہوتا چاہتی ہو۔ اس طرح تم عمران سے ملتی رہو گی اور اس عمران کے بارے میں بھی اس کی تازہ ترین معلومات ملتی رہیں گی۔ کیونکہ پاکیشیا سیکٹ سروس میں اصل آدمی عمران ہی ہے اور تم نے بجو نکر پاکیشیا کے خلاف بجائے کتنے مشن کھل کرنے ہوں۔ اس نے میں چاہتا ہوں کہ عمران کو اس طرح نظر دیں، لکھیں کہ اس کا علم بخوبی ہو سکے۔ وجہ نے کہ تو کوشیا نے بے اختیار ایک مولیں سانس لیا۔ کیا ہوا۔ وجہ نے بجو نکر کر یوچا۔

یاس آپ کو اس عمران کے بارے میں مکمل معلومات تھیں۔ وہ غریب ہے۔ کرتل فریدی بھی اس کے مقابلہ آنے سے بھیشے کر آتا تھا۔ کیونکہ یہ شخص کرتل فریدی بھی شخص کو بھی پکر دے جاتا تھا۔ آپ نے سیرے بارے میں اس نے یہ سب کچھ سوچا ہے کہ ”کرتل فریدی کی وجہ سے مجھے جانتا ہو گا اور میری مدد کرے گا۔ لیکن بات نہیں وہ میرے بارے میں تفصیلی انکو انتہی کرے گا اور پھر اس کے پاس ایسے ارائح موجود ہیں جو میرے بارے میں پوری تفصیل اسے مہیا کر سکیں۔ اس کا تیجہ یہ ہو گا کہ بجاۓ اس کے کہ مگر اس کے بارے میں کچھ معلوم کروں وہ سیشن ہجھی کے بارے میں تمام معلومات حاصل کر لے گا۔ کوشیا نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

رابطہ ختم ہو گیا تو اس نے رسیور کھدیا۔ تھوڑی در بعد آفس کا دروازہ سکھا تو اس نے بجونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ دروازے سے ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہو رہی تھی۔ جسے دیکھ کر وہ کے پھرے پر ہلکی سی مسکراہت تیرتے لگی۔

آڈ کوشیا میں چھاراہی استھان کر رہا تھا۔ وجہ نے کہا۔

”میں کارشام میں تھی کہ چھارا پیغام ملا اور میں دہاں سے ابھی واپس آرہی ہوں۔ کیا ہوا کوئی خاص بات ہے۔ جو تم نے اس طرح ایک جنسی کال کی ہے۔“ کوشیا نے میری دوسری طرف کر سی پر بیٹھنے ہوئے کہا۔

”میں نے جس ایک خاص مقصد کے لئے کال کیا ہے۔ میں نے چھاری فائل پڑھی ہے۔ اس میں درج ہے کہ تم کرتل فریدی کی سیکٹ سروس میں کام کرتی رہی ہو اور چھارا نگرا اُو کی بار پاکیشیا سیکٹ سروس سے بھی ہو چکا ہے۔“ وجہ نے کہا۔

”ہاں کیوں، کیا پاکیشیا سیکٹ سروس سے ہمارا نگرا اُو ہو گیا ہے۔“ کوشیا نے بجو نکر کر کہا۔

”اوہ نہیں۔ پاکیشیا سیکٹ سروس کو تو ہمارے بارے میں ملم بھی نہیں ہے۔ انہوں نے کاشش بھی کی کہ ہمیں نہیں کر سکیں یکن وہ اس میں ناقام رہے۔“ وجہ نے کہا۔

”تو پھر تیجہ کیا کرتا ہو گا۔“ کوشیا نے پوچھا۔

”میرا خیال ہے کہ تم پاکیشیا چلی جاؤ اور اس عمران سے اس انداز

اود پھر تو یہ آئینی ڈرپ کرنے پڑے گا۔ بہر حال تمہیک ہے تم اسے مجھ سے بہتر انداز میں جانتی ہو۔ وجہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
جو کچھ آپ چاہتے ہیں اس کا ایک اور طریقہ ہو سکتا ہے۔ کوشیلا نے کہا۔

کیا۔ وجہ نے چونک کر پوچھا۔

میرا خیال ہے کہ میں ہمارے استعفی دے کر گرفتار یعنی جلو جاؤں اور پھر گرفتار یعنی سفران کو فون کر کے اس سے مدد مانگوں۔ اس طرح وہ کوئی انکو اسری نہیں کرائے گا۔ پھر میں پاکیشیہ ہجتی جاؤں اور ہمارا اس کی مدد سے کسی ہوں یا کلب میں ملازمت کر لوں۔ کوشیلا نے کہا۔

نہیں میں تم جسکی سمجھد اور قریب ماتحت کو اس طرح صالح شیں کر سکتا۔ اس آئینیے کو ڈرپ سمجھو۔ وجہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

آپ نے ابھی کہا ہے کہ پاکیشیہ سکھت سروں نے پہلی بخشی کو تریں کرنے کی کوشش کی ہے۔ کیا پاکیشیہ کے خلاف کوئی مش شروع ہو چکا ہے۔ کوشیلا نے کہا۔

نہیں فی الحال ہمارے پاس پاکیشیہ کے خلاف کوئی مش شیں ہے۔ وجہ نے کہا۔

تو پھر کیسے پہلی بخشی کے بارے میں سفران کو پڑتے

کوشیلا نے کہا۔
پلا۔ مخلوم نہیں، ہو سکا اور تم نے یہ مخلوم کرنے کی کوشش بھی نہیں کی۔ کیونکہ تم کسی صورت اور پن نہیں ہوتا چاہتے۔ تم نے پہلی بخشی کا سیمت اپنی ایسا رکھا ہے کہ تم سامنے آئے بغیر کام کرتے رہیں۔ اس طرح تم زیادہ آسانی سے کام کر سکیں گے۔ وجہ نے کہا تو کوشیلا نے اشیاء میں سرطا دیا۔

اب بھیجے اجازت ہے۔ کوشیلا نے کہا۔
ہاں یہکن یہ خیال رکھتا کہ تمہاری زبان سے ایسا کوئی نقلہ نہ لٹک جس سے پاکیشیہ سکھت سروں کو ہمارے بارے میں علم ہو سکے۔
وجہ نے کہا۔

ایسے ہی ہو گا یا اس آپ بے فکر ہیں۔ کوشیلا نے کہا اور انہیں کھوئی ہوئی۔

اب وقتی باتیں تو ختم ہو گئیں۔ اب یہ ہتھ دکھ رات کو ہمارا ملاقات ہو گی۔ وجہ نے سکراتے ہوئے کہا۔

جہاں تم کہو۔ کوشیلا نے بھی سکراتے ہوئے جواب دیا۔
گولڈن نائٹ کلب سچیک رہے گا۔ وجہ نے کہا۔

سچیک ہے میں نو بھی دہاں ہجتی جاؤں گی۔ کوشیلا نے کہا
اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑا کر دروازے کی طرف بڑھ گئی اور وجہ نے بھی صرف پھرے انداز میں سرطا دیا۔

بچے میں کہا۔

سر سوران میں جس پر اجیکٹ پر، تم نے کام کرنا تھا وہ تو اب
نہیں ہو سکتا کیونکہ وہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے حملے کا یقینی خطرہ
ہتھیا بجا رہا ہے۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو صدر نے انتیار اچھل
پڑئے۔

”آپ کیا کہ رہے ہیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا وہاں کیا
کام صدر نے حیرت ہوئے لپچے میں کہا۔

جات میں آج وہاں چارچوں لینے کے لیے گیا تو تجھے وہاں جانے سے
وک دیا گیا صاحب میں نے آپ کا اجازت نامہ دکھایا تو تجھے ہتھیا گیا
کہ س جنگ کی پر اتم شری صاحب کے حکم پر اہم اہمیت حفاظت کی جا
رہی ہے۔ کیونکہ اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے شہپ ہتھیا گیا
ہے اور کسی بھی وقت پاکیشیا سیکرٹ سروس بھاں جد کر سکتی ہے۔

جاتچہ میں واپس آگیا اور میں اب ہوئی سے آپ کو کال کر رہا
ہوں۔ ڈاکٹر جنگلیش نے کہا۔

”اہ تو پر اتم شری صاحب نے وہاں کوئی شہپ بخمار کھا رکھا ہے۔

صیک ہے آپ اپنی لیبارٹری میں واپس چلے جائیں۔ پر اتم شری⁰³
صر میں ڈاکٹر جنگلیش سوران سے بول رہا ہے۔ پسندیدھن
صاحب سے بات کرنے کے بعد اگر شروع تہذیب تو آپ کو کال کریں
جائے۔ صورتے کہا۔

لکھا۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو صدر نے درسیور رکھ دیا
لیں ڈاکٹر جنگلیش فرمائیے کیون کال کی ہے۔ صدر نے ڈرم
کا ہجہ سری رنگ کے قون کا رسیور الجما کر اہمیوں نے اس کے نیچے

کافرستان کے صدر اپنے مخصوص آفس میں بیٹھنے ایک فاعل کے
مطالعہ میں صروف تھے کہ آفس نیبل پر بنے ہوئے کمی رنگوں کے
فوقہ میں سے سفید رنگ کے فون کی سترنام گھسنی نوع اٹھی تو صدر
صاحب نے ہاتھ برداشت کر رسیور الجما کیا۔

”میں۔ صدر نے تھکنادے لپچے میں کہا۔

”سر سوران سے ڈاکٹر جنگلیش صاحب کی کال ہے۔“ دوسری

طرف سے ان کے پی اے کی اہم اہمیت مسوود باد آواز سنائی دی۔

”کراویات۔“ صدر نے کہا۔

”سر میں ڈاکٹر جنگلیش سوران سے بول رہا ہے۔ پسندیدھن
بعد ایک روزتی ہوتی ہی آواز سنائی دی۔ تجھے اور آواز ہماری تھی کہ
ڈاکٹر جنگلیش بوزہ آدمی ہیں۔“

”میں ڈاکٹر جنگلیش فرمائیے کیون کال کی ہے۔“ صدر نے ڈرم

کے رویہ کا مطرہ ہے۔ اس نے اس پر اجیخت کی انتہائی محنت حفاظت کی
ماہی ہے۔ صدر نے تجویز لئے میں کہا۔

سر مجھے آپ سے بال مشافہ ملاقات کرنی ہو گی۔ کیونکہ اس
پر اجیخت کے بارے میں قون پر بات نہیں ہو سکتی۔ اگر آپ اجازت
دیں تو میں حاضر ہو جاؤں۔ پرائم مسٹر نے کہا۔

ٹھیک ہے آپ تشریف لے آئیں۔ میں آپ کا مشغیر ہوں۔ صدر
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور رکھ کر سقیر بگ کے
قون کا رسیور اٹھایا اور اس کے نیچے موجود ہشن پر لیں کر دیا۔
لیں سر۔ دوسری طرف سے ایک مواد بات مروادت آواز سنائی
کر رہیں۔ صدر نے کہا۔

وہی۔

پرائم مسٹر صاحب تشریف لارہے ہیں۔ انہیں پیش روم میں
بیٹھا کر مجھے اطلاع دی جائے۔ صدر نے کہا اور دوسری طرف سے
جواب سے بچھانے کے لئے رسیور رکھ دیا۔
یہ تو بہت بڑا ہوا ہے متنے پرائم مسٹر صاحب کو تو ان شیطانوں
کے ہاتے میں علم ہی نہیں ہے۔ صدر نے رسیور رکھ کر
حالت ہوتے گیا اور پھر تقریباً اُوچے گھنے بعد انہیں پرائم مسٹر
صاحب کی پیش روم میں تشریف اور ہی اطلاع مل گئی تو وہ اٹھے
اور سماں بیڈور واڑے سے نکل کر ایک راہداری سے ہوتے ہوئے وہ بحد
گل بحد پیش روم میں داخل ہو گئے۔ وہاں تو مشتبہ پرائم مسٹر
صاحب ان کے استقبال کے لئے کھوئے ہو گئے۔ مصالحت اور رسی

موہو دا ایک ہشن پر لیں کر دیا۔
لیں سر۔ دوسری طرف سے انتہائی مواد بات آواز سنائی ہوئی۔

پرائم مسٹر صاحب سے سیری بات کرائیں۔ صدر نے کہا
اور رسیور رکھ دیا۔ تقریباً دس منٹ بعد سرخ رنگ کے قون کی گھسی
تجھ اٹھی تو صدر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

لیں۔ صدر نے اپنے مخصوص لئے میں کہا۔
پرائم مسٹر صاحب سے بات کریں جتاب۔ دوسری طرف
سے کہا گیا۔

کراویات۔ صدر نے کہا۔

ہمیں۔ چند لمحوں بعد پرائم مسٹر صاحب کی مخصوص آواز
سنائی گئی۔

آپ نے سوران میں جس پر اجیخت کو مکمل کر کے فتح کیا تو
وہاں اب کیا سیٹ اپ کیا گیا ہے۔ جس کے بیچے پا کیشیا سکتے
ہوں وہاں پہنچ رہی ہے۔ صدر نے کہا۔

آپ تک اس کی اطلاع کیسے ہمچلی ہے جتاب۔ پرائم مسٹر
نے کہا۔

میں نے وہاں نارائن یہاں رہی کے سربراہ اکٹھنگیش کو ایک
حصہ سی پر اجیخت مکمل کرنے کے لئے کہا۔ انہوں نے ابھی تھوڑا
درستھے قون کر کے بتایا ہے کہ وہاں آپ کی طرف سے کوئی
پر اجیخت مکمل کیا جا رہا ہے۔ جس کے خلاف پا کیشیا سکتے ہوں

ستوانی ہے۔ پھر وہاں کے ماہین جہاں اُکر کام کریں گے اور پاکیشیا
سکرت سروس کے رابطے پوری دنیا میں ہیں۔ انہیں اس سکیم کا علم
تکریت یعنی ہے ہی، ہو جائے گا۔ دوسری بات یہ کہ سورہ ان پر ارجمند
کو ہیں نے خصوصی طور پر اس لئے خالی کرایا تھا تاکہ اس بارے میں
اگر اطلاع پاکیشیاں کبھی بھی جائے تو وہ ہمیں سمجھیں کہ اسے خالی کر
دیا گیا ہے۔ جبکہ اصل بات یہ ہے کہ اور جو پر ارجمند ہے وہ
دکھاوے کا ہے اصل یہ بارہڑی اس سے بھی تجھے ہے اور اہمیتِ خفیہ
ہے۔ اس کا راست بھی ملکہ ہے اور وہاں واقعی ایسے آئے پر کام ہو رہا
ہے جس کا تعلق راذارڈ کو ملکہ کرنے سے ہے۔ یہ فائز مولا ہمارے
ہی ایک ساتھ دا ڈاکٹر آلو جا گا ہے اور دا ڈاکٹر آلو جا ہی اسے اس خفیہ
یہ بارہڑی میں مکمل کرو ہے ہیں۔ ایک ساتھی رکاوٹ کو دور کرنے
کے لئے انہیں تھا ڈاکٹر جگدیش کو بیلوایا اور میرے علمکار جب ڈاکٹر
جگدیش وہاں گئے تو انہیں اندر جائے سے روک دیا گیا۔ تباہی راست
اس آئے کی اہمیت کے میش نظر مستقل طور پر بند کر دیا گیا ہے۔ میں
نے اور والے پر ارجمند کو اس لئے خالی کرایا تھا تاکہ پاکیشیا کو
دھوکہ دیا جاسکے۔ آپ نے اس بارے میں پاکیشیاں اخلاق بھیجا
دی ہے۔ صدر نے قدرے برہم سے لجھے میں کہا۔

آلی ایم سوری سرہ دراصل اس بارے میں کوئی فائل میری
ملکروں سے نہ گزدی تھی۔ اس لئے مجھے اس کا علم نہ تھا۔ لیکن اب بھی
اُس میں یہ بارہڑی کا تباہی راست کھول کر ڈاکٹر جگدیش کو بیلوایا

جملوں کی ادائیگی کے بعد دونوں کرسیوں پر بیٹھے گئے تو صدر نے میں
کے کنارے پر موجود ایک سرخ رنگ کا بیٹن پریس کر دیا۔ دروازوں
پر سرخ رنگ کے بلب بل اٹھے۔ یہ اس بات کی تشریف ہی تھی کہ اب
اس کمرے میں ہونے والی لگنگوٹی ہی باہر سے سکنی جا سکتی ہے اور وہ
یہ اسے بیپ کیا جا سکتا ہے اور پھر صدر کے پوچھنے پر جب پر ائمہ شری
نے پیشہ ہجتی کے چیز وچے کا تیار کردہ رُب اور پاکیشیاں
میراندوں کے اذے کی تباہی کی سکیم کی پوری تفصیلات بتائیں تو
صدر صاحب کا پھرہ یقینت سیاہ سا پڑا گیا۔

یہ آپ نے کیا کر دیا۔ آپ کو بھی سے تو بات کر لئی چلے
تھی۔ صدر نے ہوتے چیاتے ہوئے کہا۔

یہاں پہنچیاں میںے اندر بوقتی ہیں اور وہ میںے جس طرح کی
سکیم بتائی ہے یہ اس قدر شاندار سکیم ہے کہ پاکیشیا سکرت سروس
کو کافیں بکان اس کی خبر بکدھ جوگی اور ان کا میں اکتوس کا اڈہ سیاہ ہو
جائے گا۔ جہاں تک پاکیشیا سکرت سروس کی بات ہے تو اول تو اس
باد جتاب شاگرل پوری طرح اثر ہیں۔ دوارا لکھوست یا سوہان میں
ان کا خاتم ہو جاتا یقینی ہے اور اگر نہ بھی ہو سکے جب بھی اسیں اس
سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ کیونکہ اصل مشن تو مکمل ہو ہی چمائے
گا۔ پر ائمہ شری نے قدرے حیرت بھرے لجھے میں ہواب ایتے
ہوئے کہا۔

بھلی بات تو یہ ہے کہ آپ نے گریٹ یونڈے سے خصوصی مشینی

میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہیاں پہنچ جائیں۔ وہ لوگ اسی
انداز میں کام کرتے ہیں۔ صدر نے کہا۔
یہ سرآپ کی ہدایت پر پورا عمل کیا جائے گا۔ پرائم منیر
نے کہا۔

- ایک بات اور یہی آپ کو اطلاع ملے پاکیشیا سیکرٹ سروس
سوران پہنچ گئی ہے آپ نے فوری طور پر مجھے رپورٹ دیتی ہے۔ تاکہ
میں ہیاں ذاکر الوجا کو حکم دے کر کام بند کر اسکوں۔ تو اس وقت
کام جس پر پہنچ چکا ہے اسے بند کرنا نقسان وہ ثابت ہو سکتا ہے
یہیں مکمل جیا ہی سے بہر حال نقسان پر بھی قابل برداشت ہو گا۔
صدر نے کہا۔

- اول تو یہ لوگ ہیاں پہنچ گئے اور اگر پہنچ گئے تو جیسے
آپ کو فوراً پرپورٹ کر دوں گا۔ پرائم منیر نے جواب دیا تو صدر
سرپڑاتے ہوئے اٹھ کھوئے ہوئے۔ یہ سینگ برخاست ہوئے کا
اشارہ تھا۔ پرائم منیر صاحب ان سے مصافحہ کر کے اور الوداعی
کھات کر کر جب واپس چلے گئے تو صدر صاحب واپس اپنے آفس میں
آگئے۔ انہوں نے کرسی پر بیٹھ کر ایک فون کار سیور انہما یا اور اپنے
جزیری سیکرٹری سے فوری طور پر شماگل سے بات کرائے کا حکم دے کر
رسیوور رکھ دیا۔

- پرائم منیر صاحب نے خود ہی ان شیطانوں کو سوران آنے کی
دھوت دے دی۔ یہ بہت براہوا ہے۔ صدر نے بڑھاتے ہوئے

میں بھجوایا جاسکتا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اول تو وہاں پہنچ ہی سکے گی اور اگر پہنچ بھی جانے تو وہ اپردا لے ایسے تک ہی محدود رہیں
گے۔ انہیں کیسے یہ علوم ہو سکتا ہے کہ اس پر اجیکٹ کے نیچے اصل
لیمارٹری ہے۔ پرائم منیر نے قدرے مختار خواہاں لجھے میں
کہا۔

- ہاں اب ایسا ہی کرتا پڑے گا اور اس تباول راستے کو کھوئے کے
بعد ہر راستے بند کرنا پڑے گا۔ بلکہ سیرا خیال ہے کہ جب تک
میزانلوں کے اڈے کی جیا ہی کا پلان مکمل نہ ہو جائے اس وقت تک
لیمارٹری میں کام بند کر دیا جائے۔ تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی
صورت بھی اس کا سرانغ نہ لگے۔ وہی ایک اور بات آپ کے توں
میں لائی جاتی ضروری ہے کہ پاریمیت میں ایک خصوصی ترمیم مستخوا
کرائی گئی تھی جس سے تمام بھجنیاں براہ راست صدر کے تحت کر
دی گئی تھیں۔ یہیں میں نے اپنے طور پر یہ آڑو کے ہوئے ہیں کہ بے
شک پرائم منیر صاحب اور ڈیپنس سکرٹری صاحب اس بارے میں
لپٹے طور پر کام کریں۔ یہیں صدر سے ڈسکشن ضروری ہے۔ اس سے
آپ بھی آئندہ خیال رکھا کریں۔ صدر نے کہا۔

- یہ سر۔ پرائم منیر نے جواب دیا۔

- آپ کا میزانلوں کے اڈے کی جیا ہی کا پلان مجھے (لاتی طور پر پسخدا) ہے یہیں پیش ہجسی کو آگاہ کر دیں کہ جو ماہر گردش لست سے آئیں
ان کی مکمل چینگ کرائیں۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ان کے میک اپ

- گذ، آپ نے واقعی اس بارہت سن انتظامات کے ہیں۔ یعنی کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ صدر نے سخت بچے میں کہا۔

- یہ سر اس بار کوئی کوتاہی نہیں ہوگی سر۔ شاگل نے مودباد لجئے میں کہا۔

- آپ نے ساتھ ساتھ بچے پورٹ دینی ہے۔ صدر نے تھکانہ لجئے میں کہا۔

- یہ سر حکم کی تعییل ہوگی سر۔ شاگل نے کہا تو صدر نے بچہ کچھ کہے رہیور رکھ دیا۔ شاگل کی ہتھی ہوئی تفصیل سن کر ان کے ہمراہ پرانی ہندستان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ پر اہمیون نے قون کا رسیور اتحایا اور سکنری کو کرے جس بلاکر فاکٹری گڈیش کے بارے میں احکامات دیتے شروع کر دیے۔

کہا۔ یعنی ظاہر ہے اب جو ہو چکا تھا اسے بدلا شہ جا سکتا تھا۔ اس نے صدر صاحب دل ہی دل میں خود کو تسلی دے رہے تھے کہ یہاں تری پراجیکٹ کے لیے ہے اور اہمیتی خفیہ ہے۔ ورنہ لازماً یہ یہاں کر دی جاتی۔ اسیں جو نکل پا کیشیا سکرٹ سروس کا طویل تجربہ تھا اس نے وہ جانتے تھے کہ یہ لوگ کس انداز میں کام کرتے ہیں۔ یعنی ظاہر ہے نو منتخب پرائم مسٹر صاحب کے سلسلے ان کی زیادہ تعریف نہیں کی جا سکتی تھی۔ تھوڑی در بعد قون کی گھنٹی نج اٹھی تو اہمیون نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

- یہ سر نے تیر لجئے میں کہا۔

- چیف شاگل صاحب لائن پر ہیں، جاتا۔ دوسری طرف سے ملٹری سکنری کی مودباد آواز سنائی دی۔
- کراویات۔ صدر نے کہا۔

- سر میں شاگل بول رہا ہوں سر۔ چند لمحوں بعد شاگل کی مودباد آواز سنائی دی۔

- ہمیں پرائم مسٹر صاحب نے سوہن ان کسی کے بارے میں بیان نہیں کیا گیا ہے کہ پا کیشیا سکرٹ سروس کے خاتمے کا ناسک آپ کو دیا گیا ہے۔ صدر نے باوقار لجئے میں کہا۔
- یہ سر۔ شاگل نے جواب دیا۔

- آپ نے اس سلسلے میں کیا انتظامات کے ہیں۔ صدر نے پوچھا تو شاگل نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔

میک اپ اور کاغذات کی رو سے ان سب کا تعلق گرت یہنڈے سے تھا اور وہ سب بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ سیاح تھے۔ ان کے پاس نہ صرف ایسے کاغذات موجود تھے جن کو گرت یہنڈے سے چمک کرایا جاتا ہے بلکہ ان سب کے پاس بین الاقوامی طور پر جاری کردہ سیاحت کے خصوصی کارڈز بھی تھے اور ان کارڈز کی موجودگی میں ان پر کسی شک دشی کی کوئی لگبھگ یا قیمتی وجہ جاتی تھی کیونکہ یہ کارڈز اہمیتی سخت ترین چھان بین کے بعد جاری کئے جاتے تھے۔ اب یہ بات دوسری تھی کہ انہوں نے یہ کارڈ بخیر کسی چھان بین کے مالک کرنے تھے۔ کاغذات کی رو سے عمران کا نام والہ تھا۔ عام خور پر عمران باستیکل کا نام اپنایا کرتا تھا لیکن اس بار اس نے یہ نام بھی پیدا نہ کر دیا تھا۔ کیونکہ اس نام کو شاگل اور اس کے ساتھی اچھی طرح ہمچانتے تھے۔

- عمران صاحب وہاں بہائش کے سلے ہیں اپنے نائزان سے بات تو کی ہو گئی۔ ساتھی بخیر صدر نے اچانک کہا۔
سیاحت نام ہی اس کا ہے کہ کہیں جنم کرنا رہا جائے۔ اسی لمحے پھر تے رہو اور اچھے سیاح وہ ہوتے ہیں جو دوسروں کا سہارا ہیں یا کرتے۔ ویے بھی ہو سکتا ہے کہ نائزان کا کوئی آدمی ان کی نکروں میں ہو اور اس کی وجہ سے ہم کچھ ہوئے پھلوں کی طرح ان کی جھولی میں جا گریں۔ عمران نے آہستہ سے کہا تو صدر نے اخبار میں سرپڑا دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت گرت یہنڈے سے کافرستان جائے والی ایک فلات کی موجود تھا۔ عمران کے ساتھ صدر یہ سخا ہوا تھا۔ جبکہ عقیقی سمیت پر کمپیشن تکمیل اور ٹونر تھے اور سائیپیٹ سمیت پر جو یا اور مالک اکٹھی۔ ستمبھی ہوئی تھیں۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہ تجھہ علیحدہ اور میک اپ میں گرت یہنڈے سخا تھا تاکہ وہاں سے ان مارسین کی جگہ لے سکیں جسہوں نے کافرستان جانا تھا۔ یہنکن گرت یہنڈے پیپر کر فارلن دیست انتحوئی نے انہیں بتایا کہ ماہرین کی ٹائم اپنے صقر کردا وقت سے ایک روز بھتی ہی کافرستان پہنچ گئی ہے تو عمران نے بھی فوراً کافرستان جانے کا قیصر کر لیا۔ انتہی نے سرے سے کاغذات میار کرنے کے لئے انہیں دو روز گرت یہنڈے میں ہی رکھا پڑا تھا اور کاغذات کے میار ہوتے ہی ان سب نے ان کالمذات کے مطابق خصوصی میک اپ کے اور پھر وہ سب اس فلات کی موجودگی۔

بازہ لے رہے ہیں۔ صدر نے کہا تو عمران نے اشیات میں سرطا
دیا۔ ایک پورت سے باہر آگر انہوں نے ٹینکی ایچ کی اور تھوڑی در بعد
یہی نے اہسیں، ہوٹل ڈائشان کے سامنے ہیچا دیا اور پھر تھوڑی در بعد
پھر مژل پران کے لئے دوکرے پکھوچے تھے۔

بیٹھے اپنے کمرے میں جاؤ اور پھر کچھ در بعد جا کر مارکیٹ سے رہ
نا ہو زراسیمیر اور سرداری اسلجے غریب کر جیے کمرے میں آ جاتا۔
عمران نے لفٹ کے اندر صدر سے کہا اور صدر نے اشیات میں سرطا
دیا۔ عمران اپنے نام سے رہزو کر کرے کی طرف بڑھ گیا اور پھر
کمرے میں جمع کر اس نے دوم سروس کو فون کر کے بات کافی سنگو
ل۔ وہ تھوڑی در بعد اسے سرو کر دی گئی۔

عمران نے بیگ میں سے یہ بروڈ شر کا جواں نے ایک پورت سے
ایک کاؤنٹر سے حاصل کیا تھا اور اسے فور سے پڑھتا شروع کر دیا۔
یہن پورے بروڈ شر میں سوران کا نام موجود تھا۔ اس بروڈ شر میں
سیاہوں کی دلپی کے معتمادات کی تقسیمات بھی درج تھیں اور ان کی
خاندی بھی کروی گئی تھی۔ عمران کا خیال تھا کہ اگر سوران میں
سیاہوں کی دلپی کا کوئی مرکز ہے تو پھر انہیں سوران چانے میں آسانی
و بھائے گی۔ لیکن بروڈ شر میں سوران کا سرے سے ذکر ہی نہ تھا۔
عمران کافی دری ہٹھا سورج تھا کہ سوران چانے کے لئے اسے کیا لائے
گل اختیار کرنا چاہئے۔ لیکن کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آئی تھی۔
لیکن ”اکی سورج بچار میں گم تھا کہ پاس سائیڈ چپالی پر پڑے ہے“

مارے شخص قدم قامت اور پورا گرد پہمیں مشکوک ہتا
سکتا ہے۔ چند لوگوں کی خاموشی کے بعد صدر نے کہا۔
ہاں چہاری بات درست ہے۔ اس لئے جسے ہم لا تعلق ہے
ہوئے ہیں ایسے ہی ایک پورت سے باہر چلے جائیں گے اور پھر علیحدہ
علیحدہ رہتے ہوئے زردو قایسونٹاپ کے ٹرائیسیز فرید نے جائیں گے۔
فریکونیاں البتہ ہماری ہٹلے سے طشدہ ہوں گی۔ عمران نے
جواب دیا تو صدر نے اشیات میں سرطا دیا اور پھر اس نے مذکور چھٹا
سیٹ پر بیٹھے ہوئے اپنے ساتھیوں تک یہ بات ہیچا دی اور پھر
پہلی بات جو یہا اور صاحب تک بھی بھیج گئیں اور سب نے اشیات میں سرطا
دی۔ تھوڑی در بعد کافرستان دار الحکومت میں جہاز کی یونٹ تک کا
اعلان ہوئے لگا تو وہ سب چونک کہ سید ہے، ہو گئے اور سب نے سیٹ
بیٹھ باندھتا شروع کر دیں۔ ایک پورت پر عمران اور صدر اکٹھے تھے
صدر کا نام جمع کیا تھا۔ چونکہ ان سب کے پاس گھٹ لیٹڈ کے
پاس پورت تھے اس نے انہیں کسی کاؤنٹر کسی پر بیٹھانی کا سامنا نہ کر
پڑا تھا اور تھوڑی در بعد وہ دونوں پہلک لاڈنگ میں بیٹھ گئے۔

سرٹ والٹاپ نے اپنی زبان پر قابو رکھتا ہے۔ اچانک
صدر نے آئت سے کہا تو عمران بے اختیار بیٹھ گیا۔
پھر تو چہار اتام جمع کی کی جائے بروکو ہونا چاہئے تھا۔ عمران نے
جواب دیا۔

پہلے ہمہاں چار آدمی موجود ہیں اور وہ سب ہر سے فور سے ہر آدمی کا

زالِ خلیت ہوا اندر داخل ہوا۔ اس نے ہات کافی کے جملے سے موجود انھا کرڑا کے تیجے والے تھانے میں رکھے اور نئے نہ رکھا۔ عمران کے سامنے میں رکھ دیئے۔

اس پر چھارا نام لکھا ہوا ہے۔ عمران نے بڑی مایمت کا لٹکاں کر دیڑ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ دیڑ نے چونک کر دیڑ کی طرف دیکھا اور پھر تیوپی سے اس نے اسے عمران کے ہاتھ سے پٹا۔ اس کی آنکھوں میں تین چمک ابھرائی تھی۔

شکریہ سر۔ دیڑ نے نوت کو جلدی سے اپنی جیب میں تنگ کرتے ہوئے کہا۔
ماں ایک شہر ہے سوہران۔ کیا تم نے دیکھا ہوا ہے۔ عمران کہا۔

میں سرہماں سے سالئے چار سو گلو میڑ دور ہے جتاب۔ آپ جس پوچھ رہے ہیں سر۔ کافی خاص بات۔ دیڑ نے چونک کر

میں نے ساہے کہ وہاں کوئی ایسا لفڑی ناٹ کلب بے جہاں نہیں کے قدم ۱۰۵ کے رقص ہیٹش کئے جاتے ہیں۔ الی رقص کی کھل کر قاتو ناٹھیں نہیں کیا جا سکتا۔ مگر بھکر سیاحت کی طرف بے عاری کر دیا۔ وہ شریں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ عمران نے کہا۔

سوہران میں ناٹ کلب تو کافی تعداد میں موجود ہیں لیکن میری علمات میں ایسا کوئی کلب نہیں ہے۔ البتہ اگر آپ اجازت دیں تو

قون کی گھستی بچ اٹھی۔ عمران نے چونک کر قون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر سیور اٹھایا۔

- میں والٹر بول رہا ہوں۔ عمران نے گریٹ لینڈ کی تیار اور بچے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

میں مس ماڑی بول رہی ہوں۔ میرا تعلق نوریست و ملکیت ایوسی ایشن سے ہے۔ آپ چونک نوریست ہیں اس لئے قانون کے مطابق آپ کے کاٹلات ہوٹل کی طرف سے بچے مہاکے گئے ہیں۔ ہمارا کام ہی نورسش کا خیال رکھتا ہے۔ جس آپ کو اپنا قون تبر دے دیتی ہوں۔ کسی بھی پریشانی یا مشکل کے وقت آپ بچے قون کر کے ہیں۔ دوسری طرف سے ایک تسویت آواز ستائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایک قون میر بھی ہتادیا گیا۔

مشکل ہے شکریہ۔ عمران نے تصریح کیا اور سیور کھو دیا۔

آپ تمہیں کیا ہماؤں کہ جس کس مشکل میں ہوں۔ سوہران جس سیاحت کا کوئی پوادشت ہی نہیں ہے۔ عمران نے سکراتے ہوئے خود کلامی کے سے اندازیں کہا۔ لیکن دوسرے ہی لگے ہے۔ اختیار چونک پڑا۔ اس نے قون کا سار سیور اٹھایا اور روم سروں کو ایک بات کافی بھجوانے کا کہہ دیا۔ دراصل وہ دیڑ سے بات کرنا پاہتا تھا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ وہ ایسی مخفوق ہوتے ہیں جو ہر سماں میں بارے میں معلومات رکھتے ہیں۔ تھوڑی در بعد دروازوہ کھلا اور وہ

دہاں کے ایک کلب میں میرا ایک دوست سپر وائز ہے میں اس کی توجہ تیرنے اشیاء میں سر بلاد دیا۔
پوچھ لیتا ہوں۔ وہ طویل عرصے سے دہاں رہتا ہے۔ وہ بھت جاں کر شاکب۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی
ہو گا۔ دیرنے جواب دیا۔

دہاں سے فون کر کے پوچھ لو۔ عمران نے ایک اور دہاں سپر وائز کا دار ہوتا ہے۔ اس سے بات کراؤ میں ہوں
مایت کا نوت تکال کر اسے دیتے ہوئے کہا۔
دہاں سے ابھیش بول رہا ہوں۔ دیرنے کہا۔
یہ سر۔ یہ دیر کی آنکھوں میں دوسرا نوت میں بول دیں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
بے پناہ چمک آگئی تھی۔ اس نے فون کے یہچے موجود ایک بین پر کامدار بول رہا ہوں۔ بحمدِ اللہ بھی بعد ایک دوسری مردانہ
کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر اس نے رسیور انھا کر انکو اتری۔ دیتی دی۔
میر پر لیں کر دیئے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر لاڈاڑ کا بین پر لیں کر کردار میں ہوں ڈیشمانت سے ابھیش بول رہا ہوں۔ دیر
تحما۔

انکو اتری پلیں۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز میں۔ ابھیش کیے ہو۔ کیوں فون کیا ہے۔ کوئی خاص
دی۔ دوسری طرف سے اس بار قدرے بے شکنگانہ لجھے میں کہا
سوہران کا رابطہ نہیں دیرنے کہا تو دوسری طرف سے

شیر بھا دیا گیا۔ دیر نے کریڈل دیا اور فون آئے پر نہیں کر۔ ہمارے پاس ایک نوریست صاحب مقیم ہیں۔ انہیں کسی نے
شرود کر دیئے۔
انکو اتری پلیں۔ اس بار دوسری نسوانی آواز سنائی دی۔ لے، تھیں وکھائے جاتے ہیں۔ کیا واقعی ایسا ہے۔ دیر نے
کر شاکب کا نہیں۔ دیر نے کہا تو دوسری طرف سے

شیر بھا دیا گیا۔ دیر نے ایک پار پھر کریڈل دیا اور فون آئے پر ایک نسیم الحما تو جہاں کوئی کلب نہیں ہے۔ مجھ سے زیادہ ایسے
پار پھر نہیں کرنے شروع کر دیئے۔
اور کون جاتا ہو گا۔ البتہ اگر جہاڑے صاحب دوست غریج کر
اگر وہ کلب میں ہو تو اپنے دوست سے میری بات کر اتا۔ میر اس کا پرائی ہو ست طور پر انتظام کیا جاسکتا ہے۔ ان کی طبیعت

- میں روزانہ دلکھ دیتے کے سیار ہوں اور ہم ہبھاں ایک ہفت
بیک رہتا چاہتے ہیں۔ اس لئے ہودہ لاکھ روپے تو اخراجات کے ہوتے
اور ایک لاکھ ہمارا العام۔ اس طرح پندرہ لاکھ ہمیں ایذا اس مل
کھتے ہیں۔ لیکن جو کس رہا ہوں سب اسی اندماز میں ہونا چلتے۔ عمران
نے کہا۔

- اور، اور سرآپ قطعی ہے فکر ہیں۔ تمام کام اہتمامی تغیری اندماز
میں ہوگا۔ کامدار نے اہتمامی صرفت بھرے بچے میں کہا۔
میرے والد کے آدمی ہماری نگرانی کرتے رہتے ہیں۔ کیا سویران
میں بچتے کا کوئی ایسا راستہ ہے کہ کسی کو معلوم بھی نہ ہو سکے اور ہم
ایک ہفت ہباں گزار کر واپس بھی آسکیں۔ اس کے علیحدہ رقم مل
گی۔ عمران نے پوچھا۔

- آپ کتنے افراد میں جناب۔ کامدار نے پوچھا۔
”دو خواتین اور چار مرد۔“ عمران نے جواب دیا۔

- سرآپ کے پاس ایجنسی موجود ہوگا۔ اس سے میری بات کرا
ڈیں۔ کامدار نے کہا تو عمران نے رسیور ویسر کی طرف بڑھا دیا۔
”ایجنسیں بول رہا ہوں۔“ ایجنسی نے کہا۔
”ایجنسیں سنار کو کسی کے مالک کھٹ کو تم جانتے ہو۔“ ایسے کام
اہتمامی سے کر لیتا ہے۔ تم اس سے بات کرو۔ کامدار نے کہا۔

- اور ہاں، نتھیک ہے۔ میں سمجھ گیا میں کر لیتا ہوں بات۔
ایجنسی لے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

خوش ہو جائے گی۔ کامدار نے جواب دیا تو عمران نے ابھر
ویسر کے ہاتھ سے رسیور لے لیا۔

- ہمیں میں والریوں رہا ہوں۔ کیا آپ واقعی ایسا یہندویست کر
سیں۔ عمران نے گریٹ یمنڈ کی زبان اور بچے میں کہا۔

- میں سرپڑی آساتی سے ہو سکتا ہے ایسا۔ صرف دولت غرچہ
سر۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

- دولت کی فکر مت کرو۔ میں لارڈ کا بیٹا ہو۔ دولت میں سے
کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ لیکن میں دراصل یہ نہیں چاہتا کہ میر
والد کو اس بارے میں علم ہو سکے۔ وہ پرانے دود کے آدمی ہے
سیاں سے اگر انہیں اطلاع مل گئی یا کسی اخبار والے نے خبر شہر
ہی تو میرے نے مسکن جانے گا۔ اس نے کیا تم ہباں ہے۔
میرے ساتھیوں کے لئے تغیری ہندویست کر سکتے ہو۔ عمران
کہا۔

- جناب آپ بے فکر ہیں۔ آپ کے لئے سیاں رہاں گاہ بھی
ہو جائے گی اور کاروں کا انتقام بھی ہو جائے گا اور تم دیم دوڑ کے
کا بھی ہندویست ہو جائے گا اور کسی کو کافنوں کاں ٹھہر مل
ہو گی۔ کامدار نے کہا۔

- کتنی رقم قریج کرنا پڑے گی۔ عمران نے کہا۔
”زیادہ نہیں جناب۔ آپ کو روزانہ صرف ایک لاکھ روپے
کرنے ہوں گے۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

لیونکہ ایک لفاظ سے اس نے مجھے طور پر سویران پہنچنے کا بندوں سست کر لیا تھا۔

تحوڑی در بند دروازہ کھلا اور صدر اندر داخل ہوا اور اس نے عمران کو سلام کیا۔

عمران نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

کام ہو گیا ہے۔ صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس

کے ساتھ ہی اس نے جیب سے روفاقی ٹوٹا سیسٹر کال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے اسے دیکھ کر جیب میں ڈال دیا۔

عمران صاحب ہماری نگرانی ہو رہی ہے۔ صدر نے کہا۔

کیسے سحلوم، ہوا۔ عمران نے جونک کر پوچھا۔

ایک آدمی مستقل سرے یچھے رہا ہے۔ لیکن میں نے اسے ڈانج

دیا اور پھر خریداری کر کے ہماری بھیج گیا۔ لیکن وہ آدمی مجھے ہماری بھی نظر آیا ہے۔ شاید میرے کم ہو جائے پر وہ سیدھے ہماری بھیج گیا۔ صدر نے

کہہ کرنے والے نگرانی۔ آؤ یا ہر گھومنگ پھر میں۔ عمران نے کہا تو

صدر نے اٹیات میں سر ٹلا دیا اور پھر وہ دونوں اٹھ کر کرے سے باہر

گل گئے۔

جب بات ہو جائے تو مجھے اطلاع دے دینا۔ میں حیاری شروع کر دیں گا۔

کامدار نے کہا تو عمران نے رسیور دیڑ سے لے لیا۔

اصلی کامدار یہ کسپی کیا کر سکتی ہے۔ عمران نے پوچھا۔

عمران کے پاس سیاحتی میلی کا پڑھیں۔ یہ لمبا پکر کاٹ کر آپ کو سویران پہنچا سکتے ہیں اور کسی کو معلوم بھی نہ ہو سکے گا۔ کامدار

نے جواب دیا۔

ٹھیک ہے تم حیاری کر لو۔ تم ایک دو روز میں وہاں پہنچ جائیں

گے اور وہاں پہنچنے ہی تھیں تمام رقم ایڈوانس مل جائے گی۔ عمران

نے کہا۔

یہ سر۔ دوسری طرف سے کہا گی تو عمران نے رسیور رکھ

دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے دو ڈنی مایس کے نوت

تکالے اور ایجینٹ دیڑ کی طرف بڑھا دیے۔

تھیں ہمارے آئے ہوئے کافی در بوجی ہے۔ اس نے ہو گھلتا ہے

میرے والد لارڈ کے آدمی تم سے پوچھ چکے کریں۔ تم نے اسیں کچھ

تھیں۔ یہ ساتھ اور ان کھنڈ صاحب سے جا کر خامہ شی سے بات پیش کرو

اور تمام یاتس ملے کر کے ہماری آؤ۔ تھیں ملیحہ انعام مل گا۔ عمران

نے کہا۔

میں مر آپ بے فکر میں سر۔ دینے سرت بھرے مجھے

میں کہا اور پھر خالی بر آن ٹراں میں رکھ کر دو واپس ہڑا اور دروازہ کھول

کر باہر نکل گیا۔ تو عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے

اے دہاں ہبت تلاش کیا یکن وہ اے نہ مل سکا تو نارائن واپس ہوئی
میں آگیا جیکہ دوسرا آدمی والٹر اس دوران اپنے کمرے میں بھی رہا۔ اس
نے تھوڑی تھوڑی درجہ دو بیار ہات کافی مشکوائی اور دوسری بار دیسٹر
کافی وقت تک اس کے کمرے میں رہا اور واپسی پر اس کا ہمراہ اس طرح
کھلا ہوا تھا جیسے اسے کوئی بڑی دولت مل گئی ہو۔ پھر دوسرا آدمی بھی آ
گیا اور وہ سیدھا اس والٹر کے کمرے میں گیا اور اب وہ دونوں ہوئی
سے باہر نگھستے پہنے گئے ہوئے ہیں۔ سچکہ نارائن ان کی نگرانی کر
رہا ہے۔ میں نے ان کی عدم موجودگی میں دونوں کے کمروں کی تلاشی
لی ہے یعنی کوئی مشکوک چیز نظر نہیں آئی۔ دلیر نے تفصیل
سے بات کرتے ہوئے کہا۔

ان کے تقدو قامت لیے ہیں۔ راج سنگھ نے پوچھا۔
تقدو قامت کے لحاظ سے تو یہ لوگ سیکھت سردار کے ہی لوگ
و کھاتی دیتے ہیں۔ دلیر نے جواب دیا۔

اس والٹر کا کیا نام ہے اور وہ کہاں رہتا ہے۔ راج سنگھ نے
پوچھا۔

اس کا نام تو ایکسیں ہے۔ یکن یہ معلوم نہیں کہ وہ کہاں رہتا
ہے۔ دلیر نے جواب دیا۔

معلوم کرو کہ وہ کہاں رہتا ہے اور کس وقت اس کی فیروٹی اف
اوگی اور پھر مجھے روپورٹ دو۔ راج سنگھ نے کہا۔

لیں پاس۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی

فون کی گھنٹی بیتے ہی راج سنگھ نے ہاتھ بڑھ کر رسیور انھالیا۔
لیں راج سنگھ بول رہا ہوں۔ راج سنگھ نے کہا۔
دلیر بول رہا ہوں پاس ہوئی ذیشان سے۔ دوسری طرف
سے ایک مرد ادا از ساتی وی تو راج سنگھ نے اختیار جو نک پڑا۔
لیں کیا پورٹ ہے۔ راج سنگھ نے پوچھا۔
جتاب گرست یعنی کے دو سیاچ ایک ہی نیکسی میں ایک پورٹ
سے بھاں پہنچے ہیں۔ دونوں مرد ہیں۔ ساہبوں نے وہ کمرے ہک گرانے
ہیں۔ ایک کا نام والٹر ہے اور دوسرے کا نام جیجہ کو ہے۔ دونوں سیاچ
ہیں۔ ان میں سے ایک والٹر تو اپنے کمرے میں موجود رہا جیکہ دوسرا
اپنے کمرے سے بیاس تبدیل کر کے ہوئی سے باہر چلا گیا تو جیسی نے
نارائن کو اس کی نگرانی کے لئے بھیجا۔ نارائن نے بتایا کہ یہ آدمی
بھیر کر کے مار کیت گیا اور پھر اچانک ہی غائب ہو گیا۔ نارائن نے

گریل دیا اور ٹون آتے پر اس نے تیری سے نہ پر لیں کرنے شروع
کر دیئے۔

”مہاشیر بول رہا ہوں“ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز
سالی دی۔

”راج سنگھ بول رہا ہوں مہاشیر۔“ راج سنگھ نے کہا۔
”یں سر۔ حکم سر۔“ دوسری طرف سے مودیاں لہجے میں کہا
گیا۔

”ایک پت توٹ کر دے۔ چاندنی کا لوٹی، گلی نیبیارہ اور مکان نہر آنھ
و آنھ بہاں، ہوش ذیشان کا ایک دیرا بھیش رہتا ہے۔ اس انھیں
کو انھوں کے سب ہیڈ کو اڑ رکھنا چاہو۔ لیکن خیال رکھنا کہ اس علاقے
کے کسی آدمی کو اس انھوں کا ہے۔“ جلپے اور پھر بھیجے اخلاق“ دو۔“ راج
سنگھ نے کہا۔

”یہ پاس۔“ دوسری طرف سے کہا گیا تو راج سنگھ نے
رسیور رکھ دیا۔ مہاشیر اس کے سب ہیڈ کو اڑ رکھنا اپنے راج تھا۔ پھر تقریباً
”لیکن بعد فون کی گھنی نئی اٹھی تو راج سنگھ نے رسیور اٹھایا۔
”یہ راج سنگھ بول رہا ہوں۔“ راج سنگھ نے کہا۔

”مہاشیر بول رہا ہوں پاس۔“ انھیں کو انھوں کر دیا گیا ہے اور اس
افت وہ بلیک روم میں موجود ہے۔“ مہاشیر نے کہا۔

”اتھی در کیوں لگ گئی ہے۔“ راج سنگھ نے کہا۔

”اگر رہم موجود نہیں تھا۔ پھر میے ہی وہ اگر رکھا اسے باہر لے جا
گیا۔“

”رابط نہم ہو گیا تو راج سنگھ نے بھی رسیور رکھ دیا۔ یہ جیسے افراد تھے
جن پر دلیسے تھے شک کا انہمار کیا تھا۔ خاص طور پر ان لوگوں کی یہ
بات منگوک تھی کہ دیر کافی در شک اس والٹر کے کمرے میں رہا اور
وہ اپنی پر اس کا یہ انداز کہ میے اس کو کوئی بڑی دولت مل گئی ہو اور
پھر گریٹ یمنڈ کے سیاح کا شراب منگوانے کی بجائے دو بارہ بات کافی
منگوانا یہ سب باتیں اسے منگوک محسوس ہو رہی تھی۔ یہن پہلے وہ
اس دیر سے پوچھ پکھ کرتا چاہتا تھا۔ کیونکہ سیاحوں کو تاجا جائے تھا
کرتے کے خلاف ہیاں احتیاطی سخت قوانین بنائے گئے تھے۔ اس نے
راج سنگھ اس وقت ان پر ہاتھ دانتا چاہتا تھا جب اسے کھمل یقین ہو
جائے کہ اس کا شک درست ہے۔ تقریباً اس سنت بعد فون کی گھنٹی¹
ایک بار پھر نج اٹھی تو راج سنگھ نے رسیور اٹھایا۔

”لیکن راج سنگھ بول رہا ہوں۔“ راج سنگھ نے کہا۔

”دلبیس بول رہا ہوں پاس۔“ اس دیرا بھیش کی بیانش گاہ چاندنی
کا لوٹی کی گلی نیبیارہ اور مکان نہر آنھ و آنھ ہی ہے اور وہ س سنت
بعد اس کی ڈیوبی آف ہونے والی ہے۔“ دلبیس نے پورٹ دیجے
ہونے کہا۔

”ٹھیک ہے تم نگرانی چاری رکھو۔ لیکن خیال رکھنا اپنیں اس کا
احساس ہے ہو سکے اور تاراں کو بھی الرٹ کر دو۔“ راج سنگھ نے
کہا۔

”یہ پاس۔“ دوسری طرف سے کہا گیا تو راج سنگھ نے

جسے تیر اور سکمات لجئے میں کہا۔
اُن مگر تم کون، ہو اور یہ سب کیا ہے۔ میں کہاں ہوں۔ میں تے
یہ تصور کیا ہے۔ ابھیش نے روپیتے دالے لجئے میں کہا۔ اس
کی حالت تین تھیزوں سے ہی کافی غراب انظر آہی تھی۔ اس کی تاک
اور شکر کے کوئوں سے خون رنسنے لگا تھا۔

تم نے والرٹ نامی ایک مسافر کے کمرے میں دو بار بات کافی سرو
کی۔ دوسری بار تم وہاں اس کے کمرے میں کافی درستگر رہے اور تم
نے اس سے بخاری رقم بھی حاصل کی۔ راج سنگھ نے کہا۔
وہ تو اس نے مجھے اتحام میں دی تھی۔ وہ گستاخ لینڈ کا رہنے
 والا ہے اور کسی بہت بڑے لارڈ کا پیٹا ہے۔ ابھیش نے کہا۔
ستوا بھیش میں نہیں چاہتا کہ رندھر کا کوڑا جہاری کحال اوہ جیز
ہے۔ جہارا تعلق سرکاری ہیکیسی سے ہے اور یہ آدمی دشمن ملک کا
بادوس ہے۔ تم غرب آدمی، ہو اس نے سب کچھ کچھ بتا دو تو جسیں
ناموشی سے چھوڑ دیا جائے گا۔ وہ جہاری لاش گلوکے کیوے کہاتے
ہیں گے۔ راج سنگھ نے تیر لجئے میں کہا۔

بادوس۔ اور، اورہ میں سب کچھ بتا دتا ہوں۔ میں تو بے حد
لیب آدمی، ہوں۔ ابھیش نے اہمائی خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔
سب کچھ بتا دو اور وقت قائم تھا۔ راج سنگھ نے تیر
لچھے میں کہا تو ابھیش نے والرٹ کے بڑی مایست کے توٹ دینے اور
ہر ان میں قدم رقص دیکھنے کی خواہش۔ سو بران میں کرشنا کل

کر ایک دران گلی میں بے ہوش کیا گیا اور پھر وہاں سے اسے ہماں
بھیجا دیا گیا اور کسی کو بھی معلوم نہیں ہوا۔ پکا۔ ہماشیر نے جواب دیا۔
بلیک روم میں کون موجود ہے۔ راج سنگھ نے پوچھا۔
”رندھر جاب۔“ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔
ادکے۔ راج سنگھ نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور یہ دوئی
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

تمہوزی در بعده ایک بڑے ہال ناگرے میں داخل ہو رہا تھا۔
ہماں دیوار کے ساتھ کر سی پر ایک آدمی ہے، ہوشی کے عالم میں افزاں
میں جکڑا ہوا موجود تھا۔ جنکہ ایک ہمبوان ناآدمی جس کی کرسے کوڑا
پلٹا ہوا تھا ایک سائیڈ پر موجود تھا۔ یہ رندھر تھا۔ بلیک روم کا
انچاونج۔ اس نے راج سنگھ کو بڑے مودبادت انداز میں سلام کیا۔
راج سنگھ نے سرپٹا کر اس کے سلام کا جواب دیا اور کسی پر بیٹھ گیا۔
اے ہوش میں لے آو۔ راج سنگھ نے کہا تو رندھر آج
بڑھا اور اس نے اس آدمی کے منہ پر لیکے بھد دیگئے۔ زور دار تھی
مادرت شروع کر دیئے اور تیرے تپیر دہ آدمی تکتا ہوا ہوش میں آگی
تو رندھر یتھے ہٹ گیا۔

یہ کیا کیا مطلب۔ میں کہاں ہوں۔ کیا مطلب۔ اس
آدمی نے چھٹے ہوئے کہا اور اس طرح اوہرا وہ دیکھنے لگا جسے شکاری ہوں
کے ترے میں پھنس گیا ہوا اور پھاڑ کا کوئی راست نظر نہ آ رہا ہوا۔
جہارا نام ابھیش ہے اور تم ہوئی ڈیٹھان میں دیڑ ہو۔ راج

کہا۔
رندھر سے یہ ہوش کر کے ہمہ شیر سے کھو کر اے کسی پارک
میں ڈال دے۔ یہ خود ہی، ہوش میں اکر گھر چلا جائے گا۔ راج
نگھنے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑا گیا۔
تحوڑی دیر یحدودہ دوبارہ لپٹے آفس میں بھی چکا تھا۔ اس کے پھرے
پر احتیاً سرت کے تاثرات تھے کیونکہ اس نے عربان اور پاکیش
سیکٹ سروس کا سراغ لگایا تھا۔ ایک پارتو اس کا دل چاہا کہ وہ قورا
ہوئی زبان میں رینگ کردا کر ان دونوں کو گویوں سے الادے۔
یعنی پھر اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔ کیونکہ انھیں نے بتایا تھا کہ
اس والٹرنے کامدار سے کہا تھا کہ دو ہور توں اور چار سروس کا گروپ
تو ان آئے گا۔ اس لحاظ سے ابھی ان کے چار ساتھی ٹریس نہ ہوتے
تھے۔ جن میں دو ہور تیس اور دو مرد شامل تھے۔ اس نے اگر ابھی ان
دو توں پر باتھ ڈال دیا گیا تو پھر ان کے باقی ساتھی غائب ہو جائیں گے
یعنی ان کی احتیاً سخت نگرانی صروری تھی۔ اس نے فون کار سیور
الٹھا یا اور فون کو واٹر کھٹ کیا اور سپر پر لیں کرنے شروع کر دیے۔
”بلیہ اور جن بول رہا ہوں۔“ رابطہ ہوتے ہی ایک مرد اپنے آواز
ستال دی۔

”راج سنگھوں رہا ہوں۔“ راج سنگھنے کہا۔

”لیں سر۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

چہارے ستر میں پیٹلات ایکسون دن تحری مشین موجود

کے کامدار کو فون کرنے اور پھر اس سے ہوتے والی تمام بات چیت
تفصیل سے بتا دی۔

”تم نے سنار کو کے مالک کھنے سے بات چیت کی ہے۔“ راج
سنگھنے پوچھا۔

”ہاں میں ڈیوبنی آف ہونے پر ہوٹل سے سید حافظ میں گیا تھا اور کھنے
ایک لاکھ روپے کے عوض اس کام کے لئے تیار ہو گیا ہے۔“ انھیں
تے جواب دیا۔

”کہاں سے یہ لوگ میلی کاپڑ رسوار ہوں گے اور کب۔“ راج
سنگھنے پوچھا۔

”یہ تو والٹر بتائے گا۔ ابھی تو صرف کھنے سے بات ہوتی
ہے۔“ انھیں تے جواب دیا۔

”اوکے، جوونکہ تم نے کچھ بولا ہے۔ اس نے میں جیسی رہا کر رہا
ہوں۔ لیکن یہ سن لو کہ اگر تم نے والٹر یا اس کے ساتھی کو اس
پارے میں اشارہ بھی کیا تو جہاری ایک ایک بڑی توڑو ہی جائے
گی۔“ راج سنگھنے اٹھتے ہوئے کہا۔

”مم، میں کیسے دشمن جاموس کو اٹھا رہ کر سکتا ہوں۔“ انھیں نے
کہتے ہوئے لمحے میں کہا۔

”اور انہیں شک بھی تپہنے دتا۔ خود کو تارمل رکھنا۔ پھر جیسی
العام بھی ملے گا۔“ راج سنگھنے کہا۔

”جسے آپ کسی میں دیئے ہی کروں گا۔“ انھیں تے

ڈا سیئر کال کراس پر فریکھ تو سی ایڈ جست کی اور اسے آن کر کے بار بار
کال دیشا شروع کر دیا۔

یہ مسر و دبیر ایشنٹ نکل یو سر اور تمہاری در بعد دبیر کی
وار سانی دی۔

دبیر ہوشیان سے والٹ اور اس کے ساتھی کے کامنزات کی
تول حاصل کر کے انہیں سیٹل لائسٹ منٹر کے انچارج ارجن کو پہنچا دو۔
اگر ان کی سیٹل لائسٹ سے مسلسل چینٹک کی جا سکے اور تم اور نارائن
ان کی نگرانی شتم کر دو۔ کیونکہ اب یہ یات میں ہو چکی ہے کہ یہ
دوں پا کیشیاں لہیت ہیں۔ اور راج سنگھ نے کہا۔
پھر تو جناب انہیں فوری طور پر ہلاک کر دیتا چلتے۔

دبیر نے کہا۔

اتھنے آدمی ان کے ہلاک ہوتے ہی ان کے ساتھی غائب ہو
جاتی گئے۔ جب یہ بائیکنے ہوں گے پھر انہیں ہلاک کیا جائے گا۔

دیکھ لے۔ راج سنگھ نے بھٹکائے ہوئے بھٹکائے ہیں کہا۔

اوکے سر پھر ہمارے لئے کیا حکم ہے۔ اور دبیر نے

پوچھا۔

ان کی نگرانی اب سیٹل لائسٹ سے ہو گی۔ اس سے تمہیں نگرانی کی
مروٹ نہیں۔ تم کامنزات کی تول حاصل کر کے نارائن کے ساتھ
اکن آہاؤ۔ اور راج سنگھ نے کہا۔

لیکن مسر اور دبیر طرف سے کہا گیا تو راج سنگھ نے

بے راج سنگھ نے کہا۔

لیکن سر دوسری طرف سے کہا گیا۔

ہوشیان میں گریٹ یونٹ کے دو باشدے موجود ہیں۔ اگر
ان کی تصویر دن کی کلیاں تمہیں مہیا کی جائیں تو کیا تم انہیں فوکس
میں لے سکتے ہو۔ تاکہ وہ جہاں بھی جائیں انہیں چیک کیا جا
سکے۔ راج سنگھ نے کہا۔

لیکن مسر میں مسین کو مسلسل آن نہیں رکھا جاسکتا
کیونکہ اس طرح میں گرم ہو کر قماع ہو جائے گی اور اس پر
اخراجات بھی بے پناہ آتے ہیں۔ اس لئے دو گھنٹوں کے وقٹے سے
انہیں چیک کیا جاسکتا ہے۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

اس کی ریخ کتنی ہے۔ راج سنگھ نے پوچھا۔
ریخ کو وسیع اور کم بھی کیا جاسکتا ہے۔ ارجن نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

کیا اس کی ریخ سوران تک پہنچ سکتی ہے۔ راج سنگھ نے
کہا۔

سوران۔ لیکن صرف تمہارے وقت کے نہیں۔ زیادہ ایک
زیادہ ایک تھنھے کے نہیں۔ ارجن نے جواب دیا۔

اوکے ٹھیک ہے میں ان دونوں کی تعاون جیسی پیغوا رتا ہوں۔
تم انہیں فوکس میں لے کر چیک کرتے ہو۔ راج سنگھ نے
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور میز کی دراز سے ایک

اور اس نے آں کہ کر را تسلیم کر دیا۔ وہ دل ہی دل میں بے خوش تھا کہ اس نے ان دونوں کو نہ صرف چیک کر لیا ہے بلکہ ان کو اس طرح کور کر لیا ہے کہ اب چاہے یہ کہیں بھی ٹپے جائیں ہجھ اب ان کی نظرؤں سے دور نہیں ہو سکتے۔ پھر ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی نج اٹھی تو راج سنگھ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

“یہ راج سنگھ ہوں رہا ہوں۔” راج سنگھ نے کہا۔

“ارجن بول رہا ہوں پاس۔” دوسری طرف سے کہا گی تو راج سنگھ چونکہ پڑا۔

“یہ کیا ہوا۔ ان دونوں کی تصوریں بخیگی ہیں۔” راج سنگھ نے چونکہ کر پوچھا۔

“یہ سر۔ میں نے اسیں فیڈ کر کے مشین کو بیٹھات سے متسلک کر دیا ہے اور یہ رپورٹ مل دی ہے کہ یہ دونوں اس وقت رائل پارک میں موجود ہیں۔” ارجن نے جواب دیا۔

“رائل پارک ٹھیک ہے۔ تم نے اسیں چکر کرتے رہتا ہے۔ ایشور نے ہمارا سے سو بران چاتا ہے اور تم نے اسیں لٹا ہوں سے اوچھل نہیں ہونے دیتا۔” راج سنگھ نے کہا۔

“جتاب مسلسل = مشین نہیں چلائی جا سکتی۔ کیونکہ یہ چلنی گرم ہو جاتی ہے۔ البتہ ہر دو گھنٹے بعد اسے آن کر کے ان کی بو کیش معلوم کر لی جائے گی اور آپ کو اعلان دے دی جائے گی۔ ارجن نے کہا۔

“میری خصوصی فریکو نسی توٹ کر نہ ہو۔ اگر میں آفس میں نہ ہو تو مجھے ٹرا نسیٹ پر اعلان دے دیتا۔” راج سنگھ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی خصوصی فریکو نسی بتا دی۔
“یہ سر۔” دوسری طرف سے کہا گیا اور راج سنگھ نے رسیور کر دیا۔

عمران صاحب، میں اس شارکو کے کھنے سے خود مٹا چلے تھا۔
ایک دیر پر اس قدر بیرون نہیں کیا جاسکتا۔ صقدر نے کہا۔
” ہماری بات درست ہے لیکن مسک اس نگرانی کا ہے۔ اگر
نگرانی کرنے والوں کی نظرؤں میں کھنڈ اگیا تو ہمارے لئے بڑا مسک
بن جائے گا۔ ” عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

عمران صاحب۔ سو براں اوپن شہر ہے۔ وہاں تم بیوں کے
ذریعے بھی تو جا سکتے ہیں۔ یہ صدر ری تو نہیں کہ وہاں سیاہوں کی دلچسپی
کی کوئی جگہ نہ ہو۔ کیجیئن عکیل نے کہا۔

میں یہ سخلوں کے مطابق عام طور پر فتحی ملکی سیاہ وہاں نہیں
جا سکتے کیونکہ وہاں دلچسپی کی کوئی چیز نہیں ہے اور دوسری بات یہ ہے
کہ وہاں سیکڑت سردوں کا تیس درک موجود ہو گا اور ہمارے ان
ٹیلوں میں وہاں پہنچتے ہی ہو اگر ارث ہو جائیں گے اور ہو سکتا ہے
کہ ہم پر فوری اٹک کر دیا جائے۔ ” عمران نے کہا۔

عمران صاحب ایسی کاپڑ کے ذریعے بھی تو ہم وہاں ان ٹیلوں میں
کی آنکھیں گے پھر وہ اونگ ارث نہیں ہوں گے۔ ” صقدر نے
کہا۔

” ہم ایسی کاپڑ شہر سے باہر چھوڑ دیں گے اور پھر ہیدل جل کر شہر
میں داخل ہوں گے اور مقامی ماسک سیک اپ کر کے ہم وہاں آنکھیں
لے لیں گے اسکے بعد فتحی نظر نہ آئیں۔ ” عمران نے کہا تو صقدر نے
ٹہنیت میں سر ملا دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سیت رائل پارک میں موجود تھا۔ سیاہوں
بے شمار متاثری اور غیر ملکی افراد موجود تھے۔ ویسے بھی یہ پارک فتحی ملک
سیاہوں کا پسندیدہ پارک تھا۔ کیونکہ اسے اہمیتی تو بصورت اور تدریج
کافر سانی انداز میں سجا یا گیا تھا۔ سیاہوں کے ایشانی، قوارے اور رنگ
پر بھی روشنیاں اس انداز میں نصب کی گئی تھیں کہ ان سے قدیم
کی شفاقت سامنے آگئی تھی۔ سہی دید تھی کہ جاں فتحی ملکی سیاہوں
ویسے توہر وقت یعنی رات کو فصوص اُش وہ سا تھا۔ عمران اور اس
کے ساتھی پارک کے آفری حصے میں بخوبی پہنچنے کو کہا۔

صرف تھے۔ وہ سب دو دو کے گروپ کی صورت میں طیکھہ ٹیکھہ
ہو ٹلوں میں نہ ہرے تھے اور سب نے مارکیٹ سے زرد قابو ٹراں سے
غزیدتے تھے۔ اس لئے عمران نے ان کی مخصوص فریکو نسی پر ہدایت
کر کے انہیں رائل پارک میں جمع ہونے کا کہہ دیا تھا۔

بی کہا۔ میں تو تمہیں رقیب رو سیاہ اور سوری رقیب رو سفید بھختا ہوں۔ لیکن میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ یہ بخوبی ٹوٹ جائے۔ عمران سکراتے ہوئے کہا۔

اوپر۔ آپ بے فکر رہیں عمران صاحب تصور تم بے زیادہ کیپشن شکل نے تصور اور عمران سے مخاطب ہو کر کھدا ہے۔

یہ بات جویا کو بھی بتائتا۔ اس سے ہمتوں کا بحلاہ ہو گا۔ عمران بھا کہاں باز آنے والوں میں سے تھا لیکن کیپشن شکل سکراتا ہوا حیر سیت آگے بڑھ گیا۔

عمران صاحب مجھے یہ ساری صور تحال کچھ مخصوصی کی تھوڑی ہو ری ہے۔ صدر نے کہا۔

تم شرورت سے زیادہ سمجھیدہ ہلاتے جا رہے ہو۔ اتنی سمجھیدگی اپنے آپ پر طاری مت کرو کہ اس کے بوجھتے وہ جاؤ۔ تمہارا خیال ہے کہ یونکہ سیکٹ سروس ہمیں سلاش کر رہی ہے اس لئے ہمارا اس درج گھومنا پھرنا اور پار کوں میں آنے جانے کے باوجود تم پر تمدن کرنا مخصوصی پن ہے۔ حالانکہ یہ بات نہیں ہے۔ ہم چونکہ گریٹ لائٹ ہے آئے ہیں۔ ٹوریٹ ہیں اس لئے وہ صرف ہماری لگرانی کر رہے ہیں۔ سمجھیے ہی انہیں معلوم ہوا کہ ہم پاکیشیانی لمحہت ہیں تو وہ ایک سنت بھی تاخیر نہیں کریں گے اور میں اس سے پہلے ہماں سے سوربران

روانہ ہونے کا پروگرام کب ہے جہاڑا۔ جویا نے پوچھا۔

کل کسی بھی وقت اور میں تم لوگوں کو زیر و فایو ٹرانسیسیٹر اطلاء دے دوں گا۔ عمران نے کہا تو سب نے اشیات میں سرطا دیا۔

اس دوران اگر ہمیں چھیک کر لیا گیا تو پھر ہمیں کیا کرنا ہو گا۔ صالح نے کہا۔

جویا تمہارے ساتھ ہے۔ یہ حالات دیکھ کر خود ہی فیصلہ کرے گی۔ عمران نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ صالح تم فکر مت کرو جیسے حالات ہوں گے ویسے ہی ہمارا ایکشن ہو گا۔ آواب چلیں۔ جویا نے اٹھتے ہوئے کہا تو صالح بھی سر طالقی ہوتی اٹھ کھوڑی ہوتی اور پھر وہ دونوں اٹھیستان بھرے انداز میں چلتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔

اب ہمیں بھی اجازت دیں عمران صاحب۔ کیپشن شکل نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

تصور خیال رکھنا۔ تم اس وقت آتش فشاں کے دہانے پر موجود ہیں اور اگر ہمہاں لمحہ گئے تو پھر ہمارا سوربران جانپناہ اپنے جانے کا اور ہمیں ہر صورت میں ہٹلے اپنا مشن مکمل کرنا ہے۔ عمران نے کیپشن شکل کی بات کا جواب دینے کی بجائے تصور کو لکھاتے ہوئے کہا۔

تم مجھے اعتماق کھجتے ہو۔ کیا مطلب۔ تصور نے غصیلے لمحے

بات کراؤں۔ عمران نے ایک بار پھر مقامی رہائش میں بات کرنے ہوئے کہا۔

ابھیش تو ڈیوٹی آف کر کے گرفتار چلا گیا ہے۔ دوسری طرف ہے کہا گیا۔

کیا آپ کو اس کے گھر کا چہ معلوم ہے۔ مجھے اس سے تبروری ہام ہے۔ عمران نے کہا۔

تھی ہاں وہ چاندنی کالوٹی کی گلی نمبر یارہ مکان نمبر آنھ سو آنھ میں رہتا ہے۔ ہمیغ دیر نے جواب دیا۔

وہاں اس کے گھر قون تو نہیں ہو گا۔ عمران نے پوچھا۔

اوہ نہیں جتنا۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اس کا شکر پر اوکیا اور پھر، سیور دکھ کر اس نے کارڈنکال کر جیب میں لے لیا اور قون بوخت سے باہر آگیا۔

کس کو قون کر رہے تھے آپ۔ صدر نے کہا۔

مجھے تمہاری یہ بات پسند آئی ہے کہ ابھیں کھنے سے خود مٹا چاہے اس نے میں ابھیش سے بات کرنا چاہتا تھا۔ تاکہ اس سے تازہ ترین صورت حال معلوم ہو سکے۔ لیکن وہ ڈیوٹی آف کر کے گرفتار چلا گیا ہے اور اس کا گھر چاندنی کالوٹی میں ہے۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

عمران صاحب اس ابھیش سے ملنے کی بجائے کیوں نہ ہم براد راست اس کمپنی میں جا کر کھنے سے مل لیں۔ صدر نے کہا۔

جسچے جانا چاہتا ہوں۔ کیونکہ ہمارا اصل نارگیت سوران میں ہے سہماں نہیں۔ عمران نے کہا تو صدر نے اشیاء میں سر ملا دیا۔

آوچلیں۔ عمران نے کہا اور پھر وہ دونوں پارک کے میں گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ میں گیٹ کے قریب پہلک قون بو تھر کی ایک قطار موہود تھی۔ عمران صدر کو دیں۔ کے کا اشارہ کر کے ایک کونے میں موجود قون بو تھے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جیب سے کارڈنکال اور اسے قون میں کے مخصوص خانے میں ڈال کر اس نے رسمیور انٹھایا اور کارڈ کو پر میں کر دیا۔ جس پر قون میں پر سیور نکل کا چھوٹا سا بلب جعل انٹھا تو اس نے تیزی سے نمبر میں کرنے شروع کر دیے۔

ہوٹل ڈیشاں۔ رایلے قائم ہوتے ہی ایک اسوائی آواز سنائی دی۔

کھنڈ بول رہا ہوں سہماں میں ادوسٹ دیر ہے ابھیش اس سے بات کراؤں۔ عمران نے مقامی لنجے میں کہا۔

ابھیش۔ آپ ہمیغ دیر سے بات کر لیں۔ جس اس سے رابط گرا دیتے ہوں۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر جنہیں کوں کی تھا ہوشی کے بعد ایک مردات آواز سنائی دی۔

اسینہ وہ بول رہا ہوں جتاب۔ بولنے والے کا بھج مود بان تھا۔

کھنڈ بول رہا ہوں۔ میں ادوسٹ ابھیش سہماں دیر ہے اس سے

ہاں چلو یتھکی سے چلتے ہیں۔ ہمیں کراون مارکیٹ اتنا ہو گا
دہان سے یہ علاقہ تزدیک ہے۔ عمران نے کہا اور صدر نے
اشیات میں سرطاویا۔ تمہاری در بعده دونوں یتھکی میں بیٹھے کراون
مارکیٹ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ کراون مارکیٹ پہنچ کر
اہمیں نے یتھکی چھوڑ دی اور پھر وہ پوچھتے ہوئے چاندنی کالوں میں پہنچ
گئے۔ یہ خاصاً گنجان آباد علاقہ تھا۔ تمہاری در بعده انہیں تے مظلوم
مکان بھی تلاش کر دیا۔ لیکن وہاں بیٹھ کر دیکھ کر حیران رہ گئے کہ
مکان کوتا لائیا ہوا ہے۔

آپ کس کو دھوپ مذہب ہے ایں جتاب۔ اچانک ایک آدمی

نے قریب آگر گستاخی کی زبان میں کہا۔

ہوشیاری تو ایشان کا دستِ ایجنسی میں رہتا ہے۔ اس سے ملتا
ہے۔ عمران نے جواب دیا۔

ایجنسی تو اسپتال میں ہے جتاب۔ اس کا بھائی اور یوں دو نوں
ہاں گئے ہیں۔ اس آدمی نے جواب دیا۔

اسپتال میں کیوں۔ کیا ہوا ہے اے۔ عمران نے چونک
کہ پوچھا۔

مجھے ہس اتنا معلوم ہے کہ پولیس کا ایک آدمی ہمیں آیا اور اس
لے بتایا کہ ایجنسی ہے۔ ہوشی کے عالم میں ایک پارک میں پڑا ہوا
پولیس کو ملا ہے۔ یہ پولیس میں اسے جانتا تھا۔ اس نے ہمیں
اگر اس کے بھائی کو اطلاع دی اور اس کا بھائی اس کی یوں کوئے کر

۔ تم آخر اس بات پر اتنا اصرار کیوں کر رہے ہو۔ عمران نے
کہا۔ وہ دونوں گیٹ سے باہر کل کر پیدل ہی شلے کے اندازوں میں آگئے
بڑھے چلے جا رہے تھے۔

اس نے عمران صاحب کے ایجنسی ہوشیار میں کام کرتا ہے اور
دہان ہماری نگرانی ہو رہی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ایجنسی بھی ان کی
نکروں میں ہو اور اگر اہمیں معمولی سی بھتک پڑ گئی کہ ہم ایجنسی کے
ذریعے سویران جانے کی کوشش کر رہے ہیں تو وہ ایک لمحے میں اس
ایجنسی سے ساری یا تیس اگوائیں گے اور پھر ہمارے لئے سکر بن
جائے گا۔ صدر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

ہماری بات درست ہے یعنی ہم فوری طور پر تو دہان نہیں جا
سکتے۔ اس طرح بھی تو انہیں ہم پر شک پڑ سکتا ہے۔ کل تک ہم
ہماری سرگرمیاں چیک کر کے مطمئن ہو جائیں گے اور وہ اکٹھائیے
کام کرتے ہیں۔ عمران نے کہا۔

آپ ہر ادھ راست اس کھنڈ سے ملنے سے گزر کیوں کر رہے
ہیں۔ صدر نے حیرت پھرے لیجے میں کہا۔

”میں جس قدر ممکن ہو سکے کم را لیٹے۔ رکھنا چاہتا ہوں۔ ہو سکتا ہے
کہ اس کسی کی نگرانی ہو رہی ہو۔ کیونکہ یہ بات شاہی اور اس کے
آدمی بھی سوچ سکتے ہیں کہ ہم کسی سیاحدی کسی کے جیلی کا پہنچ رہے ہوں
پہنچ سکتے ہیں۔“ عمران نے کہا تو صدر نے اشیات میں سرطاویا۔
”پھر اب چاندنی کالوں جانا ہو گا۔“ صدر نے کہا۔

ہو گا تو پھر وہ ہمارے واپس ہو ٹل بچپنے ہی ہم پر فائز کھول دیں گے۔
شاکل ہمیں ایک لمحہ بھی دینے کے لئے چیز نہیں ہو گا۔ صدر
نے کہا۔

تم درست کہ رہے ہو۔ اب کھن کے بارے میں بھی انسیں
اطلاع مل گئی ہو گی اور کر شاکل کے کامدار کے بارے میں بھی۔ اس
لئے اب ہمیں اس سارے سیاست اپ سے ہٹ کر کام کرنا ہو گا۔
غمran نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

تو کیوں نہ تم مقامی میک اپ کر کے بس کے ذریعے خاموشی
سے ہماران روانہ ہو جائیں۔ وہ ہمارا ہو ٹل میں یہ انتقال کرتے رہ
جائیں گے۔ صدر نے کہا۔

ہماری تجھنہ درست ہے۔ ہماران نے کہا اور اس کے ساتھ
یہ ایک سٹگ سی گلی میں مڑ گیا۔ صدر اس کے بچپے تھا۔ یہ گلی آجے
جا کر بعد ہو گئی اور ہماران کوئے کے ڈرم موجود تھے۔ ہماران نے
جیب سے ماسک میک اپ پاکس نکالا۔ اس میں تمام ماسک مقامی
تھے۔ ہماران نے ایک ماسک نکالا اور اسے سر اور ہترے پر پھرا کر
دوں پا تھوں سے اپنے ہترے کو تھیپھانا شروع کر دیا۔ جبکہ بھی
کارروائی صدر نے بھی شروع کر دی اور تھوڑی ور بحدود دونوں
گھنٹے یعنی ٹکڑے کے بجائے مقامی پاشدوں کے روپ میں آجپے تھے۔

تم گلی کے آغاز میں رکو۔ میں ساتھیوں کو ٹرانسپریڈائز
دے دوں۔ ہماران نے کہا تو صدر سر بلاتا ہوا سڑک کی طرف

دیا گیا ہے۔ ابھی دس منٹ ہیلے وہ گئے ہیں۔ اس آدمی نے
وضاحت سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

کون سے اسپتال میں ہے وہ۔ ہماران نے پوچھا۔

جزل اسپتال میں جاتا۔ لیکن آپ تو غیر ملکی ہیں۔ آپ کا کسی
مدد ہے۔ آپ مجھے بتائیں میں ہو ٹل گر انڈ میں سپروانڈر ہوں۔
اس آدمی نے کہا۔

ہم نے اسے اپنے کاغذات دیتے تھے ایک کام کے لئے۔ وہی لیے
تھے۔ ہماران نے جواب دیا تو وہ آدمی سر بلاتا ہوا آگے بڑھ گیا اور
ہماران اور صدر دونوں واپس مڑ گئے۔ دونوں خاموش تھے۔ گلی سے
ٹکل کر وہ روپر آئے اور ہماران کا رخ کراون مارکیٹ کی طرف ہو گیا۔
ہماران کے ہمراہ پر گہری سوچ کے تاثرات نہیاں تھے۔

”معاملہ مٹھکوں لگتا ہے ہماران صاحب۔“ صدر نے کہا۔

پاں اپھیش سے معلومات حاصل کی گئی ہیں اور لازماً اس نے
سب کچھ ہتار دیا ہو گا۔ اس نے اسے صرف پہلے ٹکڑے کے پارک میں
ڈال دیا گیا ہے۔ درست وہ اسے ٹلاک کر دیتے۔ ہماران نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

”تو اپ کیا کرتا ہے۔“ صدر نے کہا۔

”فی الحال ہمیں ہو ٹل واپس جانا ہو گا پھر اس کے بعد کوئی لاٹھ
عمل سوچا جا سکتا ہے۔“ ہماران نے کہا۔

”اگر اسیں ہمارے پاکیشیاتی ہونے کے بارے میں یقین آگیا
جاؤ۔“

شاگل اپنے آفس میں سخاہی بے جھی کے نام میں ہملو بدلتا
تھا۔ کافرستان دارالحکومت اور سوران دونوں بھگتوں پر اس کے آدمی
چینگ میں صروف تھے۔ لیکن ابھی تک اسے کسی طرف سے بھی
کوئی اطلاع مل کی تھی۔ اس لئے وہ بے چین، ہورتا تھا۔ پاکیشیا سے
اسے اطلاع مل گئی تھی کہ عمران اپنے فیٹ سے غائب ہے اور اسے
صلووم تھا کہ وہ کسی سیک اپ میں پاکیشیا سے بھاں کسی بھی
فریج سے یا تو ڈنکھا ہو گایا یا پہنچنے والا ہو گا۔ لیکن بھاں کسی طرف سے
کس مشکوک آدمی یا اگر وہ پر کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں مل رہی
تھی۔ اسی لمحے سامنے پڑے ہوئے قون کی کھٹمنی نکل اٹھی تو اس نے
چپ کر رسمیور انٹھا یا۔

یہ اس نے تیز لمحے میں کہا۔

ملزی سیکرٹری نو پر یعنی نہت لائس پر ہیں جتاب۔ دوسری
طرف سے موڈیا شاہ لمحے میں کہا گیا۔

بڑھ گیا۔ جبکہ عمران جو ایک ڈرم کی اوٹ میں تھا۔ اس نے جیب سے
تیر و فایو ٹرانسیسٹر تھا اور اس پر جھیلیا کی فریکھنسی ایڈ جست کر کے
اسے کال دنا شروع کر دی۔

والٹر کا نگ۔ اور عمران نے والٹر کا ہی نام استعمال
کرتے ہوئے کہا۔ تاکہ اگر کال کچھ بھی ہو تو جیک ڈب ہو سکے۔

یہ مار گریٹ اسٹریٹ یو۔ اور تمہوزی در بعد ہو یا کی
آواز ستائی دی۔

فوری طور پر لس کے ذریعہ وہاں چکنچو۔ مقامی طیوں میں ہم بھی
دیکھ جا رہے ہیں۔ اور عمران نے تیز لمحے میں کہا۔

ٹھیک ہے۔ اور دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے
اور ایڈ آل کہ کر ٹرانسیسٹر اف کر کے اس پر کیپشن ٹھکل کی فریکھنسی
ایڈ جست کی اور پھر اسے بھی اسی کوڈ میں پیغام دے دیا۔ اس کے
ساتھ ہی اس نے ٹرانسیسٹر اف کر کے اسے جیب میں ڈالا اور پھر پیسی
لے کر وہ بس ٹریمنٹ کی طرف روانہ ہو گئے۔

بواب دیتے ہوئے کہا۔
 - آپ اپنا سرگزی ہمیں کو اور سوران میں قائم کریں۔ گونکہ
 دارالحکومت تو انسانوں کا جنگل ہے۔ ہمارا لاکھوں کی تعداد میں
 مٹائی اور غیر ملکی آتے جاتے رہتے ہیں اور ہمارا ان کی چینگ نامنکن
 ہے۔ البتہ سوران چھوٹا شہر ہے۔ وہاں آسانی سے چینگ ہو سکتی
 ہے۔ صدر نے کہا۔
 - میں سر۔ آپ کے حکم کی تعییل ہو گی سر۔ میں خود وہاں چلا جاتا
 ہوں ہمارا اسٹیٹ راج سنگھ کام کر رہا ہے۔ شاگل نے
 وہ اصدر کے احکامات کی تعییل کا عہدیہ دیتے ہوئے کہا۔
 - صحیک ہے۔ بہر حال مجھے اس بارے میں تاکاہی کی روپورث نہیں
 مل چکے۔ صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابط ختم ہو گیا۔
 ہمارا کچھ تپڑی ہمیں پہل رہا یہ تاشش راج سنگھ آفر کر کیا رہا
 ہے۔ شاگل نے بڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
 کریڈل پر باہم مارا اور پھر فون سمت کے نیچے موجود ایک بن پریس
 کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر
 لئے۔
 - میں سمجھی بول رہا ہوں۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک
 مزاد آواز سنائی دی۔
 - شاگل بول رہا ہوں۔ راج سنگھ سے بات کرو۔ شاگل نے
 بیجا کر کہا۔

- اور اچھا کر اذیات۔ شاگل نے چونک کر کہا۔
 - ہمیں ملڑی سیکریٹری ٹوپر یہ یہ تھے بول رہا ہوں۔ چند لوگوں
 بعد دوسری طرف سے یادوار لجے میں کہا گیا۔
 - شاگل بول رہا ہوں چیف آف سیکریٹریوس۔ شاگل نے
 بھی اسی لجے اور انداز میں بواب دیا۔
 - پر یہ یہ تھے صاحب سے بات کیجئے۔ دوسری طرف سے کہا
 گیا۔
 - ہمیں چند لوگوں بعد کافرستان کے صدر کی یادوار سی آواز
 سنائی دی۔
 - شاگل بول رہا ہوں جتاب۔ شاگل نے اس پار اہتمام
 مودبات لجے میں کہا۔
 - مجھے ابھی تھوڑی ویر بعد جپٹ سوران مش کے بارے میں پریام
 خر صاحب نے بڑی کیا ہے۔ آپ نے اس سلسلے میں کیا اقدامات
 کئے ہیں۔ یہ اہتمامی اہم محاذ ہے اور اس معاملے میں تاکاہی کا حصہ
 کافرستان کے لئے تاقابل تلقی نقسان ہو گا۔ صدر نے تیزی
 میں کہا۔
 - سرہم نے دارالحکومت اور سوران دونوں جگہوں پر جال پختہ دیا
 ہے اور ایک ایک آدمی کی چینگ کر رہے ہیں۔ ہمارے آدمی پوری
 طرح امرت ہیں۔ ابھی پاکیشی نجٹ ہمارا نہیں پہنچے۔ جسے ہی
 ہمارا پہنچے ہم ان پر قیامت بن کر نوٹ پڑیں گے۔ شاگل نے

یائے کے ساتھ ساتھ ابھیش کو انہوں کر کے سب ہیڈ کوارٹر لاتے اور
پھر سے معلوم ہونے والی ساری باتیں تفصیل سے بتاویں۔
اوہ، اوہ یہ تو سو فیصد عمران اور اس کا کوئی ساتھی ہے۔ پھر تم

کی کیا ہے جلدی بتاؤ۔ شاگل نے حل کے مل پھٹنے ہوئے کہا۔

سرمیں نے بتایا ہے کہ میں نے ان دونوں کی تصاویر سیملاتس
یعنی مشین میں قید کر دی ہیں اور وہاں سے اطلاع ملی ہے کہ یہ
دوں، دوں رائل پارک میں موجود ہیں۔ اب وہ واپس ہو گئے اور
کل جب یہ سب ہیلی کاپڑی پر سوار ہونے کے لئے اکٹھے ہوں گے تو ان کا
پتہ کرو رہا جائے گا۔ راج سنگھ نے کہا۔

ابھیش کا کیا کیا تم نے۔ شاگل نے ہوت پڑھاتے ہوئے

کہ
اے میں نے بے ہوش کر کر پارک میں بھینک دیا ہے۔ وہ
ہوش میں آکر خود پر گھر چلا جائے گا۔ اگر میں اسے ہٹا کر اس تا تو وہ
ہو گی۔ جتنا اور یہ لوگ یہونک پڑتے۔ اب وہ کل ہو گئی اپنی ذیوٹی پر
جائے گا اور اسیں پتہ بھی نہ ملے گا۔ راج سنگھ نے جواب دیے
ہوئے کہا۔

تم جیسا احتق دیتا ہیں بھٹے کبھی پیدا ہوا ہو گا اور نہ آستہ پیدا
کرنا لسم۔ ابھیش اگر انہیں نہ بھی بتائے تو بھی وہ لازماً اس
کے اپنے سے ہی ساری بات بکھر جائیں گے اور ابھیش سے سب کچھ
حکوم کر لینا ان کے لئے کوئی مشکل نہیں ہو گا اور پھر ہماری مشین

میں سر۔ میں سر۔ دوسری طرف سے قد رے ہو کھلانے
ہوئے لجے میں کہا گیا۔

میں سر میں راج سنگھ بول رہا ہوں۔ چند لمحوں بعد راج
سنگھ کی سو دو بات آواز سنائی دی۔

سکی کر رہے ہو تم بھاں آفس میں بیٹھے اٹھے دے رہے ہو۔
اب تک تم نے کیا کیا ہے۔ شاگل نے یکٹ اسٹانی غصیلے ہے
میں کہا۔

سرمیں نے پا کیشیا سکرٹ سروس کے دو آدمیوں کو ٹوٹیں کر دیا
ہے۔ میں نے ان کی تصاویر سیملاتس یعنی مشین میں قید کر دی

ہیں۔ اب وہ ہماری تنکروں سے اوچھل نہیں، وہ سکیں گے اور پھر سے
یہی ان کا پورا اگر وہ سامنے آیا ہم ایک مت کا توقف کے بغیر ان کے

خاتمہ کر دیں گے سر۔ راج سنگھ نے جسے فاقہزاد لجے میں کہا۔
کیا، کیا کہ رہے ہو تم۔ کن کو ٹوٹیں کیا ہے تم نے۔ کیا عمران

کو۔ شاگل نے الجھے ہوئے لجے میں کہا۔

سر دو آدمی ہیں اور دونوں گھٹ لیٹے سے آئے ہیں۔ وہ اس

گھٹ لیٹے کے سیاح ہیں۔ ایک کا نام والٹر ہے اور دوسرا کا ہم
جیسے نکو ہے۔ راج سنگھ نے جواب دیا۔

تو پھر کیسے شک پڑا ان پر اور کیسے جسیں یقین آگیا کہ وہ پا کیشیا
سکرٹ سروس کے افراد ہیں۔ شاگل نے حیرت پھرے لجے میں کہا
راج سنگھ نے دسڑا بھیش کے بارے میں ملے والی پورٹ کی تفصیل

رسیور کہ دیا۔ تھوڑی در بعد فون کی گھنٹی کی آواز سنائی دی تو اس نے
باقھ بڑھا کر رسیور انھیا۔

ایں۔ شاگل نے اپنے نخوس لجئے میں کہا۔
”رمیش لاں پر ہے جتاب۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔
کراو بات۔ شاگل نے سخت لجئے میں کہا۔
”بلے سریں رمیش بول رہا ہوں سر۔“ پحمد لہوں بعد رمیش کی
موہدانہ آواز سنائی دی۔

تم نے سوران میں کیا سیت اپ بنایا ہوا ہے۔ شاگل نے
لچھے میں کہا۔

سریم نے ہماس سب ہمیڈ کوارٹر بنایا ہوا ہے اور ہمے سیکشن
کے سین افرادون رات پورے سوران میں جیکنگ کرتے رہتے ہیں۔
ہم ٹرینیشن پر بھی چار چار آدمی یا دی کی ڈیوٹی دیتے ہیں اور مشکوک
افراد کی اطلاع دیتے ہیں اور پھر ان مشکوک افراد کی اچھی طرح چیکنگ
کی جاتی ہے۔ رمیش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

سوران میں دانٹے کے کچتے راستے ہیں۔ شاگل نے پوچھا۔
”جب ایک تو ہیں روٹ ہے۔ جہاں سے بسیں وار انگوست سے
بیاں پہنچتی ہیں اور کاریں دغیرہ بھی اسی راستے سے آتی ہیں۔ باقی جتاب
سوران کے گرد انتہائی دشوار گزار پہاڑی علاقہ ہے۔ اس پہاڑی
ملٹے میں تھی جیپ سے ستر کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی کسی اور ذریعے
سے۔“ اسے پیدل کر اس کیا جا سکتا ہے۔ لیکن پہاڑیوں کے بیچے

پکار لے گی۔ انہوں نے ایک لمحے میں سیک اپ جدیل کر لیتے ہیں۔
تاشن جاؤ اور اچانک حمد کر کے ان کا تھاتہ کر دو۔ جاؤ قوراؤ اور جس
ان کے ساتھی سامنے آئیں گے پھر ان سے بھی سخت یا بجاے گا۔ جو شتر
ہوتا ہے اسے تو کرو۔ ابھی وہ مسلمان ہیں اس لئے مارے بھی جائیں
گے۔ جاؤ ان کا قورا خا تھد کر کے مجھے پورٹ دو۔ شاگل نے حق
کے بل پچھتے ہوئے کہا۔

”ایں سر۔ میں ابھی جاتا ہوں سر۔“ دوسری طرف سے رام
شکھتے بوکھلانے ہوئے لچھے میں کہا۔

”قوراؤ ان کا تھاتہ کر دو اور مجھے پورٹ دو قوراؤ۔“ شاگل نے تیر
لچھے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کر ٹیکل پر بچ دیا۔
تاشن اب وہ شیطان اس کے ہاتھ کہاں آتے ہیں۔ شاگل نے
بڑاتے ہوئے کہا اور پحمد لہوں تک ہو ست پچھتے خاموش ہیٹھنے کے
بعد اس نے دوبارہ فون کار رسیور انھیا اور کیے بعد دیگرے دو نہیں رک
کر دیے۔

”ایں سر۔“ دوسری طرف سے موہدانہ لچھے میں کہا گیا۔
”سوران میں کون کام کر رہا ہے۔“ شاگل نے تیر لچھے میں
پوچھا۔

”رمیش جتاب اپنے سیکشن کے ساتھ ہیاں ہو رہا ہے۔“ دوسری
طرف سے موہدانہ لچھے میں کہا گیا۔
”اس سے سیری بات کرو۔“ شاگل نے تیر لچھے میں کہا۔“

لئے رکھ کر اس نے اس پر راج سنگھ کی فریکھ توںی ایجھت کی اور پھر اس کا بن آن کر کے بار بار کال دشا شروع کر دی۔ اس نے ترا نسیر پر کال اس لئے کی تھی کیونکہ راج سنگھ تے کہا تھا کہ وہ ہوٹل ذیشان جا رہا ہے۔

- راج سنگھ ایڈنگ یو سر۔ اور تھوڑی در بعد راج سنگھ

کی آواز ستائی دی۔

- کیا پورٹ ہے ان گریٹ یونٹ کے باشندوں کے بارے میں۔

اور شاگل نے تیر لجھے میں پوچھا۔

- وہ ابھی واپس ہوئی تھیں آئے جاتا۔ میں نے بھاں تکمیل انتظامات کر رکھے ہیں۔ جیسے ہی وہ ہوئی میں داخل ہوئے اُنہیں چاروں طرف سے گولیوں سے بھون دیا جائے گا۔ اور راج سنگھ نے موڑ باندھے میں ہواب دیا۔

میں سوران بخاریا ہوں خصوصی سیکشن کے ساتھ۔ تم نے بھاں کام کرتا ہے اور میں پھاہتا ہوں کہ ان کا خاتر ہمیں ہو جائے اور ایڈنگ کی۔ شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ترا نسیر آف کر کے ایک طرف رکھا اور پھر قوں کا رسیور انٹھا کر اس نے سیکرٹری کو ایلی کاپڑ کے تیار کرنے اور خصوصی سیکشن کو سوران پہنچنے کی دایات دینی شروع کر دی۔

و سیع میدان ہیں۔ جن میں اوپنجی حماڑیاں ہیں اور سہاں بیکھر جگہ ایسیں طفیل ہیں جن پر ٹھنڈی حماڑیاں پھیلی ہوئے کی وجہ سے وہ نظر نہیں آتیں۔ اس لئے سوائے سڑک کے اور کوئی راست نہیں ہے۔ ریش نے ہواب دیتے ہوئے کہا۔

- وارا حکومت سے سیاحت کمپنی کے ایسی کاپڑ دہاں پہنچتے رہتے ہیں یا نہیں۔ شاگل نے پوچھا۔

- اب تک تو ایک بھی ایسی پرواز بھاں نہیں ہبھنگی جات۔ وہی بھی یہ چھوٹا سا اور محدود علاقہ ہے بھاں سیاحوں کے لئے کوئی قابل توجہ مقام یا کوئی تاریخی سپاٹ موجود نہیں ہے جات۔ اس لئے اکادمی سیاحوں کے علاوہ بھاں سیاح آتے ہی نہیں جات۔ ریش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

- میں خود اپنے خصوصی سیکشن کے ساتھ دہاں پہنچ دیا ہوں۔ تم ہمارے لئے خصوصی ہیئت کو اکارڈ کا قوتوںی انتظام کراؤ۔ میں ایلی کاپڑ نہیں کا جیکہ خصوصی سیکشن جیپوں پر دہاں پہنچنے کا۔ شاگل نے کہا۔ میں سرآپ آجائیں۔ آپ کے لئے میں نے جعلی ہی خصوصی انتظام کر رکھا ہے۔ دہاں ہر قسم کی سوچیں میباہیں جاتا۔ سوران کی شاندار بلانگ آپ کے لئے بزرگ ہے جاتا۔ ریش نے خوشادا نہ لجئے میں کہا۔

- اوکے تم نے بہر حال ہائی ایئر رہنا ہے۔ شاگل نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے میں پر موجود ترا نسیر انٹھایا اور اسے لپتے

پور پر چیلٹک کی گئی سجدہ سوران جانے والوں سے باقاعدہ پوچھ کچھ
بھی کی جا رہی تھی اور ان کے مقامی شاعری کارڈ بھی چیلٹک کے جا رہے
تھے اور بس میں بھی دو آدمی نظر وہی نظر وہ میں ہر آدمی کی نگرانی
کرتے نظر آ رہے تھے۔ لیکن عمران اور صدر لا تعلق سے یہ نہ ہوئے
تھے۔ عمران سیٹ سے سرٹکائے آنکھیں بند کئے یہ تھا ہوا تھا۔ جبکہ
صدر نے بس ٹریٹل سے فریدا ہوا ایک مقامی رسالہ کھوں لیا تھا۔
گویے سارا اعلاء ان کے نے یہا تھا لیکن انہیں معلوم تھا کہ اگر انہوں
نے اسے اپنی انداز میں دیکھتا شروع کر دیا تو وہ فوراً مشکوک قرار
دے دیے جائیں گے۔ اس نے وہ اس انداز میں یہ نہ ہوئے تھے جیسے
بھاں آٹھا جانا ان کے نے مسحول کی بات ہو۔ تاگ پور میں بس ٹریٹل
پر ترکوں ایمیٹان سے پیدل ہی آگئے بڑھتے چلے گئے۔
عمران صاحب ساتھیوں نے بھی ہمچنانے
آہست سے کہا۔

لیکن بھاں بس ٹریٹل پر رکنا مشکوک ہو سکتا ہے۔ وہ سامنے
ایک بولل نظر آ رہا ہے وہاں پل کر کچھ کھا لی ہیں۔ بھاں سے بس
ٹریٹل کا وہ حصہ بھی سامنے رہے گا۔ بھاں وار انکومت سے آنے والی
بس، کیتی ہیں۔ عمران نے کہا تو صدر نے اشیات میں سر بلاؤ یا۔
عمران صاحب ان مقامی طیوں میں ہمارے نام کیا ہوں گے۔

اپنائیک صدر نے پوچھا۔
سچا نام کرامت ہے اور تمہارا نام آفت۔ عمران نے بڑے

تاگ پور چھوٹا سا قصبہ بنا شہر تھا۔ بھاں ایک خاص قسم کے
درختوں کی بہتات تھی۔ ان درختوں سے ایسا تی قسمی گوند حاصل
ہوتی تھی اور یہ گوند ادویات بنتے کے کام آتی تھی۔ اس نے بھاں ہر
طرف درختوں سے گوند اتارتے کا سلسلہ چاری رسات تھا اور شہر میں
اس گوند کو قروخت کرنے کا ایک پورا بازار موجود تھا۔ چونکہ اس
گوند کو سائب پے ہو پسند کرتے تھے۔ اس نے اس حالتے میں
ایسا تی زہریلے سانپوں کی بھی کثرت تھی اور شاید اسی نے اس کا نام
تاگ پور رکھا گیا تھا۔ یہ سوران سے تقریباً ہمیں ہو میزہ پڑتے آتا تھا۔
عمران اور صدر مقامی میک اپ میں تھے اور بس کے اندیختے تاگ پور
جاتا چلہتے تھے۔ انہیں بس ٹریٹل پر پہنچ کر ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ
بھاں ایسا تی سخت ترین چیلٹک کی جا رہی ہے۔ لیکن چونکہ ان کے
پاس سوران کی بجائے تاگ پور کے نہ کہتے اس نے ان کی سرسری

اپ نے میری بات کا جواب نہیں دیا۔ صدر نے بتتے ہوئے کہا۔

یہاں پہنچ دوڑ دوڑ سے گوند فریدے والے یو پاری آتے جاتے ہیں اور گوند کافی ہے گا ہوتا ہے۔ اس نے قابو ہے بڑے بڑے اواروں اور فارمیسیوں کے آدمی آتے ہوں گے۔ اس نے یہ ہوٹل چل رہا ہے۔ عمران نے جواب دیا تو صدر نے اشیاء میں سرہلا دیا۔ کرامت صاحب سویران میں وائٹلے کے لئے آپ نے عام و نیں بیٹ کر کیا پلان سوچا ہے۔ چند لمحوں بعد کی خاموشی کے بعد صدر نے کہا۔

یاں، ہم پہاڑی راستے سے سویران میں داخل ہوں گے۔ عمران نے کہا۔

یہیں وہ رستے تو آپ نے خود بتایا تھا کہ اسٹانی دشوار گزار ہیں اور پھر ہمارا شارگ انڈسٹری میں ہے اور اسیں اس کے لئے خصوصی اسٹک بھی پہلے اور کاریں یا جیسیں بھی۔ صدر نے کہا۔ اسی لمحے ویزے اگر چاہے کے برتن رکھنے شروع کر دیے۔ تو وہ ہو توں خاموش ہو گئے۔ ویزے کے جانے کے بعد صدر نے چاہے سیار کی اور ایک بڑالی عمران کے سامنے رکھ کر دوسرا اس نے اپنے سامنے رکھ لی۔

مسٹر سلامت کیا بات ہے اس مشن میں چہار اؤں بڑے کام کی ہائی سورج رہا ہے۔ عمران نے چاہے کی چیل کیتے ہوئے کہا تو

محصول سے بچے میں کہا تو صدر بے اختیار ہنس پڑا۔

میرا نام سلامت کیونکہ آپ کی ہر کتوں سے سلامت رہتا ہی تھیت ہے۔ صدر نے بتتے ہوئے جواب دیا۔

تھیت رکھ لو یہ بھی اچھا نام ہے۔ عمران نے کہا۔ یہ سک جو یا کار کو دیکھنے گا۔ صدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

تم نے صالح کا نام ہیں یا۔ کیوں۔ عمران نے کہا۔ کیونکہ وہ الجھی تھیت کی شیخ پر ہیں بھی۔ صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران صدر کے اس خوبصورت جواب پر بیٹھ گئے تھاں سے وہ شیئے میں سے بس ٹریننگ کو دیکھ سکتے تھے۔ ہوٹل خاصاً اور خوبصورت تھا۔ تھوڑی در بحدود میں باہم پہنچ گیا۔

ہمارے ساتھی آرہے ہیں پھر ہم کھانا کھائیں گے قبیل الال ہمارے لے چائے لے آؤ۔ عمران نے کہا تو وہ سر طاتا ہوا اپنے مزگیا۔

کرامت صاحب اس پھونٹ سے علاقے میں اتنے سال تھے اور ہر ہوٹل پر مجھے تیرت ہو رہی ہے۔ صدر نے کہا۔

اڑے ہاں واقعی تیرت بھی اچھا نام ہے اور دیے بھی تم سراسر مقام تھیت میں ہو۔ عمران نے کہا تو صدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

بٹ کے بعد کیپشن مکمل اور سورہ بھی پخت گئے تو عمران نے کھانے کا آزاد دے دیا۔

یہ دیرہ بہاں کا مقامی آدمی لگتا ہے اور اونچی عمر ہے۔ اس سے جا کر بات چیت کرو۔ شاید کوئی آسان راست نکل آئے۔ عمران نے دیر کے آزاد لے کر جاتے ہی صدر سے کہا تو صدر سر بلاتا ہوا انہا اور اس دیر کے یچھے اس طرف بڑھ گیا۔ بہاں وہ دیر آزاد لے کر جا رہا تھا۔ بہاں سے آگے کیے جائیں گے۔ جو یا نے پہ چھا۔

سچی بات محلوم کرنے سلامت گیا ہے۔ عمران نے کہا اور پھر تھوڑی در بعد صدر واپس آگیا۔

میں نے دیر کی جیب میں بہنی مایست کا نوت ڈال دیا ہے۔ کھانے کے بعد عتمی طرف جا کر بات ہو گی۔ صدر نے کہی پہ یہ مخفی ہے وہ آہست سے کہا۔ تو عمران نے اشبات میں سر بلادیا۔ کھانا کھانے کے بعد عمران نے بات کافی ملکوں اور صدر کافی پی کر انہا اور ہمہ تیر قدم انہما تا ہوا سیر دلی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جذکر عمران اور باتی ساتھی خاموشی سے بیٹھے ہوئے تھے۔

اہم اس طرح خود وہ ہو کر آگے بڑھ رہے ہیں جیسے زندگی میں ہمیں باہم پر لٹکے ہوں۔ اچانک سورتے کہا۔

یہ بات نہیں ہے دراصل اس بار شادگت بے حد گلوڑ ہے اور جو ناسا شہر ہے اور کافر سان سیکت سروس نے وہاں مکمل الٹ کر اکھا ہے۔ اس نے ہم لوگ لٹکا ہوں میں آ جائیں گے۔ کیپشن

صادر بے اختیار، مس پڑا۔

یہ آپ کی صحبت کا اثر ہے۔ صدر نے ہستے ہوئے جواب دیا۔ اور میرا دین ماذف ہوتا جا رہا ہے یہ جہاری صحبت کا اثر ہو گا۔ عمران نے ترکی پر ترکی جواب دیا تو صدر کافی درست نہ سارہا۔

سوہران چھونا سا علاقہ ہے اور لا محال وہاں اہمیتی سخت پر جنگ کے استعمالات کے گئے ہوں گے۔ یہ سکتا ہے کہ وہاں نگرانی کے لئے مشینی استعمال کی جا رہی ہو اور وہاں داخلے کا راست سرف سڑک ہے۔ عمران نے جواب دیا۔

سلامت صاحب بہاں کے لوگ وہاں آتے جاتے ہیں جسے بہاں قبائلی طرز زندگی ہے۔ اگر ہم کسی قبیلے کے سردار کو استعمال کر سکیں تو ان کے آدمیوں کے روپ میں ہم آسمانی سے سوہران میں۔ صرف داخل ہو سکتے ہیں بلکہ وہاں کے لئے کوئی بپ بھی مل سکتی ہے۔ صدر نے کہا۔

سامنی بجائیں۔ پھر بہاں کی سی کریں گے۔ اسیوں ہے کوئی نہ کوئی حل نکل ہی آئے گا۔ عمران نے کہا اور صدر نے اشبات میں سر بلادیا اور پھر تھوڑی در بعد ایک اس دارالحکومت سے آکر ٹریبل پر رکی تو اس میں سے جو یا اور صالح شیخ اتریں۔ وہ توں متحابی سیک اپ میں تھیں۔ عمران کے اشارے پر صدر امہ کر پاہر چلا گیا اور تھوڑی در بعد جو یا اور صالح کو لے کر واپس آگیا اور پھر تقریباً پندرہ

راؤ کلب میں داخل ہوا ہے تو سہاں کا ماحول اتنا گھٹیا سا
خوا۔

راؤ کے ملابے ہم دار الحکومت سے آئے ہیں اور ہمارا تعزق رینے
پڑیتے ہے۔ عمران نے آگے بڑھ کر کاؤنٹری میں سے کہا تو
اس نے فون کار سیور انجمن کر پرنس کے اور پھر جو بات عمران نے
کی تھی وہ اس نے فون پر دہرا دی۔ پھر دوسری طرف سے بات سن کر
اس نے ر سیور رکھ دیا۔

اسیں باقاعدہ پر راہداری ہے۔ اس کے آخر میں بس کا آفس
کاؤنٹری میں تے کہا تو عمران اس راہداری کی طرف مزدیگیا۔
توہی ویر بعد وہ ایک گینڈے مٹاوی کے سامنے سوچو تو تھا۔

ہمارے دشمن سوران میں ہماری تاک میں ہیں۔ جنکہ ہم
سوران اس طرح پہنچا چلتے ہیں کہ ان کی تکروں میں نہ آسکیں۔ اگر
تم میں اس انداز میں پہنچا سکتے ہو تو مت مانگی رقم دی جائے
گی۔ عمران نے سمجھ دیجے میں کہا۔

کب جانا ہے آپ نے۔ راؤ نے آگے کی طرف بھجتے ہوئے کہا۔
اگر بھی انتقام ہو جائے تو ہمتر ہے۔ عمران نے کہا۔

اس وقت نہیں رات کو ایسا ہو سکتا ہے۔ یہ میری گارنی کہ آپ
سوران میں داخل بھی ہو جائیں گے اور کسی کو علم بھی ہو سکے گا۔
یعنی اس کے لئے آپ کو دس لاکھ روپے مجھے دینے ہوں گے۔ راؤ
نے کہا۔

ٹھیک نے جواب دیا تو سورہ سر جھکا کر خاموش ہو گیا۔ تقریباً اوس
گھنٹے بعد صدر واپس آگیا۔

کیا ہوا۔ عمران نے پوچھا۔

وہ زندگی سے کہا جائے کہ سہاں ایک ہفت برآبند معاشر ہے راؤ کے اس
کا علیحدہ کلب ہے۔ جسے راؤ کلب کہا جاتا ہے۔ راؤ کو مشیات کا سفر
ہے اور دولت کی بیماری ہے۔ اگر ہم اسے بھاری دولت دے دیں تو وہ
ہمیں سہاں سے سوران چانے کا ایسا راست بتا سکتا ہے کہ ہم کسی کی
نظرؤں میں آئے بغیر سوران میں داخل ہو سکتے ہیں۔ صدر نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

یہ کیا ایسا کوئی راست ہو سکتا ہے۔ سوران کے گرد تو اتنا فی
دو شوار گزار سہاں یاں ہیں۔ عمران نے کہا۔

اگر راؤ کو مشیات کا سفر ہے تو پھر ازاں سے ایسے ٹھیک راستوں کا
علم ہو گا۔ مشیات کے سفر کے راستے تکمیل کر لیتے ہیں اور صرف
تکمیل کر لیتے ہیں بلکہ انہیں استعمال بھی کرتے رہتے ہیں۔ درود ان ۳۰
دھنده چلی ہیں سکتا۔ کچھن ٹھیک نے کہا۔

کہاں ہے یہ راؤ کلب۔ عمران نے پوچھا تو صدر نے
تفصیل بتا دی۔

چلو پھر اس سے بات کر لیں۔ شاید کوئی ایسا راست ملی
جائے۔ عمران نے کہا تو سب اٹھ کر ہوئے۔ صدر نے بل ادا
کیا اور پھر وہ اس ہو عمل سے نکل کر آگے بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ

شامل سوہن ان بھی کر اپنے نے مخصوص عمارت میں قائم کر دو
ان تاکرے میں جنمہا ہوا تھا۔ صیر قون اور مژا تسری دو فنوں موجود
تھے۔ اس کا خصوصی سیکشن بھی جیسوں پرہیاں بھی چلا تھا۔ اس
سیکشن کا انچارج تھا کہ تھا۔ تھا کرنے ایکری بیساے سکھری کی خصوصی
رتیں لیں ہوئی اور اس نے اسے بہاں کی اہم یسارٹری میں چیف
سچرلی افسیر تیڈیات کیا گیا تھا۔ اس سائنسی یسارٹری پر ایک یار
پل رانی مختشوں نے حمد کیا تو تھا کرنے ان کا اس انداز میں مقابلہ
کیا کہ صرف شوگرانی مہنگتہ بلاک ہو گئے بلکہ کافرستان کی احتیاطی
لہلی یسارٹری بھی جنہا ہونے سے بچ گئی تھی۔ اس پر کافرستان کے
می خام نے تھا کر کو یا قائد و تحریکی سد جاری کی تھی۔ اس کی اسی
نیت سے ستارہ ہو کر شامل نے اسے صدر مملکت کو کہ کر سکرت
ال میں شامل کر دیا تھا اور اسے خصوصی سیکشن کا انچارج بتا دیا

بھیتے تم اس راستے کی تفصیل بتاؤ۔ تاکہ ہماری تسلی ہو سکے۔ رقم
اہمی تھیں دے سکتے ہیں۔ عمران نے کہا تو راؤ نے اسے
پہاڑیوں میں موجود کریک اور سٹنگ کے بارے میں تفصیل بتا دی
تو عمران کے پھرے پر اٹیٹن ان کے تاثرات اپر آتے۔ کیونکہ یہ واقعی
ہستین راست تھا۔ عمران نے جیب سے چیک بک نکالی۔ ایک چیک
پر رقم نکھل کر دستخط کے اور اسے چیک بک سے علیحدہ کر کے اس نے
رااؤ کی طرف بڑھا دیا۔

یہ گارمنڈ چیک ہے۔ عمران نے کہا۔

ٹھیک ہے میں سمجھتا ہوں۔ آپ اب میرے ہمراں ہیں سہماں
کے قریب ایک احاطہ ہے۔ میں آپ کو ہباں ہمچنان تھا، ہاں۔ ہباں میں
آدمی رانچو، آپ کی خدمت کرے گا اور رات کو میں آپ کے ساتھ جا
کر آپ کو ہباں چھوڑا دوں گا۔ یہ ایجاد قلت ہوتا ہے جب سب سے
ہوتے ہوتے ہیں۔ راؤ نے چیک کو تھہ کر کے جیب میں والٹے
ہوئے کہا اور عمران نے اشیات میں سر طلا دیا۔ راؤ نے صنی۔ جا کر
ایک آدمی کو بلایا اور اسے بدایات دینی شروع کر دیں۔ تھوڑا دیر بعد
مران اپنے ساتھیوں سیست اس آدمی کی رہنمائی میں ایک بارے
احاطے میں یہ ہوتی ہمارت میں ہمچنان۔ ہباں راؤ کو کا آدمی موجود تھا۔
عمران نے اسے چاٹے چاٹے کرنے کا کہا اور وہ سب سٹنگ روڈ میں بچھے
کر اس راستے کے بارے میں بات ہجت میں صروف ہو گئے۔

جسے شاگل نے سہماں پہنچے سے ہی بھیجا ہوا تھا۔ ریش نے
بے موادیات انداز میں شاگل کو سلام کیا۔
لماکر کہاں ہے۔ شاگل نے بخت لمحے میں پوچھا۔

وہ اپنے سیکشن سمیت شہر کے راؤنڈ پر گئے ہوئے ہیں۔ تاکہ
دشمنوں کے خاتمے کی پلانگ کر سکیں۔ ریش نے
جواب دیا۔

ہوتہ ہے سٹھو تم کیوں آتے ہو۔ شاگل نے کہا تو ریش
بے موادیات انداز میں سیز کی دوسری طرف موجود کر کی پر بیٹھ گیا۔
چیف ناگ پور میں ایک اعلیٰ گروپ چیف کیا گیا ہے۔ اس
گروپ میں دو محور تھیں اور چار مرہ شامل ہیں۔ ریش نے کہا تو
شاگل نے اختیار اچھل پڑا۔

کیا کیا مطلب ناگ پور کہاں ہے اور جس کے اطلاع ملی
ہے۔ شاگل نے تیز لمحے میں کہا۔

حباب سہماں سے تیس لکھ میز رہنے والے ایک چھوٹا سا قصہ ہے۔
ہمارا اور ہمتوں سے احتیاطی قسمی گوند اتار کر فرد بخت کی جاتی ہے۔ یہ
اُنداہیات کی تیاری میں استعمال ہوتی ہے۔ اور احتیاطی قسمی کنجی
بھل لے۔ سب سے بڑے اداروں کے مذاہدوں نے یہ گوند فرید نے کے لئے
اگ پور آتے جاتے رہتے ہیں۔ ریش نے تفصیل بتاتے ہوئے
کہا۔

پرا اعلیٰ گروپ کا کیا مطلب ہوا۔ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ بھی

تحا۔ جب سے یہ خصوصی سیکشن وجود میں آیا تھا۔ ہمیں یار پا کیشیا
سیکرت سروس کا فرمان میں سوران لیبارٹری کو تباہ کرنے کے مش
پر آرہی تھی۔ گو شاگل نے دارالحکومت میں اس خصوصی سیکشن کو
غمran اور اس کے ساتھیوں کے خلاف آگے نہیں بڑھایا تھا۔ کیونکہ
اسے معلوم تھا کہ دارالحکومت میں معاملات اس انداز میں آگے نہیں
بڑھیں گے جس انداز میں سوران میں آگے بڑھیں گے۔ کیونکہ وہاں
غمran اور پا کیشیا سیکرت سروس نے مش مکمل کرنا تھا اور وہ اچھی
طریقہ جاتا تھا کہ گمran اور پا کیشیا سیکرت سروس اپنے مشن کی تکمیل
کے لئے اپنی جانوں کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ اس لئے اس نے
سوران میں خصوصی سیکشن کو سامنے لانے کا فیصلہ کیا تھا اور جب
رانگ سنگھ سے اسے معلوم ہوا کہ پا کیشیا سیکرت سروس کے دو دو آدمی
جو گستاختہ کے باشندوں کے سینک اپ میں تھے ہوئی واپس تھیں
آئے تو وہ بھیج گیا کہ انہیں لٹک پڑ گیا ہو گا۔ اس لئے اب وہ واپس
نہیں آئیں گے۔ بلکہ اب وہ جلد ازاں مشن مکمل کرنے کے لئے
سوران کا رخص کریں گے۔ اس لئے اس نے سوران میں پا کیشیا
سیکرت سروس سے فیصلہ کر دیا تھا کہ اسے خصوصی سیکشن اور
ہمارا پہنچنے کی پرداخت بھی کر دی اور خود بھی وہ اپنے خصوصی ہیئت کا پہنچ
پر سہماں پہنچ گیا تھا۔ اب اسے لماکر کی آمد کا انتظار تھا۔ وہ اسے گمran
اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں خصوصی ہدایت فراہم کیا تھا۔
اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داٹھا۔ ہوا۔ یہ ریش

ہوں اُنہیں چھک کیا جاسکے۔ شاگل نے کہا۔
لیں سر۔ ریش نے کہا اور انہیں کروالیں مزگیا۔
سوہران حماری مقتل کا وٹا ہے، ہوگا میران۔ اس بار قضا تھیں
تمیر کرہاں لاری ہے۔ شاگل نے بڑاتے ہوئے کہا۔ تموزی
ر بعد دو روازہ ایک بار پھر کھلا۔ اس بار ایک بے قفاود ورزشی جسم کا
آدمی اندر داخل ہوا۔ یہ تھا کہ تھا۔ کافرستانی سکت سروس کے
خصوصی سیکشن کا انتظام۔ اس نے اندر داخل ہو کر بڑے موڈپاٹ
ہوا اس شاگل کو سلام کیا۔
یہ تو۔ شاگل نے سلام کا جواب سرطاکر دیتے ہوئے کہا اور
تماکر موڈپاٹ انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا۔
پاکیشا سکت سروس کا گروپ ناگ پور بیٹھ چکا ہے اور یہ
گروپ دو ہوڑتوں اور چار مردوں پر مشتمل ہے۔ شاگل نے کہا
تماکر بے اختیار پڑنے کا پڑا۔
ناگ پور میں۔ ۱۰ تو سہاں سے بیٹھے آتا ہے اور جھونٹا سائیم
بے۔ تھا کر نے کہا۔
ہاں۔ شاگل نے کہا اور پھر اس نے ریش کی بتائی ہوئی
تھیں دو ہراوی۔
راگو انہیں کس راستے سے ہماں بہنچائے گا ہماں آئے کا تو
مر ایک ہی راستہ ہے اور وہ سڑک ہے۔ تھا کر نے کہا۔
بعد صعاش اور سھنگر لوگ غقیہ راستے بھی جلتے ہیں۔ اس نے ہو

گوند خریدنے اپنے کسی اوارے کی طرف سے آئے ہوں۔ شاگل نے
کہا۔

وہاں میں نے احتیاطاً اپنا ایک آدمی بھیجا ہوا تھا۔ اس نے اطلاع
دی ہے کہ یہ گروپ کاروں کی بجائے یوں سے آیا ہے۔ ہمیں دو مرد
آئے اور وہ ٹرینٹل کے سامنے ایک ہوٹل میں بیٹھے رہے۔ پھر دو
عورتیں آئیں اُنہیں ہمیں سے موجود دو مردوں میں سے ایک سردار جاگر
اس ہوٹل میں لے آیا۔ پھر دو مرد آئے اُنہیں بھی خصوصی طور پر جاگر
ہوٹل میں لا یا گیا اور پھر اس گروپ نے اکٹھے کھانا کھایا۔ اس کے بعد
وہ سب اکٹھے ہی ہوٹل سے نکل کر شہر کی طرف ہنستے چلے گئے۔
میرے آدمی نے اُنہیں مشکوک کھکھ کر ان کی نگرانی کی۔ یہ لوگ
ناگ پور کے ایک معروف بد صعاش را گوئے ملے گئے ہیں اور میرے
آدمی کے بھول ابھی تک وہیں ہیں۔ ریش نے جواب دیا۔
ہو تو۔ تھاڑے آدمی کا شک درست ہے۔ اواروں کے لوگ
اور کاروباری افراد یہ صعاشوں سے نہیں ملا کرتے اور ۲۰۰۰ اس طور
یوں میں دھکے کھاتے ہوئے آتے ہیں۔ یہ واقعی پاکیشا فیکٹری گروپ
ہے اور اب میں بھی گیا ہوں کہ یہ لوگ ناگ پور سے ۳۰۰۰ ان کے
داخل ہونے کے لئے راستہ طلاش کر رہے ہیں۔ شاگل نے تیز لمحے میں
کہا۔

یہ سر۔ میرا بھی یہی خیال ہے جتاب۔ ٹرینٹل نے کہا۔
ان کی کھمل نگرانی کراؤ تاکہ وہ جس راستے سے بھی ہماں داخل

خوبی ہے اور پھر ان لوگوں نے اس راستے کو مصنوعی طور پر جیسا کیا
جو ہے اور وہ اس راستے سے اعطا شدہ لوگوں اور تشنیات وغیرہ لاتے
لے جاتے ہیں۔ اس راستے کا باہر سے پتے بھی نہیں چلتا اور اس کا
اممی سراسر برلن کے شمال میں واقع چھوٹے سے جنگل میں جانکھا ہے
جذبہ دہ لوگ خاص و مشین سے سوران پہنچ جاتے ہیں۔ ریش نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

نقش لے آئے ہو سوران کا۔ شاگل نے پوچھا۔

یہ سر۔ ریش نے کہا اور جیپ سے تبر شود نقش شاگل کر
اس نے میز پھیلا دیا۔

مگر اسے کہتے ہیں کارگروگی۔ شاگل نے ریش کی تعریف
کرتے ہوئے کہا تو، میش کا تبرہ پے اختیار کھل اٹھا۔
یہ ہے جتاب دہ چھوٹا سا جنگل۔ ریش نے ایک یہکہ اٹکی
کھجھ ہوئے کہا جہاں سرخ رنگ کا واسو نگایا گیا تھا۔

ہو تیر۔ شاگل نے تھنک کر فور سے نقشے کو دیکھتے ہوئے
کہا۔

اوہ بیان سے تو انہ سریں ایریا بالکل قرب ہے۔ یہ لوگ جنگل
سے نکل کر عقیقی طرف سے انہ سریں ایریے میں داخل ہو جائیں
لے۔ شاگل نے کہا۔

یہی سر۔ ریش نے جواب دیا۔
ہو نہیں، تھاکر تم اس جنگل میں پڑاؤ ڈال لو۔ میسے ہی یہ خفیہ

ستا ہے کہ کوئی ایسا راستہ ہو جس کا عالم ہام لوگوں کو نہ ہو۔ شاگل
نے جواب دیا۔

تو پھر اب ہمیں کیا کرنا ہوگا۔ تھاکر نے کہا۔

ریش کا آدمی وہاں موجود ہے۔ وہ اخلاق دے گا۔ تم بھیان اپنے
سیکش سیست سیارہ ہو۔ اس پارہم نے اپنیں ایک لمحے کا بھی موقع
نہیں دیتا۔ شاگل نے کہا اور تھاکر سر مطاتا ہوا انھا ہی تھاکر
دروازہ کھلا اور ریش اندر واصل ہوا۔

کیا ہوا کوئی خاص بات۔ شاگل نے یہونک کر اس کی
طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

سر میرے آدمی نے اخلاق دی ہے کہ راگو اس گروپ کو کافی
بھائی کے استھان بھجوائیا ہے۔ ریش نے جواب دیا۔
کازما بھائی۔ اور مگری یہ کس قسم کا راستہ ہے۔ تھاکر
کہا۔

ٹھہر دیے یہاؤ کہ ہمارے آدمی کو کیسے اس ساری بات کا علم ہو
ہے۔ شاگل نے تھاکر کو ہاتھ انھا کر بولنے سے روکتے ہوئے
ریش سے مقابلہ ہو کر کہا۔

میرے آدمی نے راگو کے نائب کو بھاری رقم دے کر اس
گروپ سے ہونے والی باتیت گے بارے میں معلومات حاصل کی
ہیں۔ اس نے بتایا ہے کہ ناگ پور اور سوران کے درمیان ایک
بھائی کازما ہے۔ اس کے اندر کوئی گریک ہے جو قدرتی طور پر بے

جاو اور ساتھ ساتھ بچے رپورٹس ملتی رہیں چاہیں۔ شاگل
کہا اور وہ دونوں سلام کر کے باہر جانے کئے ہوئے۔
سوریش تم روکو شاگل نے کہا تو رمیش ہر کروپیں آ
ئی۔ جب تھا کہ آگے بڑھتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

چھار آدمی تو ان کی نظریوں میں آجائے گا۔ وہ بے حد شیطان
لوگ ہیں۔ شاگل نے کہا۔

سر آدمی بے حد تربیت یافت ہے جتاب اور اسے بھی مخلوم ہے
کہ یہ لوگ کون ہیں۔ اس لئے وہ ان کے سامنے آئے بغیر کام کر رہا
ہے رمیش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

تم اپنے آدمی کو کہو کہ جب یہ لوگ وہاں سے روانہ ہوں تو وہ
نوری طور پر اخلاق دے تاکہ ہم کنفرم ہو جائیں کہ یہ لوگ وہاں سے
ہیں پڑے ہیں۔ شاگل نے کہا۔

لیکن سر۔ رمیش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اوکے تھیک ہے جاؤ۔ شاگل نے کہا تو رمیش سلام کر کے
ہڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ تو شاگل نے فون کار سیور انھیاں اور
تیزی سے نیپر لیں کرنے شروع کر دیئے۔ یہ ڈائریکٹ نہ تھا۔ اس
لئے وہ براہ راست ہی کال کر رہا تھا۔

اگر کوئی پلیس را بیٹھا قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی
دی۔

جہاں سے وار انکو مت کار ایٹھے نہیں۔ شاگل نے تیز لمحے

رکتے سے باہر آئیں ان کے لئے ازا و اور رمیش تم اپنے ساتھیوں
سیت جنگل اور انڈسٹریل ایبرے کے درمیانی حصے میں پکننگ کر
گے۔ ان میں سے اگر کوئی نجع کر نکل بھی آئے تو اسے تم نے ہلاک
کرنا ہے۔ شاگل نے کہا۔

لیکن سر۔ رمیش نے جواب دیا۔

اوکے جاؤ اور فوراً اس کے استھانات کرو۔ وہ لوگ کسی بھی
وقت ہاں بچتے ہیں۔ شاگل نے کہا۔

جباب انہوں نے پچھلی راستہاں بچتے کا فیصلہ کیا ہے۔ میں
نے کہا۔

تم احمد ہو۔ تانس یہ شیطان لوگ ہیں۔ یہ ڈائج بھی دے
سکتے ہیں اور فوری طور پر بھی وہاں سے روانہ ہو سکتے ہیں اور ہم پچھلی
رات کو دیکھتے رہ جائیں گے۔ تانس۔ شاگل نے یقینت جتنے
ہوئے کہا۔

لیکن سر۔ رمیش نے گھبرائے ہوئے لمحے میں کہا۔
اور ستو تھا کہ یہ لوگ کہے ہوئے بھلوں کی طرح چہاری تھوڑے
ہیں اگریں گے۔ اس لئے ان میں سے کسی کو زندہ نہیں پھاتا چلے گے۔
بھیدی یہ بات سن لو کہ تم نے انہیں ایک لمحے کی بھی محنت نہیں
دیئی۔ شاگل نے تیز لمحے میں کہا۔

لیکن سر۔ آپ کے حکم کی تعییں ہو گئی جتاب۔ تھا کہ
جواب دیا۔

تم وہاں اجھتوں کی طرح پاکیشیا سکرٹ سروس کی واپسی کا
انتظار کر رہے ہو جبکہ وہ ناگ پور پہنچ بھی چکے ہیں۔ شاگل نے
فصیلے لجئے میں کہا۔
ناگ پور۔ لیکن جتاب انہوں نے تو سوران پہنچتا تھا۔ راج
لئے نے کہا۔

وہ بھاں براہ راست آکر یقینی موت کا شکار ہوا جاتے۔ وہ اہمیتی
تریتی یافت اور شیطانی ذہن کے لوگ ہیں۔ انہیں محوم ہو گیا ہو گا
کہ ہم بھاں ان کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس نے وہ براہ راست سوران
کی بجائے ناگ پور پہنچے ہیں اور اب وہاں سے خفیہ راستے کے ذریعے
بھاں آرے ہیں اور بھاں ان کی موت ان کے استقبال کے لئے موجود
ہے۔ شاگل نے ہرے فاخڑا لجئے میں کہا۔

یعنی سرہم نے سیکھات و دشمن شہیں کو سوران بک دیج رکھ
ہیں چیک کیا ہے یہ لوگ کہیں بھی چیک نہیں ہو رہے۔ اگر وہ
ناگ پور میں ہوتے تو لا از ملہ چیک ہو جاتے۔ راج سنگھ نے کہا۔
تم یہی احتج آدمی کو تجاء کس نے سکرٹ سروس میں شامل
کر دیا ہے۔ ناٹسک وہ سیک اپ کے ماہر ہیں۔ انہوں نے سیک اپ
تمدیل کر لئے ہوں گے۔ اب ان کی شکنیں وہ ہوں گی جو شہیں
میں فیڈ شدہ ہیں ناٹسک۔ شاگل نے یہ کھنچ حق کے بل چھتے
ہوئے کہا۔

سراس مٹھیں سے جو رنگی ہیں وہ سیک اپ کو بھی چیک کر

ہیں کہا تو دوسری طرف سے تیرہ بنا دیا گیا تو شاگل نے کریڈل دیا ہوا
پھر ٹون آئے پر اس نے نیپر میں کرنے شروع کر دیے۔

لیکن تارا ان بول رہا ہوں۔ رابیطہ قائم ہوتے ہی دوسری
طرف سے ایک سرداں آواز سنائی دی۔
شاگل بول رہا ہوں راج سنگھ سے بات کرو۔ شاگل نے
تیر لجئے میں کہا۔

وہ جتاب ہو ٹل ڈیشان گئے ہوئے ہیں۔ دوسری طرف سے
مودباد لجئے میں کہا گیا۔

اس احتج کو کال کر کے یلواؤ اور بھج سے بات کرو اور صیر
سوران میں قون نیپر نوت کرلو۔ شاگل نے چھتے ہوئے کہا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے قون پسک پر لکھا ہوا نیپر بتا دیا۔

لیکن سر میں ابھی بات کر اتا ہوں سر۔ دوسری طرف سے کہا
گیا تو شاگل نے دسیور دکھ دیا۔

احتج آدمی وہاں ہو ٹل ڈیشان میں کھواں گی واپسی کا انتظار کر
رہا ہے ناٹسک۔ شاگل نے یہ دیاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً
ہیں مٹت بعد قون کی گھنی نیچ انھی تو شاگل نے پاہنچ بلہا کر دسیور الٹا
لیا۔

لیکن شاگل بول رہا ہوں۔ شاگل نے تیر لجئے میں کہا۔
راج سنگھ بول رہا ہوں جتاب۔ دوسری طرف سے راج
سنگھ کی مودباد اواز سنائی دی۔

غم ان اپنے ساتھیوں سیست ناگ پور میں راگو کے ایک اڈے پر
بیوہ و تھما۔ صدر نے ہائل کے دیر سے جا کر بیات کی تھی تو اس دیر
نے صدر کو یتایا تھا کہ ناگ پور کا شہر بد محاشر راگو نشیط کا
رہنا ہے اور یہ لوگ اس دھندے کے لئے سوران اور ناگ پور
کے درمیان خفیہ راستے استعمال کرتے ہیں اور راگو دولت کا پہنچاری
ہے اگر اسے بھاڑی دولت دی جائے تو ان کا کام ہو سکتا ہے۔ جس پر
صدر نے یہ بات غم ان کو ہتائی تو غم ان اس راگو سے فوری طور پر
خیز برآمدہ ہو گیا۔ اس کا خیال تھا کہ اگر راگو نے تعاون کرنے کے
اقدار کر دیا تو وہ اس سے جبراً کسی خفیہ راستے کے بارے میں معلومات
ہاصل کر لیں گے۔ دیر نے صدر کو راگو کے خاص اڈے راگو کلب
کے بارے میں بھی تفصیل ہمادی تھی سہ تھانچہ راگو کلب ہمیشہ اور
راگو سے ریڈی سینڈریکٹ کی معرفت ملے اور راگو سے دس لاکھ روپے

لیتی ہیں۔ راج سنگھ نے ہے ہونے لجے میں کہا تو شاگل بے
اختیار اچھل پڑا۔

”یہ یہ اپنائی شیطانی ڈین کے مالک لوگ ہیں۔ کوئی نہ کوئی بکر
چلا دیا ہو گا انہوں نے۔ اب یہ مرسی گے تو سورانی میک اپ میں
ہوں گے۔“ شاگل نے کہا۔

”یہ سر۔“ دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے رسور کم
دیا۔

”کہیں اس رہنمی کے آدمی نے غلط لوگوں کو تو چیک نہیں
کیا۔“ شاگل نے بہزادتے ہوئے کہا۔ راج سنگھ کی بیات نے اس
کا یقین متزلزل کر دیا تھا۔

”یہ حال جو بھی ہیں کچھ در بعد سلمت آ جائیں گے۔“ شاگل
نے چند لمحوں کی تھاموٹی کے بعد بہزادتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ
ہی اس نے کری کی پشت سے سرٹکا دیا۔

کے لئے جو آلہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا سائنسی نام تو بہت لمبا ہوا ہے۔ یعنی تم اسے زلزلہ بینما کہہ سکتے ہو۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندر ورنی جب سے ایک ریبوت کنٹرول سائنس کا آلہ تکالا جو یہکہ تھا۔ اس نے اسے کھولا اور ان کے سامنے رکھ دیا۔

آپ نے اس سے پہلے اس کا ذکر تھیں کیا۔ صفت و نئے حیث بھرے لگئے میں کہا۔

جب چیف نے مجھے بتایا کہ نائزان کو کافرستانی پر اتم نہر اور شاگل کے درمیان ہونے والی مشینگ کی بیپ کے ذریعے صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ یہ لیبارٹری سوران کے انڈسٹریل ایمیٹی ہے میں ہے اور اس سے زیادہ کافرستانی پر اتم نہر نے شاگل کو بھی بتانے سے الٹا کر دیا ہے تو میں نے یہ مشین منگو اکر رکھ لی تھی۔ عمران نے وصاحت کرتے ہوئے کہا اور پھر اسے پیک کر کے دوبارہ جب میں رکھ دیا۔

ومران صاحب سوران پہنچ کر بھی ہمیں محاط رہتا ہو گا۔ کیونکہ شاگل نے تھنڈا وہاں پورے انڈسٹریل ایمیٹی اور اس کی طرف جانے والی تمام سڑکوں پر پکشناک کرا رکھی ہو گی۔ وہ ایسا بھی آدمی ہے۔ صفت و نئے کہا۔

مجھے معلوم ہے۔ اس نے تو میں نے چھلی رات کے وقت کا انتساب کیا ہے۔ تاکہ ہم علی الحجہ وہاں پہنچیں۔ یہ ایسا وقت ہوتا ہے۔

کے عوض انہیں غفیہ طور پر سوران پہنچانے کا معاملہ ملے ہو گیا تھا۔ عمران نے اس غفیہ راستے کے بارے میں تفصیل معلوم کر کے تسلی بھی کر لی تھی کیونکہ یہ ملے ہوا تھا کہ وہ چھلی رات اس غفیہ راستے پر سفر کریں گے اور علی الحجہ سوران میں داخل ہو جائیں گے۔ اس نے وہ سب راؤ کے ہی ایک اڈے پر موجود تھے۔

ومران صاحب مشن کا نارگی تو آپ کو معلوم ہے۔ صفت و نئے کہا۔

ہاں وہ سوران کے انڈسٹریل ایمیٹی میں ہے۔ عمران نے جواب دیا۔

یعنی انڈسٹریل ایمیٹی میں تو بہت سی فیکٹریاں ہوں گی۔ نارگی کو کسیے ٹریس کیا جائے گا۔ صاف نہ ہو سک کر کہا۔

میرے پاس ایک مشین موجود ہے۔ وہ اہمابی گہرائی میں بھی لیبارٹری اور کام کرنے والی مخصوص مشینزی کی پہنچی ہی تھر تھر اس بھی چھیک کر لیتی ہے۔ اس نے بے فکر رہ۔ صد صرف ہاں پہنچنے کے ہے۔ عمران نے جواب دیا۔

مشین۔ کہا ہے مشین۔ سب نے یہی ہو سک کر عمران کی طرف دیکھا۔ کیونکہ اب تک کوئی مشین ان کے سامنے نہ آئی تھی۔

اے اے یہ اتنی بڑی مشین نہیں ہے کہ کسی ٹرک پر لے کر لائی جائے۔ چھوٹی ہی چیز ہے۔ جسے گہرائی میں دلاۓ کا پت لگائے

کہ آپ سب بھی سے زیادہ تجھرے کارہیں۔ اس لئے اگر آپ کو اس کا
اس نہیں ہوا تو ہو سکتا ہے کہ مجھے خلط فہمی ہوتی ہو۔ لیکن پھر میں
نے اس لئے بات کر دی کہ اگر واقعی میراثک درست ہے تو پھر
ہماری بلاکت یقینی ہو جائے گی۔ صاحب نے کہا۔

اوہ، اوہ یہ اہتمامی سمجھیو ہے بات ہے جہاں ناگ پور میں ہماری
نگرانی کیسے ہو رہی ہے۔ کون ہے وہ آدمی۔ کیسے جنک پڑا جسیں
تفصیل سے بتاؤ۔ میران نے تیرز بچے میں کہا۔

میران صاحب را گوکلب میں داخل ہونے سے بچے میں نے دیے
یہ مذکور دیکھا تو مجھے دور ایک مقامی آدمی ایک درخت کی اوت میں
کرواد کھاتی دیا۔ میں نے اس لئے خیال تھیں کیا کہ کوئی ستامی آدمی
نہ ہے۔ لیکن جب ہم وہاں سے نکل کر حس ارہے تھے تو اچانک میں
نے ایک بار پھر ایک آدمی کی جھلک دیکھی۔ جو ایک گلی کی اوت میں
کرواتھا اور یہ وی آدمی تھا۔ میں نے جھلک کے پاؤ تو دیسے ہچان یا
تجھا۔ لیکن مجھے نگرانی کا خیال نہیں آیا۔ کیونکہ یہ میرا دم بھی ہو سکتا
ہے۔ کیونکہ جہاں ناگ پور کے بارے میں تو وہ سوچ بھی نہیں عکھتے
کہ جہاں آئکتے ہیں۔ صاحب نے کہا۔

ویرہی ہیڈ۔ مخدود راں نگرانی والی بات کو ہر صورت میں کفرم
ہو ناپہنچے۔ میران نے کہا۔

بالکل میران صاحب درد تو ہم لوگ کے ہوئے پھلوں کی طرح
شاگل کی جھوٹی میں جا گریں گے۔ صدر نے کہا۔

کہ اہتمامی قرض شاہ سے فرش شاہ ہو کیدار کو بھی نہیں آجائی
ہے۔ میران نے سکراتے ہوئے جواب دیا۔

دیے بھی میران صاحب نقشے کے مطابق جہاں یہ راست جا کر
نکتا ہے وہاں چھوٹا سا جنگل ہے اور وہاں سے انڈسٹریل ایسیتے کی
عقی سائیڈ قریب ہے۔ ہم مشن مکمل کر کے واپس اسی راستے سے
آسانی سے ناگ پور پہنچ سکتے ہیں۔ کیپشن شکل نے کہا۔

اور اگر ہمارے بارے میں اطلاع وہاں بھٹے سے پہنچ پہنچی، ہوتی تو
پھر۔ اچانک خاموش یعنی ہوتی صاحب نے کہا تو صاحب کی بات
ہم کر میران سیست سب بے اختیار ہو نکل پڑے۔

وہ کیسے۔ تمہارے وہیں میں کیا بات ہے۔ میران نے
اہتمامی سمجھیو ہے مجھے میں پوچھا کیونکہ اسے بھی حلوم تھا کہ اگر اس
بارے میں اطلاع شاگل تک پہنچ گئی تو پھر اس بارہن سب کی موت
یقینی ہو جائے گی۔

ہماری باقاعدہ نگرانی ہو رہی ہے۔ صاحب نے کہا تو وہ ہمداور تما
ہیں بلکہ حقیقتاً اچھے ہیں۔

نگرانی ہو رہی ہے۔ کیسے۔ میران نے حقیقتی صیحت پھرے
لیجے میں کہا۔

تم نے اب تک کیوں یہ بات نہیں بتائی تھی۔ جو بیانے
بھی حیرت پھرے لیجے میں کہا۔

مجھے سرف شک تھا اور اب بھی ہے۔ میں اس لئے خاموش رہی

173
تو میں نے اے گردن سے پکڑ کر گلی میں کھینچ یا۔ صدر نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

اس سے تفصیل سے معلومات حاصل کرنا ہوں گی۔ اس نے
اے اٹھا کر راگو کے اڈے میں لے چلو۔ عمران نے کہا تو صدر
کے اشیات میں سرطا دیا اور گلی میں داخل ہو گیا۔ تھوڑی در راحد وہ
ایس آیا تو اس نے کاندھے پر ایک پے ہوش آدمی لاد کھا تھا اور پھر
ان کے ساتھ ہی چلتا ہوا راگو کے اڈے پر بیٹھ گیا۔ جہاں سے وہ باہر
چلتے تھے۔

یہ کون ہے۔ راگو کے آدمی جس کا نام رانحور تھا ہو وہ کہا۔

یہ ہماری تھرانتی کر رہا تھا۔ عمران نے جواب دیا۔
اے پھر تو یاں کو اطلاع دتا گو۔ رانحور نے کہا یعنی
لئے عمران کا بازو گھوما اور وہ جھکتا ہوا تھوڑا جاگ رہا۔ پھر اس سے
پتہ کہ وہ انھٹا سور کی نانگ گھومی اور اس کی کشپی پر پڑنے والی
سب سے اے دیبا وہ ماخما سے بے خبر کر دیا۔

اے انھا کر اندر ولی کرے میں ڈال دو۔ اس کے پا تھے پاؤں باتھ دھو
کر اس میں کپڑا نہ ہو۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے

اے فتحم کیوں نہ کر دیں۔ سور نے کہا۔
لیکن ابھی ہم نے راگو سے کام لیتا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ اس

- لیکن کس طرح معلوم ہو گا۔ جو یا نے کہا۔
ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم دوبارہ مجاہد سے بس ٹریننگ کی طرف
چاہیں۔ وہ آدمی لازم اہم اسی تھرانتی کرے گا اور اس بارہ چینک ہو
جائے گا۔ عمران نے کہا تو سب نے اشیات میں سرطا دیا اور پھر
عمران اور اس کے ساتھی راگو کے آدمی سے یہ کہ کہ اس اڈے سے
باہر نکل آئے کہ وہ شہر کا راہنمہ لگا کر واپس آرے ہیں۔ سہوں کے وہ سب
تریست یافت تھے اس نے وہ سب اس انداز میں چل دے تھے جیسے
انہیں تھرانتی کے بارے میں معمولی سا شے بھی تھیں ہے۔ درد خاہر
ہے تھرانتی کرنے والا ان کو ہو کر دیکھ کر ہوشیار ہو جاتا۔

عمران صاحب میں ابھی آرہا ہوں۔ اچانک صدر نے کہا
اور بھلی کی سی تیزی سے سائیڈ گلی میں مز گیا۔ جنک عمران اپنے
ساتھیوں سمیت اسی طرح آگے بڑھتا چلا گیا۔ البتہ انہیوں نے اپنی
رفتار مزید آئتے کر دی تھی اور پھر وہ کچھ آگے ہی ہٹھے ہوں گے کہ
صدر تیر تیر قدم انھٹا ہواں کے قریب ہیچھا گیا۔

میں نے اے بے ہوش کر دیا ہے سوہ گلی میں ہی ہٹھے آئے۔
صدر نے کہا تو سب واپس مز گئے۔

کیا وہ بھی تمہارے یتھے گلی میں داخل ہوا تھا۔ عمران نے
پوچھا۔

جی نہیں۔ میں اچانک مر کر گلی میں داخل ہو گیا تھا اور اے
معلوم ہے، تو سکا اور جب آپ آگے بڑھ گئے تو وہ گلی کے سامنے سے گمرا

"— عمران نے کہا تو سوائے ہو یا اور صالح کے باقی ساتھی کمرے سے باہر چلے گئے۔ جد لمحوں بعواس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پھر پوری طرح ہوش میں آتے ہی اس نے چونک کر انٹھے کی ہاکام کو شش کی اور پھر اس کے ہمراں پر تحریکی سنجیدگی ابھرتی چلی گئی۔

"— تم نے مجھے ہبھاں لیا، ہو گا کیونکہ تم ہماری نگرانی کرتے ہے،
ہو۔ کیا نام ہے جہارا۔" — عمران نے سرد لمحے میں کہا۔

"— میں تو ہبھاں ایک ہوٹل میں ملازم ہوں۔ صیرا نام گھوش ہے۔" — تم نے مجھے یادوں کیوں رکھا ہے اور کون ہو تم۔ اس آدمی نے جواب دیا۔ اس کا بھی ہمارا تھا کہ وہ واقعی تربیت یافتہ آدمی ہے۔

"— صالح تم کریں اس کے عقب میں رکھ کر بیٹھ جاؤ۔ یہ تربیت یافتہ آدمی ہے۔" ریساں بھی کھول سکتا ہے۔ — عمران نے کہا تو صاد سر ملا تی ہوئی اٹھی۔ اس نے اپنی کریں انھاتی اور اسے اس آدمی کی کری کے عقب میں ایک سائیڈ پر رکھ کر اس پر بیٹھ گئی۔

"— تم ٹھاٹل کے آدمی ہو۔" — عمران نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"— میں نے ہماں اتو ہے کہ میں ہبھاں ایک ہوٹل میں ملازم ہوں۔"
آم بے شک تصدیق کر لو۔ گھوش نے ہڑے سُکھے ہوئے لمحے میں کہا۔

"— نگرانی کرنے والے سے معلومات حاصل کرتے ہے پہلے راگو کو اس بارے میں اطلاع ہے۔ وہ بد محاشر آدمی ہے ٹھبرا بھی سنتا ہے۔" — عمران نے کہا تو سب نے اشیات میں سر ملا دیئے جیکہ اس دوران صدر نے کیپشن شکیل سے مل کر اس نگرانی کرنے والے آدمی کو ایک کرسی پر ڈال دیا۔ پھر اس کی تلاشی میں گئی تو اس کی جیسوں سے ایک ٹرائسیز اور ایک کاٹشز ملا۔ عمران اس کاٹشز کو دیکھ کر چونک پڑا۔

"— اوہ، اوہ اس کاٹشز کی موجودگی کا مطلب ہے کہ یہ میں سے کسی کو کاشش ایسونگیا گیا ہے۔" — عمران نے کہا اور پھر تفصیلی چینگ کے بعد انہیں معلوم ہو گیا کہ صالح نے جو فل بوٹ جائے ہوئے تھے اس کی لندنی پر کاٹشز ایرو موجود تھا۔ ہونک دہ بھی سیاہ رنگ کا تھا اس نے جوتے کے رنگ کے ساتھ ہم آنہنگ ہو گیا تھا۔

"— اسے یادوں دو یہ تربیت یافتہ آدمی لگتا ہے۔" — عمران نے کہا اور پھر تھوڑی درجہ دار اس کی بدلائی پر ٹھمل کر دیا گیا۔

"— اب اسے ہوش میں لے آؤ۔" — عمران نے کہا تو صدر نے آگے بڑھ کر اس کا مت اور تاک دونوں ہاتھوں سے بند گر دیا۔ بعد میں لمحوں پس جب اس کے جسم میں مرکت کے آثار نمودار ہوئے شروع ہی گئے تو صدر نے ہاتھ ہٹانے اور بیچھے ہٹ کر کریں پر جیٹھ گیا۔

"— ہو سکتا ہے کہ اس کا کوئی اور ساتھی بھی ہو اور یہم پر اچھا نک دین کر دیا جائے۔" — اس نے تم لوگ پاہم فرشت اور عقی طرف پر

انے والی رُگ پر مار دیا اور کمرہ گھوش کے حلق سے لٹکنے والی احتیاطی
ترنگ نیچے سے گونج آنھا۔ اس کا پورا جسم اس طرح کا پینتے ناک کی تھی
جیسا سے چاڑے کا تقاریب چڑھ گیا، وہ سہرہ تکفیں کی شدت سے سخن ہو
گیا تھا اور آنکھیں باہر کو نکل آئی تھیں۔

ہماؤں سب کچھ بتاؤ۔ ورنہ۔ عمران نے سرد لمحے میں کہا۔

سم، سم۔ مجھے نہیں معلوم۔ مجھے نہیں معلوم۔ گھوش کے
نے ایک بار پھر نکلا تو عمران نے اس کی پیشگانی پر ابھرائے والی
رُگ پر دوسرا ضرب نگاہی اور اس بار گھوش کامن کھلا تو اسی لیکن
اس میں سے چیخ نہ نکل سکی۔ اس کی حالت یقینت بے حد خستہ ہو گئی
تھی سہرہ اور جسم اس طرح پسے میں شرایور ہو گیا تھا جیسے کسی نے
اے پالی سے باہر نکالا۔

بتاؤ۔ عمران کا چیخ پہنچ سے زیادہ سرد ہو گیا تھا۔

سم، سیرا تعلق ریش کے گردپ سے ہے۔ ریش سیکھ سروں
کا سیشن چیف ہے۔ ریش اور اس کا سیشن سوران میں پاکیشیانی
مجھتوں کو چیک کر رہا ہے۔ ریش نے مجھے بھاں ناگ پور میں بھیجا
تمہارے کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ پاکیشیانی بحث برداشت سوران آئے
گی۔ بھاں بھاں بھی جھیخ سکتے ہیں۔ گھوش اس بار سیو جا ہو گیا تھا
اور اس نے اس طرح بولنا شروع کر دیا جیسے یہ پریکار در آن ہو جاتا
ہے۔ عمران خاموش یعنہا سشارہا اور جب گھوش نے بتایا کہ اس نے
راکوں کے ناٹ کو ایک لاکھ روپے دے کر اس سے ساری بات معلوم

ہوٹل کے طازیں جیسوں میں ٹرانسیسٹر اور ریڈیو کا شرکہ والے نہیں
پھرتے اور چونکہ تم تربیت یافت آدمی ہو۔ اس لئے میں نے سوچا کہ تم
ایسی جان بھی بچا لو اور اپنا جسم بھی لیکن لگتا ہے کہ تم اعتماد آدمی ہو اور
یورگ کہتے ہیں کہ اجتماع پر قزم بات کا اثر ہیں ہوتا۔ عمران
نے سرد لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوت کی اندر واقعی
جیب سے خیزیر نکالا اور انہی کر گھوش کی طرف بڑھ گیا۔

توہاہ جتوہاہ ظلم مت کر دیں جو کہ رہا ہوں۔ گھوش نے
بھیچے بھیچے لجھے میں کہا یعنی دوسرے لمحے عمران کا بازو گھوما اور کمرہ
گھوش کے حلق سے لٹکنے والی چیخ سے گونج آنھا۔ اس کی ناک کا ایک
تحفا آدھے سے زیادہ کٹ چکا تھا۔ ابھی اس کی چیخ نکھل۔ ہوئی تھی کہ
عمران کا بازو ایک بار پھر گھوما اور کمرہ ایک بار پھر گھوش کے حلق سے
لٹکنے والی چیخ سے گونج آنھا۔ وہ اب دوسری باتیں باتیں اس طرح سرماد رہا تھا
جیسے اس کی گردن میں کوئی مشین فٹ ہو گئی ہو۔ عمران نے خیزیر
نکالا ہوا تو ان اس کے بیاس سے صاف کیا اور پھر خیزیر اپس کوٹ کی
جیب میں ڈال کر وہ واپس ملے اس نے کوئی اٹھانی اور اسے لا کر گھوش
کے سامنے رکھ کر اس پر بیٹھ گیا۔

تم، تم قالم ہو۔ قالم ہو۔ گھوش نے پچھتے ہوئے کہا۔

اب تم سب کچھ خود ہی بتاؤ گے۔ عمران نے سرد لمحے میں
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک باتھ اس کے سر پر رکھا اور
دوسرے ہاتھ کی انگلی کا ہک اس نے گھوش کی پیشگانی کے درمیان ابھر

ریسیٹر انھیا اور اس پر فریکھ تو نسی ایڈجسٹ کر کے اسے آن کر دیا۔
ہیلو، ہیلو گھوش کا لفگ۔ اور عمران نے گھوش کی آواز
اور لمحے میں بات کرتے ہوئے کہا۔
یہ ریسیٹ اسٹنگ یو کیا پوزیشن ہے پا کی بیٹھائی ہفتھوں کی۔
اور دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سخنی دی۔
وہ راگو کے اٹے میں موجود ہیں اور ان کا پھلی رات سوہران
جائے کہ خدا ارادہ ہے۔ اور عمران نے کہا۔
ٹھیک ہے جب وہ وہاں سے روانہ ہوں تو تم نے مجھے کال کر
کے بناتا ہے۔ اور ریسیٹ نے کہا۔
یہ بس۔ لیکن بس وہ اندھر سڑیل ایسے میں جانے کی باتیں کر
دے ہیں۔ اور عمران نے کہا۔
باں مجھے معلوم ہے۔ لیکن وہ اندھر سڑیل ایسے بکھری۔
لیکن گے۔ اور ریسیٹ نے کہا۔
کیوں بس کوئی خاص بات ہے۔ اور عمران نے بڑے
مخصوص سے لمحے میں کہا۔
ہاں اس سے چلتے جنگل میں سوت ان کا استقبال کرے گی۔
حاکر اپنے خصوصی سینکڑ کے ساتھ وہاں موجود ہے اور اگر کوئی وہاں
سے بچ کر باہر آ بھی گیا تو ہم وہاں اس کے استقبال کے لئے موجود
ہوں گے۔ اور ریسیٹ نے جواب دیا۔
اویسے بس اگر آپ اجازت دیں تو ہم ہمیں پر ان کا خاتمہ کر سکتا

کر لی ہے اور ریسیٹ کوڑا نسیٹ را طلب دے دی ہے تو عمران نے بے
اختیار بود تمجید لئے۔
کیا نام ہے راگو کے نائب کا۔ عمران نے پوچھا۔
کرشن اس کا نام ہے۔ گھوش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
تم نے ریسیٹ سے کس فریکھ تو نسی پر بات کی ہے۔ عمران
نے پوچھا تو گھوش نے فریکھ تو نسی بتا دی۔
کیا چھارے درمیان کوئی کوڈ ٹھے ہے۔ عمران نے
پوچھا۔
تھیں کوئی کوڈ ٹھے نہیں ہے۔ صرف آخر میں اور کتنا پڑتا
ہے۔ گھوش نے جواب دیا تو عمران نے حیب سے ریسیٹ پہنچ
نکلا اور پھر دوسرے لئے جو تراہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی کویاں
گھوش کے سینے میں اترنی چلی گئیں اور عمران ابھی کھرا ہوا۔
اس پارساک نے ہم سب کی زندگیاں بچالی ہیں۔ ہوئے
انھیں ہوئے کہا۔

ہاں۔ لیکن اب ہمیں کچھ اور سوچتا ہو گا۔ ساتھیوں کو
بلاؤ۔ عمران نے سمجھیدے لمحے میں کہا تو جو یا سر بلاتی، ہوئی باہر کی
طرف مل گئی۔ عمران نے کری انھی اور اسے بچھے، کچھ کر دوبارہ اس
پر بیٹھ گیا۔ حالہ بھی گھوش کے ہٹاک ہوتے ہی کری انھا کروادیں
اپنی جگہ پر آ کر بیٹھ گئی تھی۔ اس کے پہرے پر چمک تھی قابوے اس
کا شک درست ثابت ہوا تھا۔ عمران نے ایک طرف رکھا ہوا گھوش،

- ہیں فائز نگ کی آواز سنتے ہی دنوں سیکھنے سنبھل جاتیں گے اور ہم بڑی طرح بمحض جاتیں گے۔ کیونکہ یہ لوگ باقاعدہ تربیت یافت ہیں۔ پھر جنگل کے پاس یہ لوگ نجاتے کس انداز میں اور کہاں کہاں موجود ہوں۔ اس لئے اٹھیں اسی جگہ رہتے دو۔ ہم مرک کے راستے وہاں ہنچیں گے۔ گھوش نے ریش کے اسی کوارڈ کے پارے میں بتایا ہے۔ ریش وہاں موجود ہو گا۔ اگر ہم اس کو زندہ پکولیں تو اس کے ذریعے اس کے آدمیوں کو واپس بلوایا جا سکتا ہے۔ باقی رہے اس خصوصی سیکھنے کے لوگ وہ جنگل میں ہمارا استھان ہی کرتے رہے یاں گے۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

- یہاں سے ہمیں یہوں کے ذریعے جانا ہو گا اور ہم ٹریننگ پر ہمیں چنیک بھی کیا جا سکتا ہے۔ ولیے بھی رات پڑنے والی ہے۔ ہمیں بھی اب چاہیں گی۔ صدر نے کہا۔

- راؤگو سے دو یہیں لی جا سکتی ہیں۔ عمران نے کہا۔
- یہاں عمران صاحب راؤگو کے نائب نے ہمیں گھوش کو اطلاع دی ہے اور اب بھی وہ اطلاع دے سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ سکتا ہے کہ گھوش کے اور ساتھی بھی ہوں۔ صدر نے کہا۔

- گھوش ہمارا اکیلا تھا۔ میں نے گھوش سے یہ معلوم کیا تھا۔ ہمارا نک راؤگو کے نائب کرشن کا تعلق ہے تو یہ اخیال ہے اسے گولی مار دی جائے تو زیادہ پہتر رہے گا۔ عمران نے کہا۔

- یہاں پھر راؤگو بھی تو ہمارے خلاف کام کر سکتا ہے۔ صدر

ہوں۔ اور عمران نے کہا۔
- حق مت ہو۔ اگر انہیں معمولی سا شہر بھی ہو گیا تو ساری صورت حال تبدیل ہو سکتی ہے۔ اور ریش نے اسٹانی غصیلے لئے میں کہا۔

- یہ بس۔ اور عمران نے کہا تو دوسرا طرف سے اور اینڈآل کہہ کر دایکھ ختم کر دیا گیا تو عمران نے ٹرائسیر آف کر دیا۔ اس دوران عمران کے ساتھی اکر کر سیوں پر بیٹھ چکے تھے۔ یہاں ظاہر ہے وہ بولے نہیں تھے۔

- عمران صاحب مس جویا نے جو کچھ ہمیں بتایا ہے وہ تو اسٹانی تشویش ناک ہے۔ اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ صدر نے کہا۔

- اب ہمیں یو ٹرن یعنی ہو گا اور اب ہم مرک کے راستے وہاں ہنچیں گے۔ عمران نے کہا۔

- عمران صاحب اس طرح ہم اتنا بمحض جاتیں گے۔ ہم نے میں تو بہر حال انڈسٹریل ایمیسی میں ہی مکمل کرنا ہے۔ اس نے ہم جتنا قریب وہاں سے ہوں گے اسٹانی ہمارے حق میں ہوتا ہو گا۔ اب جگہ ہمیں اطلاع مل گئی ہے کہ کریک سے باہر لٹکتے ہی ہم جنگل میں ہنچیں گے جہاں کوئی خصوصی سیکھنے موجود ہے تو ہم آسانی سے ان کا خاتمه کر سکتے ہیں اور باہر موجود افراد کا بھی۔ اس طرح دنوں سیکھنا آسانی سے تکمیل کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ انہیں یہ معلوم ہو گا کہ جس ان کی موجودگی کا معلوم ہے۔ کمپنی تکمیل نے کہا۔

لما کر کاڑ بہاری کے بھدا نے والے چھٹے سے جنگل میں پاکشیا
سینکڑ سروں کے تھاتے کے تمام استحکامات مکمل کر چکا تھا۔ اس نے
جنگل میں اپنے آدمیوں کو لگھتے درختوں میں مشین لگیں اور وہ پیسیں
دے کر بخاد دیا تھا اور وہ خود اپنے نائب ہمارا جہ کے ساتھ ایک اوپنی
بہاری کے بھی سے موجود تھا۔ یہ بہاریاں جنگل کے آخر میں تھیں۔ جنگل
کے بھر بہاری علاقہ شروع ہو جاتا تھا۔ لیکن یہ بہاریاں بالکل سیمی
اور سپاٹ تھیں۔ اس نے ان بہاریوں میں تقدیرتی راستے تقریباً اس
نے کے برابر تھے۔

باس، ہم بہاری بیٹھ گر انتشار کرتے کی بجائے خود اس اڑے پر جا
کر ان لوگوں کا خاتمہ کر دیں۔ وہ چھلی رات کے انتشار میں افغانستان
اور انداز میں سونے ہوئے ہوں گے۔ اس طرح ہم زیادہ یقینی طور
پر ان کا خاتمہ کر دیں گے۔ ہمارا جہ نے کہا۔

نے کہا۔

ہاں تمہاری بات درست ہے۔ موجودہ پوزیشن میں ہمیں اہتمامی
چھوٹک پھونک کر قدم اٹھانا ہو گا۔ میں راگو کو بہاری بلاتا ہوں۔ پھر
اس کے ذریعے اس کے نائب کو بھی کال کر دیا جائے گا۔ عمران
نے کہا۔

عمران صاحب میرا خیال ہے کہ آپ راگو اور اس کے نائب کو
دریان میں ڈالے بغیر خاموشی سے بہاری سے روادہ ہو جائیں۔ جیسے
کی مگر مت کریں۔ وہ جیسیں میں نے بہاری ایک اھاتے میں کھوئی
دیکھی ہیں۔ وہ میں اور سورا لا اسیں گے۔ صرف میں کوہیز کا سفر
ہے۔ جب تک راگو کو ہماری عدم موجودگی کا علم ہو گا، تم سوران میں
واخن بھی ہو چکے ہوں گے۔ درست یہ راگو اور اس کے آدمی بہر حال
کافرستانی ہیں اس نے کسی بھی وقت یہ ہمارے لئے ظرہ بن سکتے
ہیں۔ پیشہ ٹکلی نے کہا۔

مسند تو جیسے ہوں کا تھا وہ تم نے حل کر دیا ہے۔ وہیے تمہاری
راتے درست ہے بہاری اس اڑے میں ضرورتی اسلی بھی موجود ہے
اگر بہاری موجود آدمی کو ٹاک کر دیا جائے تو پھر دلتگی دلتگی بہاری
کوئی نہیں آئے گا۔ عمران نے کہا تو اس بار سب نے اٹھاتے میں
سرطاہی۔

بے ہمارا اہم لیبارٹری ہے جس کی حفاظت کرنے کے لئے ہم بھار آئے ہیں۔ اس لیبارٹری میں اتنا فی اہم ترین فارموں پر کام ہو رہا ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ اصل مشن بھار نہیں ہے بلکہ اصل مشن پاکستانی سے ٹھاکرنے حیرت بھرتے لے جائیں گے۔

بیس جس بات کا عالم تھے ہے اس کا علم نہ آپ کو ہے اور نہ تھے پہلے شامل کو۔ مہاراجہ نے طنزیہ انداز میں سکراتے ہوئے

سی مطلب۔ کھل کر مجھے ہتاوک اصل بات کیا ہے
نماکر ہوتے چھاتے ہوئے کہا۔

بھلے آپ وعدہ کریں کہ آپ کسی اور کو حق کے چیز شامل آ جی سائیں گے۔ مہاراجہ نے کہا۔
ٹھیک ہے۔ میں وعدہ کرتا ہوں۔ یہن سب کچھ بتاؤ وغیرہ کہ
پڑائے۔ ٹھاکر نے کہا۔

یاں بھاں و راصل کوئی مشن نہیں ہے۔ صرف پاکیشیا سیکر
روں کو شہب کیا چاہتا ہے۔ مہاراجہ نے کہا۔

میں نے کہا ہے کہ کھل کر بات کرو۔ تم پھر بھی ہوتی بات رہے ہو۔ لمحا کرنے تیز اور قدرے نہ راضی لئے میں کہا۔

باص میرا چھوٹا بھائی کرم و اس لشکری اشیلی بنس میں ہے۔ اے گھبے ہتایا کہ حکومت نے ایک خفیہ آجنسی بنالی ہے جس کا پہلی آجنسی رکھا گیا ہے۔ یعنی اس قدر خفیہ ہے کہ سوا

-ہمیں اس خفیہ کریک کے بارے میں علم نہیں ہے۔ دوسری بات یہ کہ ہمیں یہ معلوم نہیں کہ تاگ پور میں یہ لوگ کیا موجود ہیں۔ تھا کرنے بجواب دیا۔

یاں ہم اس کریک کی بجائے سڑک کے راستے سے بھی تو ناگ پور جائی سکتے ہیں۔ صرف بیکٹو میز کا سفر ہے اور ان کی رہائش گاہ کے بارے میں ہم ریشم کے آدمی گھوش سے معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ ہمارا جد نے کہا۔

نہیں چیف شاگل ہم موجو دھیں اور ان کی اجازت کے بغیر ہم
مزگ کے راستے نہیں جاسکتے اور انہوں نے خود یہ سارا سبب اپ
پلان کیا ہے اور تم ان کی عادت جاتے تو وہ ایک لمحے میں غصے میں آ
کر دوسروں کو گولیوں سے اڑا دینے کے عادی ہیں۔ شاکرنے
سکراتے ہوئے جواب دیا۔

بَاسْ آپ کی بات درست ہے۔ لیکن مسئلہ تو صرف ان لوگوں کو لٹھانے کا ہے۔ چالیس سیاں تھیں چاہے ناگ پوریں۔ مہاراہد نے جلدی خاموش ہئے کے بھر کیا تو لھاکر ہے اختیار ہو گکردا۔ کیا کہ رہے ہو۔ کیا مطلوب ہماکرنے کیا۔

بساں اصل مشن بھاں سوہراں میں نہیں ہے۔ بلکہ اصل مشن تو
ماکپیشا میں ہے۔ مہاراجہ نے کہا تو تھاکر جیوت بھرے انداز
مہاراجہ کو دیکھنے آگئے۔

کیا تم نے کوئی نہ وغیرہ تو نہیں کیا جو تمہارا دماغ ماؤف ہو گیا

مردوں کو بخانے کے لئے وہاں تک خصوصی طور پر یہ اطلاع پہنچاتی ہے کہ ابھائی اہم ترین دفایتی آلہ جس سے پاکیشیا کے دفاتر کو خطرہ لائق ہو سکتا ہے سوران کی یہ بارہٹری میں چیار کیا جا رہا ہے۔ جبکہ جہاں ایسا کوئی آک چیار نہیں کیا جا رہا بلکہ جہاں پہلے سے موجود ہمارہٹری کی مشیری کو بھی شفت کر دیا گیا ہے اور اب وہاں کچھ ہے اور مشیری موجود ہے اور دیسے ہی عام سے لوگ وہاں رکھے گئے ہیں اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری سیکرت سروس کو دی گئی ہے۔ تاکہ پاکیشیا سیکرت سروس جہاں پہنچ کر اس سوبرانی یہ بارہٹری کے چکر میں نہ چاہئے اور جہاں اسے آسانی سے بلاک کر دیا جائے۔ جبکہ اس سوران وہاں مشن پر کام کر کے ایک بستے کے اندر پاکیشیا کے بیانات کو اڑا کو جیا کر دیا جائے گا۔ میرے بھائی نے جب یہ بات کہے تھا تو وہی اس پر یقین نہ آیا۔ لیکن موجودہ کپوئیشن نے میرے این میں موجود سرٹر کو واضح کر دیا ہے۔ مہاراجہ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”وری سرخ ہمارا جد۔ اس کا تو مطلب ہے کہ کافرستانی حکام پرے مشن میں کامیاب رہے ہیں۔ پاکیشیا سیکرت سروس جہاں بڑی طرح اللہ گئی ہے اور پھر جہاں بلاک بھی ہو جائے گی۔ لیکن اب تمہاری بات سن کر میرے ذہن میں ایک اور خدشہ ابھر آیا ہے اور وہ یہ کہ جہاں پہنچ کر اگر یہ نہیں کیا جائے بلکہ فرنٹ کیا وہ یہ بارہٹری میں داخل ہو جائے ہیں تو وہ ایک لمحے میں بکھر جائیں گے کہ

پرائم نسرا اور پیشل ۶ جنسی میں کام کرنے والوں کے اور کسی کو اس کے بارے میں علم نہیں ہے۔ اس کا آفس بھی عام برائی آفس کی طرح بنایا گیا ہے۔ ۶ جنسی پرائم نسرا صاحب نے خود قائم کی ہے۔ میرا چھونا بھائی بھی اس میں شامل ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ پاکیشیا کے بھازی علاقے جہاں کافرستان کی بھازی سرحد ملتی ہے۔ پاکیشیا نے ایک خفیہ میزائلوں کا اڈہہ بنایا ہے۔ اس اڈے میں موجود میزائل کافرستان کے تمام بڑے شہروں کو ابھائی آسانی سے جاہ کر سکتے ہیں۔ لیکن اس کے حقاً عکی انتظامات ایسے ہیں جس کی صورت بریک ہیں کیا جاسکتا۔ جتناچہ اس کے لئے چیز اُن فیض پیشل ۶ جنسی نے ایک منفرد چلان بنایا ہے۔ ایکریجیا سے ایسی خصوصی مشیری اور ماہرین ملکوں کے اڈے کو جیا کر دیا جائے گا۔ میرے بھائی نے جب یہ ساخت کی تجویزی ایسی سرٹر کو گھومنے لے گئے ہو پاکیشیا کے میزائلوں کے اس اڈے کے لئے تجھے تک پہنچ جائے گی اور کسی کو اس کا علم تک ہو سکے گا۔ پھر اس سرٹر میں ہوئے حد تک ہو گی خصوصی ساخت کے میزائل اس اڈے کے لئے بہنچا کر اٹھیں کافرستان سے لکھ چاہن کر کے فائز کر دیا جائے گا۔ اس طرح اس اڈے کے اور موجود تمام انتظامات دھرے گے دھرے رہ جائیں گے اور اداوہ کامل طور پر جیا جائے گا اور کسی کو محلوم تک نہ ہو سکے گا کہ یہ کس کا کام ہے۔ لیکن اس بارے میں تحدیثات تھے کہ پاکیشیا سیکرت سروس اگر پاکیشیا میں موجود ہوئی تو اس کا علم ہو سکتا ہے۔ چنانچہ پاکیشیا سیکرت

۱۸۹
کا آدمی جس کے کاندھے سے مشین گن لٹک ہی تھی اور گئے میں
روریں موجود تھی آئے آگیا اور اس نے بڑے مودباد انداز میں
رونوں کو سلام کیا۔

شماکر نے کہا تو سوران کے ساتھ ہی ایک
جان ناپتھر پر بیٹھ گیا۔

تم اس علاقے کے رہنے والے ہو۔ شماکر نے پوچھا۔

میں یاس میں بھلے ناگ پور میں رہتا تھا۔ پھر ہم وہاں سے شفت
ہو کر ہمارا سوران آگئے تھے۔ میرے رشتہ دار اب بھی ناگ پور میں
ہے ایں۔ سوران نے مودباد لجئے میں جواب دیا۔

کیا تم ناگ پور کے بد معاش را گو اور اس کے اؤوں کے بارے
میں جانتے ہو۔ شماکر نے کہا۔

میں یاس وہ تو ناگ پور کا مشہور آدمی ہے۔ ناگ پور اور سوران
کے رہنے والے اے۔ ہست اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ سوران
جواب دیتے ہوئے کہا۔

اچھا اب یہ بتاؤ کہ ناگ پور اور سوران کے درمیان کامیابیاں
کے درمیان جو کریک ہے کیا تم نے دیکھا ہوا ہے۔ شماکر نے
پوچھا۔

میں یاس۔ لیکن یہ بات تقریباً اٹھ سال پہلے کی ہے۔ میں اپنے
ایک دوست کے ساتھ ناگ پور سے اس کریک کے ذریعے سوران آیا
تھا۔ میں کچھ فاسد ہمیں اہمی خطرناک انداز میں بغیر کریک کے

ان کے ساتھ ڈرامہ ہوا ہے۔ اس لئے چہاری یہ بات سننے کے بعد میں
اس تسبیح پر پہنچا ہوں کہ جائے اس کے وہ ہمارا آئیں ہمیں وہاں ان
کے سردن پر بیٹھ کر ان کو ہلاک کر دیا جائے۔ شماکر نے کہا۔
یہ یاس میں بھی ہی کہہ رہا تھا۔ ہمارا جد نے خوش ہوتے
ہوئے کہا۔

لیکن اس راستے کو اور اس رہائش گاہ کو کیسے کلاش کیا جائے۔
شماکر نے کہا۔

یاس سوران سے پوچھ لیں۔ وہ بھلے ناگ پور میں رہتا تھا۔ پھر وہاں
سے ہمارا سوران شفت ہو گیا تھا۔ وہ مقامی آدمی ہے اسے تھنڈا ب
کچھ معلوم ہو گا۔ ہمارا جد نے کہا۔

اوہ اچھا۔ مجھے تو محظوم ہمیں تھا کہ وہ سوران کا رہنے والا ہے۔
میں اسے بیلاتا ہوں۔ شماکر نے کہا اور جیب سے ایک چھوٹا سا
باکس لکال کر اس نے اس کا بٹن آن گردیدا۔

شماکر کا لٹک۔ سوران بھی ہو گئے فوری دپوٹ کرو۔ شماکر
تے تیر اور تکماد لجئے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آئے کا بٹن
آف کیا اور اسے جیب میں ڈال دیا۔ تھوڑی دیر بعد انہیں اپنے عقب
میں جھالا یوں کی سرسری استانی دی تو وہ تھی سے ہڑے۔

میں سور، ہوں یاس۔ عقب سے ایک مردات آواز سنائی
دی۔ آجاو۔ شماکر نے کہا اور جند لگوں بعد ایک گنجے ہوئے جس

ہمارے ساتھ چلو۔ نحرا کرنے کیا اور جیپ سے دبی بھٹے والا آں
کالا جس پر اس نے سور سے بات کی تھی اور اس کا بٹن آن کر دیا۔
شکر کو کال کیا جا رہا ہے۔ نحرا کرنے کیا۔
یہ بس شکر بول رہا ہوں۔ چند لمحوں بعد آئے سے ایک
دوسری آواز سنائی دی۔

شکر میں ہمارا جہا اور سور کے ساتھ ناگ پور جا رہا ہوں۔ تاکہ
دہاں موبہود پا کیشیا سیکڑ سروں کے بجھنوں کا بھاں آتے سے بھلے
جا تھے کر دوں۔ لیکن تم نے اس پوانت کو خالی تھیں چھوڑنا اور
چینگ چاری رکھتا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ کسی اور کریک یا راستے
کے بھاں آئیں جائیں اور ہمارا ان سے نکراوٹ ہو سکے۔ اس صورت میں
تم نے بغیر کسی توقف کے ان پر فائز کھول دیتا ہے۔ یہ گروپ دو
مورتوں اور چار مردوں پر مشتمل ہے اور ان سب کا خاتمہ ضروری
ہے۔ نحرا کرنے کیا۔

یہ بس آپ بے فکر رہیں۔ اگر یہ لوگ بھاں آتے تو انہیں
موت سے کوئی سچا سکے نہ۔ اتے میں سے شکر کی آواز سنائی
دی۔

عیال رکھنا یہ استھانی تحریت یافتہ لوگ ہیں۔ انہیں مسحولیتی
محلت بھی نہیں تھی تو یہ کچوئیں کو اپنی سرفی کے مطابق تبدیل کر
سکتے ہیں۔ نحرا کرنے کیا۔

یہ بس۔ میں سمجھتا ہوں بس آپ بے فکر رہیں۔ شکر

چھاپڑا تھا۔ سور نے جواب دیا۔
”لیکن ہتایا تو یہ گیا ہے کہ اس را کوئے شفیہ راست کو بھی کر کیک
ہیں تبدیل کر دیا ہے اور اب ناگ پور سے بھاں تک رہا راست
کر کیک سے گزرنا پڑتا ہے۔ نحرا کرنے کیا۔
”ایسا ہی ہو گا بس۔ راگو مشیات کا ہست بڑا سرگر اور استھانی تیز
آدمی ہے۔ وہ ایسا کر سکتا ہے۔ سور نے جواب دیا۔

”لیکن تم ہماری رہنمائی کر سکتے ہیں۔“ میں اس کر کیک کے ذریعے
ناگ پور اور بھاں اس را کوئی بہنجا سکتے ہو۔ نحرا کرنے کیا۔
”لیکن بس استھانی آسائی سے۔“ سور نے جواب دیا۔

”اوکے ہمارا جہا، تم بھاں ہو گے۔“ میں سور کے ساتھ ناگ پور
جاؤں گا۔ نحرا کرنے کیا۔

”آپ دو آدمی ساتھ لے جائیں بھاں۔“ ہمارا جہا نے کیا۔
”ہمیں جتنے کم لوگ ہوں گے استھانی اچھا ہے۔“ تم بھاں ہے، ہوش
کر دینے والی لیکن فائز کر کے ان کا خاتمہ کر دیں گے اور تھاموٹی سے
وہیں آجائیں گے اور پھر میں جیں کو رپورٹ دوں گا۔ البتہ تم باقی
ساتھیوں سے بھاں ہو شیار ہو گے۔ نحرا کرنے کیا۔

”یاس پھر ہمارے بھاں کے کی کیا ضرورت ہے۔“ تم سب بھاں
چلتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس را کو اور اس کے آدمیوں سے بھی ۱۱۱۱
ہاتھ کرنے پڑ جائیں گے۔ ہمارا جہا نے کیا۔

”ٹھیک ہے۔“ میں شکر کو بھاں اچھا رجھنا دیتا ہوں۔ پھر تم بھی

کافرستانی پرائم مسٹر اپنے آفس میں موجود سرکاری کاموں میں
صرف تھے کہ میر، موجود سرخ رنگ کے فون کی گھستی بیج انہی تو
پرائم مسٹر صاحب نے پونک کر فون کی طرف دیکھا۔ کیونکہ یہ ان
کے اور کافرستانی صدر کے درمیان بات لائی تھی۔ انہوں نے میر کے
کلامے پر نگاہوں ایک بیشن دیا یا تو آفس کے دروازوں پر سرخ رنگ
کے جل جل اٹھے اور پرائم مسٹر صاحب نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انہا
لیا۔

لیکن سر میں پرائم مسٹر دیوبندی کھول رہا ہوں۔ پرائم مسٹر
نے کہا۔

پرائم مسٹر صاحب پاکیشیا مشن کس سینچ پر ہے۔ آپ نے کوئی
پورٹ ہی نہیں دی اس بارے میں۔ دوسری طرف سے صدر
نے قدرے نارائیں سے لجے میں کہا۔

نے جواب دیا۔

جب ہم واپس آئیں گے تو میں جیسیں اسی آلب پر کال کر لوں گے۔
تاکہ ایسا نہ ہو کہ ہم جب واپس آئیں تو تم ہم پر ہی فائز کھوں
دو۔

نمکرنے کہا۔

”یہ بس۔“ ملکرنے جواب دیا۔

”اوپکے۔“ نمکرنے کہا اور آلب کو آف کر کے اس نے اسے
جیب میں ڈال لیا۔

”اوپھلیں۔“ نمکرنے انھیں ہوئے کہا تو مہاراجہ اور شور بھی
انھی کھوئے ہوئے۔

ہے پرائم مسٹر نے جواب دیا۔
ٹھیک ہے۔ پھر بھی وہاں سکریسی کا مکمل انتظام رکھیں۔ یہ
پاکیشیانی ہو بظاہر آپ کو مطمئن تھا اب ہے ایں کسی بھی وقت کوئی
مُرکّت کر سکتے ہیں اور ایک بار ان کے کان میں فی ایس مثل کی
بھنک پڑ گئی تو سارا پلان ہی ٹکر کر رہ جاتے گا۔ یہ لوگ اپنے
سیناٹوں کے اڈے کو بچانے کے لئے کسی بھی حد تک جا سکتے
ہیں۔ صدر نے کہا۔

یہ سر تجھے احساس ہے سر۔ سیشنل ہائیسی کے افراد وہاں
ماہرین اور پیشکشیتوں کے روپ میں موجود ہیں اور وہ بے حد چوکا
ہیں۔ پرائم مسٹر نے جواب دیا۔

اوکے چیف شاگل کی طرف سے کیا پورٹ ہے۔ صدر نے
پوچھا۔

اہيون نے بھیجے اب تک کوئی رپورٹ ہی نہیں دی اور میں اس
لئے ان کے ساتھ رایٹری نہیں کر سکا کیونکہ میں اس حشن کے سلسلے
میں صروف ہوں اور روزانہ کی کارکردگی کی رپورٹ لے رہا
ہوں۔ پرائم مسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

آپ چیف شاگل سے رایٹر کریں اور ان سے تاواہ ترین رپورٹ
لے کر پھر بھیجے بائیس۔ میں برادر است اہیں اس نے کال نہیں کرنا
چاہتا کہ یہ پاکیشیانی لیکٹر پریزیڈنٹ ہاؤس کے معاملات کی زیادہ
تک میں رہتے ہیں۔ صدر نے کہا۔

اوہ سر میں نے سوچا تھا کہ کام شتم ہونے پر ہی آپ کو کاسیابی کی
رپورٹ دی جائے۔ بہر حال مشن پر کام تیزی سے جاری ہے۔ مشیری
اور ماہرین کام کر رہے ہیں۔ ویسے سرحد پار پاکیشیانی فوج کے
افران نے اس بارے میں پوچھ گچھ کی تھی تو انہیں بتایا گیا کہ ہماراں
سے مقناتیں کا بہت بڑا ذخیرہ دریافت ہوا ہے۔ اس بارے میں کام
ہو رہا ہے۔ پھر وہ فوقی افسران آئے اور انہوں نے موقع پر جنگ کیا اور
ماہرین سے لٹکھو بھی کی اور پھر وہ مطمئن ہو کر واپس عپلے گئے۔ اب
وہ اپنی چھیک پوش پر موجود ہیں اور مطمئن ہیں۔ جبکہ اصل مشن پر
سلسلہ کام جاری ہے۔ پرائم مسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
اس مثل کے بارے میں تو اہیں معلوم نہیں ہوا۔ صدر
نے پوچھا۔

اوہ نہیں جتاب۔ فی الحال مثل اہمیتی گہراوی میں ہتھی جاری ہے
اور پھر یہ بالکل اس اندھاگی مثل ہے جسے پاش پوتا ہے اور یہ کام
مشیری وہیں میں پاس پڑھ کر رہی گردی ہے۔ اس نے اہیں اس
بارے میں کیے معلوم ہو سکتا ہے۔ پرائم مسٹر نے جواب دیا۔

آپ نے خود دوڑ کیا ہے وہاں کا۔ صدر نے پوچھا۔
میں سر مقناتیں کے ذخیرے کی دریافت کا انتظام میں نے کیا
ہے اور اس سلسلے میں اخبارات اور الکٹرائیک سیٹی پار ٹیکسیل سے
بتایا گیا ہے اور پھر دیسے بھی سیٹلائز سے مقناتیں کا یہ ذخیرہ تو
داقتی دریافت ہوا ہے اور اس بارے میں پاکیشیا کو بھی ہمیں علم

صاحب کو پرائیم شرٹ نے قدرے سخت لجھے میں کہا۔
سرمش آغڑی مراحل میں ہے اور میں مشن کی تکمیل پر تفصیلی
رپورٹ دننا چاہتا تھا۔ شاگل نے موذباد لجھے میں جواب دیتے
ہوئے کہا۔

تفصیل بتائیں کیونکہ میں نے صدر صاحب کو تفصیل بتاتی ہے
وہ آپ کے اس مش کے طبقے میں ہے حد متعطر ہیں۔ پرائیم
شرٹ نے اس بار قدرے سخت لجھے میں کہا۔

سرپاکیشا سیکرٹ سروس دارا حکومت سے قرار ہو کر سوران
سے میں کلو سیزہ بیلے ایک چھوٹے سے شہر ناگ پور چھپتی ہے اور اب
ناگ پور سے سوران ایک خفیہ پہاڑی راستے سے داخل ہونا چاہتی
ہے۔ سیرے دو سیکشن وہاں ان کی لیکھی سوت بن کر موجود ہیں۔ میں
خود بھی سوران میں موجود ہوں۔ جیسے ہی یہ لوگ سوران میں داخل
ہوئے سوت ان پر چھپتہ بڑے گی اور انہیں ہر صورت میں بلاک کر
دیا جائے گا۔ شاگل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

کیا یہ بات کافر ہے کہ ناگ پور چھپتے والے پاکیشاں تھے
میں۔ پرائیم شرٹ نے پوچھا۔

میں سر۔ شاگل نے جواب دیا۔

کتنی تعداد ہے ان کی۔ پرائیم شرٹ نے پوچھا۔

سر یہ گردپ دو ہو توں اور چار مردوں پر مشتمل ہے۔ شاگل
نے جواب دیا۔

میں سر میں ابھی ان سے رابطہ کر کے آپ کو رپورٹ دتا
ہوں۔ پرائیم شرٹ نے کہا۔

میں آپ کی طرف سے کال کا مشترک ہوں گا۔ صدر نے کہا
اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو پرائیم شرٹ نے رسیور رکھا اور
سفید رنگ کے فون کا رسیور انحاکر اہم ہوں نے اس کے نیچے لگا ہوا
ایک چھوٹا سا بہن پر میں کر دیا۔

میں سر۔ دوسری طرف سے اہمی موذباد لجھے میں کہا گیا۔
سیکرٹ سروس کے چیف شاگل جہاں بھی ہوں ان سے میں
بات کراؤ۔ پرائیم شرٹ نے تکمیل لجھے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی
رسیور رکھ دیا اور میں موجود فاقائل پر جنک گئے۔ بالتبہ انہوں نے میں
کے کنارے پر موجود بہن پر میں کر کے دروالوں پر جعلنے والے سرع
رنگ کے بدبندھا دیئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد سفید رنگ کے فون کی
گھنٹی بج اٹھی تو پرائیم شرٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انحاکریا۔

میں۔ پرائیم شرٹ نے تکمیل لجھے میں کہا۔

چیف شاگل اس وقت سوران میں ہیں۔ ان سے رابطہ ہو گیا
ہے اور وہ ملائیں جتاب۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

کروقبات۔ پرائیم شرٹ نے چوہنگ کر کہا۔

ہم تو سر میں شاگل بول رہا ہوں۔ چند لمحوں بعد شاگل کی
موذباد آواز سنائی دی۔

آپ نے اب تک کوئی رپورٹ نہیں دی۔ سد لجھے اور صدر

پر سرخ رنگ کے فون کا رسیور المعاکر انہوں نے اس کے لیے بعد
دیگرے کی بیان پر لیں کر دیئے۔

لیں۔ رابطہ قائم ہوتے ہی صدر صاحب کی آواز سنائی دی۔
پر اُنم مشربول رہا ہوں سر۔ شاگل سے میں نے روپورٹ لے لی
ہے۔ وہ سویران میں اپنے دو سیکھنے سیت موجود ہیں۔ جملہ اس کے
مطابق پاکیشیا سکرٹ سروس کا گردپ چودو عورتوں اور چار مردوں پر
مشتمل ہے سویران سے جیلے ایک چھوٹے سے شہر تاگ پور میں موجود
ہے اور کسی شخصی پہاڑی راستے سے سویران میں داخل ہونا چاہتا ہے
اور شاگل صاحب نے وہاں اپنے سیکھنے توجیہات کر رکھے ہیں۔ تاکہ
انہیں یقینی طور پر بلاک کیا جاسکے۔ پر اُنم مشرنے تفصیل
ہتھے ہوئے کہا۔

”اوہ، اچھا اس کا مطلب ہے کہ انہیں ہمارے اصل مشن کا علم
نہیں ہو سکا۔“ صدر نے کہا۔

”ایسا تو مکن ہی نہیں جاتا۔ انہیں اصل مشن کا کسی علم ہو
سکتا ہے۔“ پر اُنم مشرنے کہا۔

”یہ شیطان اس بات کے لئے اوری دیتا ہیں مشہور ہیں کہ جو بات
ان سے چھپائی جائے اس کا انہیں کسی شکری ذریعے سے علم ہو جاتا
ہے۔“ صدر نے کہا۔

”مگر اس باری بات لفظ ثابت ہوگی جاتا۔“ پر اُنم مشرنے
اعتناً و بھرے لجھے میں کہا۔

”وارا حکومت میں آپ نے انہیں چیک کیوں نہیں کیا۔“ پر اُنم
شرنے پوچھا۔

”انہیں چیک کرایا گیا تھا جاتا لیکن یہ وہاں سے فوری طور پر
فرار ہو کر تاگ پور پہنچ گئے۔ جس پر مجھے فوری طور پر سویران پہنچنا
پڑا۔“ شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو ہم اب آپ ان کے اعتبار میں یستھے ہیں۔“ پر اُنم مشرنے
نے کہا۔

”لیکن سر۔ تاکہ ہم پہنچنے پر اچانک ان پر فائزگ کر کے ان کا
یقینی خاتمہ کر دیا جائے۔“ شاگل نے جواب دیا۔

”لیکن آپ نے وہاں تاگ پور میں ان کا خاتمہ کیوں نہیں
کیا۔“ پر اُنم مشرنے کہا۔

”جاتا ہم سویران کو ان کے لئے خالی تھیں چھوٹا چاتے۔ وہ
لوگ حد درج خاطر دیا گئے ہیں۔ یہ ہمارے تاگ پور پہنچنے ہی خود
سویران کی جائیں گے اور پھر لہذا تھی لوگوں کو جلا کر کے فرار ہو جائیں
گے۔“ شاگل نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ آپ نے درست سوچا ہے۔ بہر حال اس مشن میں
انہیں آپ کی کامیابی کی خبر ملتی پڑھئے۔“ پر اُنم مشرنے کہا۔

”لیکن سر ایسا ہی ہو گا۔“ شاگل نے جواب دیا تو پر اُنم مشرنے
نے رسیور رکھ دیا اور ایک بار پھر میز کے کنارے پر موجود پہنچنے پر لیں
کر کے انہیں نے دونوں درداروں پر سرخ رنگ کے پلب جلا۔ ور

عمران اپنے ساتھیوں سیست ایک جیپ میں سورہ عمران کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ یہ جیپ انہوں نے ناگ پور کے ایک احاطے سے حاصل کی تھی۔ اس احاطے میں دو آدمی موجود تھے جنہیں کمپنیں تھیں اور سورہ نے ہلاک کر دیا تھا۔ بچلے ان کا ارادہ دو توں یعنیں مسل کرنے کا تھا۔ لیکن جب جیپوں کو جنک کیا گیا تو ایک جیپ درست حالات میں تھی اور اس کا قیول ٹینک بھی آجھے سے زیادہ بھرا ہوا تھا۔ جنک دوسری جیپ غراب تھی اور لگتا تھا کہ اسے اس پہلی جیپ کے ساتھ تو چین کر کے بہاں لایا گیا تھا۔ اس نے وہ صرف ایک جیپ ہی لے آئے تھے۔ راگو کے اس احاطے میں راگو کے اوپری کو جب لے لئے ہوش کر کے بالندہ دیا تھا۔ ہلاک کر دیا گیا تھا۔ عمران کی ایمت پر اس کی لاش اور ریش کے آدمی گھوٹکی لاش بھی وہ جیپ لے لال کر ساتھ لے آئے تھے اور ناگ پور سے باہر آکر انہوں نے دو

یاں اب تک تو ایسا نہیں ہوا اور اگر مشن کی تکمیل تک ایسا نہ ہوا تو یہ کافرستان کی خوش قسمتی ہو گا۔ صدر نے کہا۔
میں سراتپ پر فکر میں۔ اس بارہ جونک تمام کشڑوں میں سے ہاتھ میں ہے۔ اس نے اس باری لوگ ہلاک بھی ہوں گے اور ہمارا مشن بھی یقینی طور پر مکمل ہو گا۔ پرانم مشترے بڑے فائزان بھی میں کہا۔

اوکے۔ دش یا گذاں۔ صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو پرانم مشترے مسکراتے ہوئے رسیور، کھو دیا۔ پھر انہوں نے بیچ کے کنارے پر موجود ہٹن پر لیں کر کے دروازوں پر جعلتے ہوئے سرخ دلگ کے بلب بھی بخدا دیے۔ کیونکہ جب تک یہ بلب جعلتے رہتے۔ دروازے کسی صورت بھی۔ کمل سکتے تھے۔ پھر وہ افغانستان بھر سے انداز میں دیوارہ سامنے موجود قابل پر تھک گئے۔

کیا سروت ہے اسے تلاش کرنے کی۔ جمیں انڈشیل ایریا ہے
جانا چاہئے۔ جو بھی ہو گا وہاں خود سامنے آجائے گا۔ عمران کے
جواب دینے سے پہلے تواریخے مت بناؤ کر کہا۔

وہاں وہ لوگ ایک جگہ اکٹھے نہیں ہوں گے۔ بلکہ پورے
انڈشیل ایریے اور اس کی طرف جانے والے تمام راستوں پر موجود
ہوں گے۔ اس لئے ہر ادرا راست وہاں جانا خود کشی کے سڑاک
ہے۔ عمران نے جواب دینے ہوئے کہا۔

تو پھر آپ نے کیا سوچا ہے۔ مقدر نے پوچھا۔

تم ہمادو تجھے کیا سوچتا ہے۔ عمران نے کہا۔

سیرا خیال ہے کہ آپ گھوشن کی آواز میں اس رسیٹ سے بات
کریں اور اس سے اس انداز کی کوئی بات کریں کہ وہ خود ہی اپنے
بہیٹ کو اتر کی نشاندہی کر دے یا کوئی ایسا اشارہ دے دے جس
سے اس تک پہنچا جائے۔ مقدر نے جواب دیا۔

وہ اتفاق نہیں ہے۔ سیکرت سروس کا سیکشن اپاراج ہے۔
ومران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

سیکشن اپاراج ہی ہے تاں تم لیڈر تو نہیں ہے۔ مقدر
نے ترکی پر ترکی جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران سیت سب پڑے۔

سیکرت سروس کا چیف شاگل بھی تھتنا سویران میں موجود
ہے۔

عجیبی سیت پر یتھے ہوئے کیپشن سکیل نے کہا تو سب بے
اختیار ہونک پڑے۔

مختلف ہلکوں پر تھاڑیوں کے جھنڈا میں ان لاٹوں کو پھینک دیا تھا۔
عمران صاحب۔ جمیں وہاں سویران میں پہنچ بھی تو کیا جائے
بے مقدار نے کہا۔

سیرا خیال ہے کہ اب ایسا نہیں ہو گا۔ کیونکہ ان تک یہ بات ہے
چکی ہے کہ ہم را گوکی مدد سے پھر لی رات کا زماں ہماری کے کریک کے
ذریعے سویران پہنچ رہے ہیں اور اس لئے انہوں نے وہاں حنگل اور
انڈشیل ایریے میں پکٹنگ کر رکھی ہو گی جو نک اب وہ پوری طرح
سلطنت ہو چکے ہیں کہ ہم لوگ ناگ پوریں ہیں اور پھر لی رات ہی
بچاں پہنچیں گے اس لئے انہوں نے تگرانی کا سندھ مٹھ کر دیا ہو گا اور
اب ان کی پوری توجہ اس کریک کی طرف ہو گی۔ عمران نے ہے
ڈرائیورنگ سیٹ پر تھا تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔
یہکن عمران صاحب کیا آپ کو ان کے بہیٹ کو اتر کا علم
ہے۔ صادق نے پوچھا۔

ہمیں جس نے گھوش سے معلوم کرنے کی کوشش کی تھی یعنی
اس نے بتایا کہ جب رسیٹ اپنے سیکشن کے ساتھ چیزوں پر سویران آیا
تو اس نے ناگ پور میں ہی اسے ڈاپ کر دیا تھا۔ جب سے اب تک
اس کا رایط صرف ٹرانسیسٹر ہی ہوتا ہے۔ وہ اب تک سویران کی
نہیں گیا۔ عمران نے جواب دیا۔
تو پھر اب تمہاری پلاٹنگ کیا ہے۔ کیا بھتے رسیٹ کا ہے کو اڑا
تلاش کیا جائے گا۔ جو لیا نے پوچھا۔

میں کہا۔
یعنی دیکھ لینا عمران نے اسے کوئی نہیں کرتا بلکہ نظر انداز کر دیتا
ہے۔ سورنے کہا۔
وہ کیوں۔ صدر نے پونک کر پوچھا۔
اس نے کہ اس کی اس سے دوستی ہے۔ یہ اسے ہلاک نہیں کرتا
پا رہتا۔ سورنے مرنے بنتے ہوئے جواب دیا تو اس یادِ عمران
اس کے بات کرنے کے انداز پر بے اختیار ہنس پڑا۔
اب کیا کروں ہوئے اور گوں سے دوستی تو پہر حال رکھنی ہی پڑتی
ہے۔ عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔
تو ہری در بعد دوسرے سو بران بس ٹریبل کی روشنیاں نظر آنا شروع ہو
گئیں تو عمران نے جیپ کی رفتار آہست کر دی اور پھر اس نے تھوڑا
اعج بوحی جیپ کو موڑا اور اسے بس ٹریبل کی طرف لے جانے کی
بجائے اس سے جکٹے ہی تھالیوں بھرے ایک میدان میں لے گیا۔
جیپ ناہموار ہو گئے ہوئے کی وجہ سے مسلسل اچھل رہی تھی لیکن پونک
کشہول عمران کے ہاتھوں میں تھا اس نے جیپ باہو جو دو اس قدر اچھیتے
کے سیچی سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عمران نے اس کی ہیئت لاٹس
بھی ہو کر دی تھیں۔ اس نے جیپ اندازیں کا جزو ہی آگے بڑھی چلی
جا رہی تھی۔ سب لوگ خاموش رہئے ہوئے تھے۔ ان میں سے کسی کی
لکھ میں نہ آ رہا تھا کہ عمران اس اندازیں کیوں جیپ لے جا رہا ہے۔
جلد اب میں سڑک سے بھی جائے میں کوئی خطرہ نہیں تھا۔ کچھ در بعد

اوہ ہاں اس کے بارے میں تو کسی نے سوچا ہی نہیں۔ صدر
نے پونک کر کہا۔

سوچ کر کیا کرتا ہے۔ وہ کبھی سامنے نہیں آتا۔ اس نے کسی
عمارت میں سیٹھا فون پر پورٹ کا انتشار کر رہا ہو گا۔ جو یا نے
کہا۔

وہ اگر پاٹو لگ جائے تو معاملہ زیادہ آسان ہو جائے گا۔ اس کی
آواز میں عمران صاحب اس کے دونوں یکشہر کو داپس کاں کر کے ان
کا خاتمہ کر سکتے ہیں اور پھر یہ مش اٹھیناں سے مکمل کیا جا سکتا
ہے۔ صالح نے کہا۔

اس کے بارے میں بھی دسی ہی جانتا ہے۔ وہ دو اب تک
سو بران میں ڈھنڈو رہے ہیں۔ عمران نے کہا۔

ومر ان صاحب میرا خیال ہے کہ رمشی سے زیادہ آسانی سے
شاگل کو ملاش کیا جا سکتا ہے۔ اچانک کیپشن شکیل نے کہا تو
ایک بار پھر سب پونک پڑے۔

وہ کہے۔ صدر نے قدرے حیرت بھرے لگتے ہیں کہا۔
وہ لانماں پتے فصوصی ہیلی کا پین بھاں آیا ہو گا اوس بھاں ہیلی کا پین
کی آمد کے بارے میں سب کو معلوم ہو گا۔ اس نے کسی سے بھی پوچھا
جاسکتا ہے کہ ہیلی کا پہر کہاں ہتا ہے۔ کیپشن شکیل نے جواب
دیا۔ اوہ ہاں، وہری گلہ کیپشن شکیل۔ صدر نے حسین اسمیت بھے

گا۔ اور عمران نے کہا۔
- احتیاط کرنا۔ یہ لوگ اہمی خطرناک ہیں۔ ایسا ہو کہ تم ان
کے ہاتھ لگ جاؤ۔ اور رمیش نے کہا۔
- میں ان سے کافی قابل پر ہوں پاس اور انہیں کسی قسم کا ٹک
بک نہیں ہے۔ اور عمران نے کہا۔
- او کے۔ اور اینڈآل۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران
نے ٹرانسیفر کر کے اسے جیپ میں ڈال دیا۔
- اب تم لوگ باہر کی نگرانی کرو میں اس فرنچائیزی کو چیک کر
وں۔ عمران نے کوت کی اندر وونی جیپ سے ایک تر شدہ
نقڈ کال کر اسے کھولتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھی سر بلاتے ہوئے
جیپ سے بچے اتر گئے۔
- آپ کو فرنچائیزی تو بھلے سے سخوم تھی۔ پھر آپ نے خصوصی
ٹوپرے کال کیوں کی ہے۔ صالح نے جیپ سے اترتے ہوئے
کہا۔
- میں گذرم کرنا پاہتا تھا کہ اب تک وہاں کوئی اطلاع تو نہیں
پہنچا۔ عمران نے جواب دیا۔
- اطلاع دیتے والا تو ہلاک ہو چکا ہے۔ میرا منصب ہے گھوش۔ پھر
امسا کسے پہنچ سکتی تھی۔ صالح نے جیت پھرے بچے میں کہا۔
- اطلاع پہنچنے کے کئی دریے ہو سکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ رمیش
نے راگو کے کسی آدمی سے بات کی ہو۔ کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ عمران

جیپ ایک پخت راستے پر پڑھی اور اس کے ساتھ ہی عمران نے اس کا
رخ بائیں طرف موڑا اور پھر اسے آگے بڑھانے لے گیا۔ تھوڑا آگے
جائے ہی ایک تھالی احاطہ نظر آیا جس کا پھانٹک غائب تھا۔ عمران نے
جیپ کو اس احاطے میں موڑا اور پھر اسے ایک سائیڈ پر لے جا کر
رک دیا۔

- میں کوئی رسک نہیں یہاں چاہتا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ شاگل نے ہر
طرف پکش کر ارکھی ہو۔ عمران نے کسی کے بولنے سے بہت
کہا تو سب نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ایجاد میں سرطاں ہی۔
عمران نے جیپ کی اندر وونی لائٹ جلانی اور پھر جیپ سحوہ ٹرانسیفر
کھال کر جو اس نے گھوش سے حاصل کیا تھا۔ اس پر فرنچائیزی ایڈ جس
کی اور اس کا بین آن کر دیا۔

- ہیلو۔ ہیلو گھوش کا نیگ۔ اور عمران نے گھوش کے بچے
میں کہا۔

- لیں رمیش اخڈنگ یو۔ کیا پورٹ ہے۔ اور بعد نہیں
بعد رمیش کی آواز سنائی دی۔
- پاس وہ لوگ اسی راستے سے ہی آئیں گے۔ اور عمران
نے کہا۔

- ٹھیک ہے، ہم ان کے استقبال کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔
اوور۔ رمیش نے اطمینان بھرتے بچے میں کہا۔
- پاس جب وہیاں سے روانہ ہوں گے تو میں آپ کو اطلاع دوں

209

مشیل کو ساتھ لو اور بے ہوش کر دینے والا لگیں پسل بھیڑے اور
مطلوب اپنے ریس تلاش کر کے اندر بے ہوش کرنے والی میں فائر
کر کے اندر جا کر چینگ کرو اور پھر وہاں سے مجھے زر و فایروں کا سیکھ
کال کر کے راست بھی بنا دیا اور دوسری تفصیلات بھی۔ عمران
نے کہا تو صدر سلطاناً ہوا کیپشن مشیل کی طرف پڑھ گیا۔ حکم عمران
بھی اپنی طرف مزگیا۔ اس نے سب کو یہ پلاسٹک بستائی اور خود بھی ایک
پر کی اوٹ میں ہو کر بیٹھ گیا۔ صدر اور کیپشن مشیل علیحدہ علیحدہ ہو
کر اس احاطے سے باہر نکلے اور دور پریش کی نظر آتے والی روشنیوں
کی طرف بھتھتے چلے گئے۔

208

نے جواب دیا تو صالحہ نے اہمیت میں سرطاں دیا۔ عمران نے جیب سے
بال پوست نکلا اور پھر نقشے پر نشانات لگانے شروع کر دیے۔
کافرستانی دارالحکومت سے خصوصی طور پر اس علاقے کا ایسا نقشی
نقشے لے آیا تھا جس کے ذریعے آسانی سے لوکیش ہیکل کی جا سکتی
تھی۔ کافی دیر تک نقشے کی مختلف جگہوں اور ستوں پر نشانات لگاتے
کے بعد اس نے ان نشانات کو ایک دوسرے کے ساتھ ملانا شروع کر
دیا۔ پھر ایک جگہ جہاں تمام نشانات مل رہے تھے اس نے بال
پوست سے داعرہ والا اور پھر جنور سے اس جگہ کو دیکھنا شروع کر دیا۔
جے رام پاؤں ماتاروڑا۔ عمران نے بڑاتے ہوئے کہا اور
پھر ایک طویل سائبیں لے گراں لے بال پوست بعد کر کے اسے
جیب میں والا اور نقشہ تہ کر اس نے اسے بھی گوٹ کی اندر رولی جیب
میں منتقل کر دیا۔ پھر جیپ کی اندر رولی لاست اف کر کے وہ جیپ سے
نیچے اتر آیا۔

کچھ معلوم ہوا عمران صاحب۔ قرب بھی صوبوں صدر نے
پوچھا۔

ہاں۔ جے رام پاؤں ماتاروڑا پر ریش مددوہ ہے۔ عمران
نے کہا۔

تو پھر سب اگئے پلیں یا پہلے ہم جا کر اسے ہیکل کر آئیں۔ صدر
نے کہا۔

سب کا اکٹھے جانا مشکوک ہو سکتا ہے۔ تم ایسا کرو کہ کیپشن

جاوہر قوراؤ اور اسند آل۔ شاگل نے تیز اور حکماء لجھے میں کہا
اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسیپریٹ اف کر دیا۔
ہوئے، ہمیں ساری رات جیچے کر ان کی آمد کا انتظار کرتے کی کیا
ضرورت ہے۔ جب رہیش کے آدمی کو مخلوم ہے کہ یہ لوگ ناگ پور
میں کہاں موجود ہیں۔ ہمیں اس عمارت کو ہی میرانگوں سے اڑا دینا
پڑے۔ شاگل نے خود کلامی کے انداز میں کہا۔ تھوڑی دریخ
کرے کا دروازہ کھلا اور رہیش اندر داخل ہوا اور اس نے بڑے مودباد
انداز میں شاگل کو سلام کیا۔

آدمی نے آئے ہو۔ شاگل نے تیز لجھے میں کہا اور ساتھ ہی
اسے یستھنے کا اشارہ کر دیا۔
اسکے سر پر ہر مودباد میں سر رہیش نے مودباد لجھے میں کہا
او، گری پر یستھنے لگیا۔
تم اپنے دلوں آدمیوں کو سماں تھپرا اور میرے ساتھ ہیلی کا پڑ
پر ناگ پور چلے ہیں ان لوگوں کا وہیں خاتم کرونا چاہتا ہوں۔
شاگل نے کہا۔

یہی سر۔ میہے آپ حکم دیں سر۔ رہیش نے ہواب دیا۔
وہاں ناگ پور میں تمہارے کھنے آدمی ہیں۔ شاگل نے
پوچھا۔

ایک ہی آدمی ہے سر۔ گھوش اور وہ وہاں ان کی نگرانی کر رہا
ہے۔ رہیش نے ہواب دیتے ہوئے کہا۔

شاگل سوران میں اپنے لئے بڑو عمارت کے ایک کمرے میں
بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے پہرے پر بے چیز کے تاثرات نہیں تھے۔
ساری رات انتظار کیے ہو سکتا ہے۔ ہمیں وہاں رسید کرتا
چلتے۔ شاگل نے بڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
نے ٹرانسیپریٹ سمتے رکھا اور پھر اس پر فرکتوں کی ایجاد
کر کے اس نے تیزی سے اس کا ٹھنڈا کر دیا۔
شاگل کا ناگ۔ اور۔ شاگل نے بار بار ٹھنڈا فرمائے ہوئے
کہا۔

یہی صر رہیش انتلائیک یو سر۔ اور۔ جتنے لوگوں بعد رہیش
کی مودباد آواز سنائی دی۔

سوچیں چاہتا ہوں کہ ناگ پور جا کر ان پا کیشیابی میں توں پڑھے
کرو یا جائے۔ تم ایسا کرو کہ اپنے ساتھ دو آدمی لے کر میرے پاس آ

-ٹھیک ہے وہ بماری وہاں رہنمائی کر سکے گا۔ میرے ہیلی کا پڑ
سیزائل گن موجود ہے۔ اس سے ہم رہائش گاہ کو ہی اڑا دیں
جے۔ شاگل نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے اٹھتے ہی رمیش بھی
انھیں کھوا ہوا۔

-میں سر۔ میکن سر۔ رمیش نے اٹھتے ہوئے کہا تو شاگل بے
اختیار پڑوئے۔

-میکن کیا۔ شاگل نے تیر لے چکا ہے۔
سر ہیلی کا پڑگی آواز رات کے وقت دور سے ہی سنائی ہے جانے
گی اور یہ لوگ اپنائی چوکا اور ہوشیار ہوں گے۔ رمیش نے
مودوبات لے چکے ہیں کہا۔

-اوہ ہاں تمہاری بات درست ہے۔ ویسے بھی وہ چھوٹا سا قصہ تا
شہر ہے۔ پھر کیا کیا جائے۔ شاگل نے پوچھا۔

-مر جسے آپ حکم دیں۔ رمیش نے جواب دیا۔ وہ پڑوئے
شاگل کا مزارع آشنا ہے اس لئے اسے حلم تھا کہ اگر اس نے تود کوئی
تجھنڈی تو شاگل اتنا اس پر ہی چڑھ دوئے گا۔

-جیپوں پر چلتے ہیں۔ شاگل نے بعد لئے تھا وہ شہر کے
بعد کہا۔

-بتاب آپ کو خود تکفیر کرنے کی کیا تحریروں تھے۔ آپ حکم
جیسے سمجھے آدمی ہماں جا کر آپ کے حکم کی تعییں کر سکتے ہیں۔
رمیش نے کہا۔

-میکن تھا رے آدمی تو وہاں انڈسٹریل ائریٹے میں کام کر رہے
ہیں۔ شاگل نے کہا۔ وہ دوبارہ کری پر پیٹھ گیا تھا اور اس کے
بیٹھنے کے بعد رمیش بھی دوبارہ مودبیاں انداز میں کری پر پیٹھ گیا تھا۔
سر میرا پورا سیکشن ہماں موجود ہے۔ انڈسٹریل ائریٹے میں آٹھ

آدمی ہیں۔ جبکہ چار آدمی ہماں سب ہیں کو اور تر میں موجود ہیں۔ میں
انہیں ساتھ لے کر وہاں جا سکتا ہوں۔ ویسے سر میرا آدمی گھوش کنفرم
ہے کہ وہ لوگ پچھلی رات لاڈما کا تماہیزی کے کریک سے گزد کر
ہماں سو بران بیٹھ جائیں گے۔ رمیش نے جواب دیا۔

-میں خواہ گواہ پر بیٹھاں، ہو رہا ہوں۔ ٹھیک ہے وہ خود ہماں آئیں
گے اور مارے جائیں گے۔ او کے جاؤ تم اور اپنے آدمیوں کو بھی لے
جاؤ۔ شاگل نے اچانک اراواہ بدلتے ہوئے کہا۔

-ہماں آپ کے پاس سرف دو آدمی ہیں جتاب۔ ان دونوں کو بھی
میں بھیس چھوڑ جاتا ہوں۔ رمیش نے کہا۔

-میں واپس دارالفنون سے بارہا ہوں۔ صبح آجاؤں گا۔ اب ہماں میرا
کوئی کام نہیں ہے اور اس ماحول میں مجھے کچھ اچھا نہیں لگ رہا۔
شاگل نے کہا۔

-میں سر۔ رمیش نے جواب دیا۔
اوکے سر ہیلی کا پڑیا نکٹ کو کہ دو کہ وہ جیوار رہے اور تم نے بھی
ٹھیاں رکھتا ہے۔ یہ لوگ حدود جد خطرناک ہیں۔ شاگل نے
کہا۔

ٹھاکر، سہاراچہ اور شور کے ساتھ بہاڑیوں میں آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا اور پھر ایک بند جنگ کر شور پر اختیار اچھل پڑا تو وہ دونوں بھی چونک پڑے۔

کیا ہوا ہے۔ ٹھاکر نے چونک کر پوچھا۔

یاس حرمت ہے سہماں تو باقاعدہ جیپوں یا لکھڑک کا راستہ بتایا گیا ہے۔ بھٹے تو یہ راستہ نہیں تھا۔ شور نے کہا۔ وہ گہرائی میں دیکھ رہا تھا۔

کہاں ہے راست۔ ٹھاکر نے حرمت بھرے لجھے میں کہا۔ آئیے میرے ساتھ۔ یہ دیکھیں سہماں جیپوں کے نائروں کے باقاعدہ نشانات موجود ہیں۔ ان لوگوں نے ایسا کام کیا ہوا ہے کہ گہرائی کی وجہ سے کسی کی نظرؤں میں بھی نہ آئیں اور جیپیں بھی آسانی سے اتر سکتی ہیں اور چھڑے بھی سکتی ہیں۔ شور نے کہا اور ٹھاکر

لیں سر، ہم پوری طرح الرٹ ہیں سر۔ رہیش نے جواب دیا اور انھوں کر مڑا اور دروازے سے پاہر چلا گیا۔

میں خواہ بخواہ پر بیٹھاں ہو رہا ہوں۔ ٹھاکر بھی وہاں اپنے سیکشن سیست موجود ہے اور رہیش کے آدمی بھی موجود ہیں۔ یہ لوگ اب جات تو نہیں ہیں کہ ہوا میں الا جاتیں گے۔ شاگل نے ایک طویل ساتھ لیتے ہوئے کہا اور پھر انھوں کر تیز تیز قدم انہما تا ہے ورنی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تمہاری در بعد اس کا ہیلی کا پیڑ فھا میں بلند ہوا اور یلندی پر جا کر تیزی سے دار الحکومت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

نہیں ہوا اور جیپ درست انداز میں نیچے چکن گئی۔ سرٹنگ سیٹ پر
شور موجود تھا۔ نحاکر اچھل کر سایہ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جبکہ مہاراجہ
عینی سیٹ پر سور ہوا گیا تو سور نے جیپ آگئے بڑھا دی۔ نحاکر نے
جیپ سے مٹین پسل نکال کر ہاتھ میں کپڑا یا جیپ کی ہیڈ لائسٹ کی
تحریک شنی میں جیپ تیزی سے اس انسانی ہاتھوں کی ہاتھی ہوئی سرٹنگ
میں پلتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی اور پھر اچھاک جیپ ایک
ہمالی کر کیک میں داخل ہو گئی۔ یہ قدرتی کر کیک تھا۔
= واقعی قدرتی کر کیک ہے۔ نحاکر نے کہا اور سور نے
اشیات میں سرطا دیا۔ یہ قدرتی کر کیک سرٹنگ سے قدرے تک تھا اور
اس کا فرش بھی اسوارت تھا۔ اس نے جیپ بری طرح سے اچھلی ہوئی
آگے بڑھ رہی تھی۔ مختلف موادوں سے گھوم کر تقریباً ایک لمحہ بعد وہ
وہ سرے سرے پر آتی گئے سہماں بھی ہی صور تھاں تھی۔ میںی
سورہ ان کی طرف سرٹنگ کے آغاز پر تھی۔ وہاں جیپ کو نیچے اترنا پڑا
تھا۔ جبکہ سہماں جیپ کو اور سورہ تھا اور ایک اچھا میدان تھا جہاں
وہ شتوں کا تھتلہ تھا اور اس کے بعد سماں تھاں کا سلسہ نظر آرہا تھا۔

اس پورے راستے پر کوئی ملاحظہ یا انسان نظر نہیں آیا۔ نحاکر
نے کہا۔

یہ راستہ صرف سرٹنگ اور راگو کے آدمی ہی استعمال کرتے ہیں۔
دوسراؤہ کوئی آتا ہی نہیں۔ سور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
اب اس احاطے کو کسی تکالش کریں گے۔ جہاں پا کیشیاں

نے اشیات میں سرطا دیا۔ تھوڑی در بعد وہ نیچے گھر اپنی میں بچنے تو نحاکر
اور مہاراجہ کی آنکھیں بھی حیرت سے بھیلی چلی گئیں سہماں ایک
سرٹنگ نثار است تھا اور یہ اس قدر کھلا اور سور تھا کہ واقعی اس میں
ٹرک بھی گور سکتا تھا۔

کمال ہے۔ یہ سرٹنگ لوگ کس انداز میں کام کرتے ہیں۔ یہ
راستہ باقاعدہ بتایا گیا ہے۔ نحاکر نے کہا۔

باس اگر جیپ وہاں تک جا سکتی ہے تو پھر اسیں جیپ پر ہی جانا
چاہئے۔ درست جسکے لئے کافی ہے کہتے کرتے ہیں چار پانچ
لمحے تک جائیں گے۔ مہاراجہ نے کہا۔

اوہ ہاں واقعی جھاؤ تم جیپ لے آؤ ہم سہماں خبرتے ہیں۔ نحاکر
نے کہا اور سور نے اشیات میں سرطا دیا اور تیزی سے واپس مزگیا۔

جن لوگوں نے یہ معمونی سرٹنگ ان بھاڑیوں میں ہاتھی ہے وہ
اس کی حفاظت کا بھی لقینڈا انتظام کرتے ہوں گے۔ مہاراجہ
نے کہا۔

یہاں تو کوئی آدمی نظر نہیں آ رہا۔ پہچال اگر ہوں گے تو
لیکھا جائے گا۔ نحاکر نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں
اپنے عقب میں جیپ کی آواز سنائی دی۔ کچھ در بعد جیپ اور جو احتیاط نظر
آئی۔ اس کے ساتھ یہ اس کا رشت نیچے کی طرف ہوا اور نحاکر اور
مہاراجہ دونوں اچھل کر ایک طرف ہو گئے۔ کیونکہ جیپ کے اتنے
گا انداز ایسا تھا جسے وہ ابھی اٹ کر نہیں سمجھ سکتے۔ یہی لیکن ایسا

حکومت چاہے تو اس کے لب کی ائمہ سے ایش بھائیت ہے اور اس کی باتی ساری زندگی جیل میں گور سکتی ہے۔ جبکہ اگر اسے یہ تین دلائیا جائے کہ حکومت اس کی سکھنگ کو تظریف ادا کر دے گی تو وہ شاید خود ہمارے ساتھ جا کر ان پا کیشیانی ہجنشوں کا خاتمہ کر دے۔ شور نے کہا۔

ٹھیک ہے آؤ۔ جیسے حالات ہوں گے ویسا کر لیں گے۔ ٹھاکر نے یکجنت کا نہ ہے اپنکا تھے ہوئے کہا اور پھر وہ تینوں لب میں داخل ہو گئے۔ ہال میں مشیات کا دھوان پھیلا رہا تھا۔ چار غنڈے ہاتھوں میں شین گھنسیں اٹھائے ہال کے چاروں کوتوں میں موجود تھے۔ ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا۔ جہاں ایک لمبے قد اور بیماری جسم کا آدمی کری پر اس طرح ہے ٹھاکر رہا تھا جیسے یہ تخت شاہی ہو اور وہ کسی ملک کا بادشاہ ہو۔ جبکہ دو آدمی دیزروں کو سروس دیتے میں مصروف تھے۔ ٹھاکر نے ایک نکریاں کو دیکھا اور پھر وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ کاؤنٹر پر یہاں ہوا آدمی انہیں اپنی طرف آتا دیکھ کر یکجنت چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس کے پھرے پر حریت کے ساتھ ساتھ ملکن کے تاثرات نہیاں ہو گئے تھے۔

ہمارا تعلق سیکرت سروس سے ہے۔ ٹھاکر نے جیپ سے خسوس سرکاری یوجنکال کراس کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ ”اوہ، اوہ یہ سر۔ حکم سر۔“ اس آدمی نے یکجنت ایک جھنک سے انہوں کھوئے ہوئے ہوئے کہا۔

مجبت ہو جو دیں۔ ٹھاکر نے کہا۔
”باس یہیں اس راگو کو شریں کرنا پڑے گا۔ اس سے سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔“ عقیقی سیست پر یعنی ہوئے ہمارا جدے کہا۔
”ہاں ٹھیک ہے۔ معلوم کرو۔“ شور کہ راگو کیاں ہے گا۔ ٹھاکر نے کہا۔

”اس کا ہمان مشہور لب ہے بس۔ راگو لب کے تام سے۔ میں نے دیکھا ہوا ہے۔“ شور نے کہا تو ٹھاکر نے اشیات میں سرطاویا اور پھر تھوڑی در بعد ایک دوسری عمارت کے سامنے جا کر اس تے جیپ روک دی۔ سامنے جہازی سائز کا بورڈ نصب تھا۔ جس پر راگو لب لکھا ہوا تھا۔ لب میں آنے چاتے والے سب افراد اس میں دیکھا کر افراد تھے۔

”باس راگو ہام لوگوں سے نہیں ملتا۔ اس نے ہمیں اپنا تعارف کرنا ہو گا۔“ شور نے جیپ سے اترتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے تعارف کراؤں گے۔“ ٹھاکر نے کہا۔

”یعنی یاس وہ پا کیشیانی سکرت سروس سے بھاری رقم وصول کر جائیں۔ ایسا ہے ہو کہ وہ انہیں کوئی اشارہ کر دے اور وہ لوگ ناپ ہو جائیں۔“ ہمارا جدے کہا۔

”تو پھر کیا کیا جائے۔“ ٹھاکر نے ہوئے چاتے ہوئے کہا۔

”باس راگو، کافرستائی سکرت سروس کے بجز دیکھنے کے بعد یقیناً ہمارے ساتھ مکمل تعاون کرے گا۔ کیونکہ اسے معلوم ہے کہ

اور براون کفر کی سیور جیک بھی ہوئی تھی۔ اس کا بڑا سماجہرہ اور انہوں میں موجود چمک بتاری تھی کہ وہ خاصاً شاطر اور دولت کا یجادی ہے۔

اس آدمی نے مصائب کے لئے باتھے بڑھاتے ہوئے کہا۔
”میرا نام راؤ گو ہے۔“

”میرا نام مٹھاکر ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں ہمارا راجہ اور شوار۔ ہمارا تعلق کافرستان سیکرت سروس سے ہے۔“ مٹھاکر نے کہا اور اس کے ساتھی اس نے سرکاری یونیورسٹی کا رکھ دیا تو راؤ گو کے پھرے پر یونیورسٹی کے تاثرات اپنے آئے۔

”آپ حکم فرمائیں۔ ہم تو حکومت کے خادم ہیں، حساب میلے آپ ہمیں آپ کیا پینا پسند کریں گے۔“ راؤ گو کا ابھی یونیورسٹی میڈیا ہو گیا تھا۔

”میر ڈیوٹی پر ہیں۔“ اس نے اس پات کو چھوڑو اور ویے بھی ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔ یہ بات بھی سن لو کہ ہمیں معلوم ہے کہ تم نے مشیات کی سرگنگ کے نئے کامیابی کے کریک کو اس انداز میں چیخ کر دیا ہے کہ اپ ناگ پور سے سوریان بیک کر کیک کے مطادہ ہماری بنائی ہوئی سرگنگ بھی موجود ہے اور یہ بھی بسادوں کے ہم سوریان سے اسی سرگنگ اور کریک کے ذریعے ہمارا تک پہنچے ہیں۔“ مٹھاکر نے کہا تو راؤ گو کا پھرہ یونیورسٹی دیکھنے والا ہو گیا۔

”یعنی حکومت ہماری اس سرگنگ کو نظر انداز کر سکتی ہے۔“

220

”ہم نے راؤ گو سے ملاقات کرتی ہے ابھی اور اسی وقت۔“ مٹھاکر نے یج انٹھا کر اسے دالپس جیپ میں ڈالتے ہوئے تھکمانہ لجے میں کھاتوں کا ڈسٹر میں نے کاؤنٹر پر پڑے ہوئے فون کا رسیور الایمیا اور کیکے بھر دیگرے کئی تیپریس کر دیے۔

”کاؤنٹر سے دشتوں والے بہوں بیس۔“ سیکرٹ سروس کے تین افراد ہمارا آئے ہیں اور آپ سے قوری ملاقات چلہتے ہیں۔ دشتوں نے میڈیا پسندیجے میں کھا۔

”یک بیس میں نے یج دیکھا ہے بیس۔“ دشتوں نے دوسرا طرف سے بات سن کر کہا۔

”اچھا بیس۔“ دشتوں نے یحد گھوں کی خاموشی کے بعد کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے ایک سائیلی پر کھوئے ہوئے ایک عجھے کو اشارے سے قرب بٹایا۔

”ساجبان کو بیس کے آفس بیک چھپا دو۔“ دشتوں نے کہا۔ ”اچھا جتاب۔ آئیے صاحب۔“ اس آدمی نے کہا اور پھر وہ دالپس مزیگیا۔ مٹھاکر اپنے ساتھیوں سمیت اس کے یونیورسٹی پل پلا۔ پھر ایک راہداری میں بند دروازے کے سامنے ٹکیکر دیکھ دیا اور کیک گیا۔ اس نے دروازے کو کھولا اور ایک طرف ہٹ گیا۔

”بیس اندر موجود ہیں صاحب۔“ اس آدمی نے کہا اور مٹھاکر عرصہ میں اندرون داخل ہوا۔ یہ ایک خاصاً بلاکہ تھا جس میں سچے یونیورسٹی کی گستاخی نہیں تھا۔ اس نے جیزی کی ٹکنگ پیٹ

ان کا تعلق دار الحکومت کے ایک گروپ سے ہے اور ان کے دشمن
سوبران میں اکٹھے ہو رہے ہیں اور وہ ان سے چھپ کر اس طرح
سوبران جاتا چلتے ہیں کہ ان کے دشمنوں کو اس کا عالم نہ ہو سکے۔ اس
لئے میں نے اس کریک کے ذریعے انہیں سوبران پہنچانے کی حاجی تھی
لیکن اس کے ذریعے انہیں سوبران پہنچانے کی حاجی تھی۔

لئے میں نے اس کے ذریعے تیر تیز لئے میں کہا۔
وہ مقامی نہیں ہیں۔ وہ پاکیشیانی بحث ہیں اور سوبران میں
وجود کافرستان کی اہم اور قیمتی یسیار ثری جہاہ کرنا چلتے ہیں۔
نمکار نے کہا۔

اوہ جتاب اگر ایسا ہے تو جتاب اب ایسا نہیں ہو گا۔ میں ان
ب کو بلاؤ کر دیا ہوں جتاب۔ میں یہ کسیے برداشت کر سکتا ہوں
جتاب کہ اپنے ہلک سے شدادری کروں۔ راگوئے کہا۔
پہاں ہیں وہ لوگ ہمیں دیاں لے چلو۔ وہ اہمی خطرناک
بحث ہیں۔ نمکار نے کہا۔

وہ بہاں سے کچھ فاسطے پر میرے ایک اڈے پر موجود ہیں جتاب۔
دیاں میرے اخواں آؤ گی رانجور بھی موجود ہے جتاب۔ راگوئے کہا۔
چل جو ہمارے ساتھ اور وکھاؤ ہمیں کہاں ہیں وہ۔ نمکار نے
کہا تو راگوئے کھرا ہوا اور پھر وہ ایک مخفیہ راستے سے گزر کر کلب کی
مخفی طرف موجود گلی سے باہر آگئے۔ راگوئے اپنے ساتھ اپنے دو آدمی
بھی لے لئے تھے۔ وہ مختلف گلیوں سے ہوتے ہوئے ایک احاطے میں
عمارات کے سامنے آئی گئے۔

کیونکہ یہ محولی ساجرم ہے یہیں ایک اور برم تم نے ایسا کیا ہے جو
تاقابلِ محافی ہے۔ نمکار نے دوبارہ بولتے ہوئے کہا تو راگوئے
اختیار اچھل پڑا۔

تم میں نے عزم کیا ہے۔ نہیں جتاب یہ چھوٹی موٹی سرٹیک تو
میں کر دیتا ہوں یہیں۔ راگوئے گھر ائے ہوئے بھے میں کہا۔
تم نے ملک و قوم سے شدادری کرنے کی کوشش کی ہے اور اسما
تو ہمیں معصوم ہی، ہو گا کہ شدادری تاقابلِ محافی جرم ہے اور اس کی
سرادوری اور یقینی صورت ہے۔ نمکار کا بچہ مزید سخت ہو گی تو
راگوئے کے ہمراہ سے پسندی بنتے گے۔

شدادری۔ اوہ نہیں جتاب میں تو ایسا سوچ بھی نہیں سنتا جتاب۔
آپ کو کسی تے غلط پیاسی کی ہے جتاب۔ راگوئے اہمی سخت
سے بچے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

تم نے کافرستان کے دشمن ایکٹھوں کو پہنچا دیتے اور تم نے
اہمیں پہنچلی رات اس کریک اور سرٹیک کے درجے سے ان ہمپیانے
کے لئے بنا قاعدہ سووا گیا ہے۔ تاکہ وہ وہاں کافرستان کی اہمی اہم
لیہاری جہاد کر سکیں اور ہمارے پاس ہمارے خلاف ٹھوس ٹھیک
ہیں۔ اب بھی وقت ہے کہ تم حکومت کے ساتھ مکمل تعاون کرو۔
ورثہ دوسری صورت میں نہ تم رہو گے اور نہ ہمارا یہ کلب۔ وہ لوگ
نمکار نے اہمی سخت بھے میں کہا۔

وہ لوگ وہ تو مقامی ایں جتاب۔ انہوں نے بھے کہا ہے کہ

موجود نہیں ہے۔ راؤ نے اپنائی جست بھرے لمحے میں کھا۔
جس بتا وہ کہاں ہیں وہ۔ تم ہم سے دھوکہ کر رہے ہو۔ تھاکر
نے کہا۔

وہ ہیں تھے جتاب۔ میں جس کہہ رہا ہوں۔ راؤ نے
کلاتے ہوئے انداز میں کہا۔ اس کا پھرہ واقعی دھوان سا ہو رہا
تھا۔

پاس ہمارا دو آدمیوں کو ہلاک کیا گیا ہے۔ اندر خون کے
نشانات موجود ہیں۔ اچانک ہمارا جنے کہا۔

کہاں ہیں نشانات دکھاؤ اور پھر تھوڑی در بحراستے بھی یقین آگئی
کہماں واقعی دوادیس کو گولی باز کر ہلاک کیا گیا ہے۔

پاس ہمارا سے یہ لوگ کرسوگا جیپ میں گئے ہیں۔ اس کے
نامروں کے مخصوص نشانات موجود ہیں۔ اچانک شور نے
واپس آکر کہا۔

کرسوگا جیپ وہ تو۔ وہ تو ہماری جیپ ہے اور ہمارا ایک ہی
کرسوگا جیپ ہے۔ راؤ نے اچھلتے ہوئے کہا۔

کیا وہ ہمارا موجود تھی۔ تھاکر نے ہونٹ پھاتتے ہوئے
کہا۔

ہیں جتاب۔ ہمارا سے قریب ہی ایک دوسرے احاطے میں
تھی۔ میرے پاس ایک ٹرم پار اور ایک کرسوگا جیپ ہے۔ ٹرم پار
جیپ خراب ہو گئی تھی تو کرسوگا جیپ کے ذریعے اسے کھینچ کر ہمارا

اس عمارت میں ہیں وہ لوگ جتاب۔ راؤ نے کہا۔
ہمارا جنہے اندر بے ہوش کر دیتے والی گیس فائز کرو۔ بجلدی اور
شور تم عقی طرف جاؤ اور کوئی باہر نکلنے کی کوشش کرے تو ہمون
ڈالنا۔ میں ادھر سے خیال رکھوں گا۔ تھاکر نے تیز لمحے میں اپنے
ساتھیوں کو ہدایات دیتے ہوئے کہا اور تھوڑی در بعد اس کی بدایتہ بر
عمل ہوتا شروع ہو گیا۔ ہمارا جنے مخصوص کیس پشن سے عمارت
کے اندر ریکے بعد دیگرے چار کیپول فائز کر دیتے اور پھر وہ تھاکر کے
پاس آگیا۔

یاں یا تو یہ لوگ سونے ہوئے ہیں یا پھر عمارت خالی
ہے۔ ہمارا جنے کہا تو تھاکر نے انتیار اچھل پڑا۔

ہیں جتاب عمارت کیے خالی ہو سکتی ہے۔ انہیوں نے پھر
رات بھرے ساتھ جاتا ہے۔ راؤ نے کہا۔

اندر کو دکھانک کھولو۔ تھاکر نے ہمارا جنے سے کہا۔
میرا آدمی کھول دیتا ہے جتاب۔ راؤ نے کہا۔

نہیں تم بیٹے دو۔ ہمارا جنے تم جاؤ۔ تھاکر نے کہا تو
ہمارا جنے آگے بڑھا اور پھر پھانک پر جوڑ کر ۵۵ دوسری طرف
کو دیکھ لگوں بعد پھانک کھلا او۔ ہمارا جنے باہر آگیا تو تھاکر تھی
سے آگے بڑھا۔ راؤ اور اس کے دو تلوں آدمی بھی اس کے لیے تھے تھے۔

ہمارا جنے بھی ان کے ساتھ اندر آگیا تھا۔ یعنی عمارت خالی بنتی تھی۔
جسے کیا مطلب۔ یہ لوگ کہاں گئے۔ وہ میرا آدمی رائٹھور وو۔ بھی

کہا اور اس کے ساتھ ہی اسے اپنی مخصوص فریکنٹسی بتا دی اور پھر تھوڑی در بخداں کی جیپ تجھی سے سڑک کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ابھی وہ سڑک پر نہیں تھی تھے کہ انہیں ہیلی کا پڑک آواز سنائی دی اور پھر ایک ہیلی کا پڑان کے سروں سے گزرتا ہوا دار الحکومت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

یہ تو چیف کا ہیلی کا پڑتے ہیں۔ نحاکرنے کہا۔
ہاں میرا خیال ہے کہ چیف والپس دار الحکومت چاہرے ہیں۔

ہمارا بھتے کہا۔
”وہ کیا چیف کو معلوم ہو گیا ہے کہ یہ لوگ ہمہاں سے نکل گئے ہیں۔“ نحاکرنے کہا۔

شور نے جواب دیا اور نحاکرنے پے اختیار ہو شک بیٹھ لے۔ اس کے پھرے پر مایوسی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

رِ اَصْبَارٍ وَرِسَّاقِ اَسْنَافِ الْمُنْهَاجِ
حِبْ كُسْ کُرْ سُوْنَكْ جُخْرِ مَلَكْ سُورْ رَمَهْدَنْ صُورْ

03216226890

لایا گیا تھا۔ صح اسے نحیک کرانا ہے۔ راؤ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہمہاں ہیں یہ جیسیں چلو ہمارے ساتھ اور دکھاؤ۔“ نحاکرنے کہا اور پھر وہ سب اس عمارت سے نکل کر مختلف گلیوں سے گزر کر ایک اور اھاطے میں بیٹھ گئے۔ پھر انکے اندر سے بندہ تھا اور اندر تھاموٹی طاری تھی۔ وہ اندر داخل ہوئے تو وہاں ایک فرم پار چیپ موجود تھی۔ جبکہ کرسوگا چیپ موجود نہ تھی اور ہمہاں ایسے نشانات موجود تھے جن سے پہ پڑتا تھا کہ ہمہاں سے کرسوگا چیپ باہر لے جائی گئی ہے۔

اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ کرسوگا چیپ میں 32ارہو کر گئے ہیں لیکن ہمہاں۔ نحاکرنے خود گلائی کے انداز میں کہا۔ لیکن ظاہر ہے اس کے اس سوال کا جواب کسی کے پاس نہ تھا۔

”ہمیں والپس جانا ہو گا۔ تو۔“ نحاکرنے کہا اور تجھی سے چلتا ہوا والپس کی طرف بڑھ گیا۔ ہمہاں ان کی جیپ موجود تھی۔
”باس ہم کریک گی۔ بجائے مڑک کے راستے سے ان جائیں۔“ اس پار شور نے کہا۔

ہاں اس طرح ہم کرسوگا چیپ کو بھی چیک کر سکتے ہیں۔ نحاکرنے کہا۔

”تم۔۔۔ خیال رکھتا ہے راؤ کو اگر یہ لوگ والپس ہمہاں آئیں تو تم نے فوراً ہے اظہار دینی ہے۔“ نحاکرنے راؤ سے مطالبہ ہو کر

بے۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”لیکن کیوں۔ وجہ۔ جو یا نے پوچھا۔
اب کیا کہا جاسکتا ہے۔ ویسے شاگل اس طرح واپس نہیں جا سکتا۔ جبکہ اسے معلوم ہے کہ ہم نے صحیح سورہ سے بھائی پختا ہے۔
ضرور کوئی خاص بات ہوتی ہے۔“ عمران نے کہا۔
”وہ بزدل آدمی ہے۔ اسے معلوم ہے کہ بسیج ہمارا فائز ہو گی۔
اس نے وہ بھٹکے ہی جان بچا کر بھاگ گیا ہے۔“ سورہ نے مت بناتے ہوئے کہا۔
ہاں، ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ شاگل ہمیشہ اسے موقعوں پر دور رہنے کی کوشش کرتا ہے جب اس کی جان کو خطرہ لائق ہو۔ عمران نے سورہ کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا اور پھر اس طرح کی باتوں میں مزید کچھ وقت گزر گیا تو اچانک عمران کی جیب سے ثرا نسیمیز کی سیپی کی مخصوص آواز سنائی دی تو عمران اور اس کے ساتھی پیونک پڑے۔ عمران نے جیب سے ثرا نسیمیز کاٹا کر اسے آن کر دیا۔
”ایلے، یہ مارشل کا لانگ۔ اور۔“ ثرا نسیمیز سے صدر کی آواز سنافی دی۔
”میں مائیکل ایڈنٹیگ یو۔ اور۔“ عمران نے یہ لے ہوئے لگتے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
”ہم نے مارکیٹ ٹریکس کر لی ہے۔ مارکیٹ کا وائس چیف سر چیف سے ملتے گیا، ہوا ہے سبھاں مارکیٹ میں دوچھو کیدا موجود تھے۔

عمران، جو یا اور صالح کے ساتھ اس دربار احاطے میں موجود تھا۔
جبکہ اس نے جیپ روکی تھی۔ جبکہ صدر اور کیپٹن عکیل رائٹل کے سب، سینڈ کوارٹر کوڑی میں کر کے چیک کرنے لگے ہوئے تھے۔
ایلی کاپڑ کی آواز۔ اچانک جو یا نے پیونک کر کیا تو پاتی ساتھی بھی پیونک پڑے اور جند نہیں، بعد ایک ایلی کاپڑ ان کے سروں کے اوپر سے گزرتا ہوا آجے بڑھا چلا گیا۔
”ادو، ادو یہ تو شاگل کا مخصوص ہیلی کاپڑ ہے۔ عقیقی لائس کے نیچے موجود، مخصوص لشکن ہمارا ہے۔“ عمران نے کہا۔
”اس کا مطلب ہے کہ شاگل واپس چلا گیا ہے۔ مگر کیوں۔“ جو یا نے حیرت پھرے لیجے میں کہا۔
”ہو سکتا ہے کہ وہ ناگ پور گیا ہو۔“ صالح نے کہا۔
”میں ایلی کاپڑ کی بلندی ہماری ہے کہ وہ دارالحکومت یا اربا

کیپشن

231

بیچ دیا اور اب صدر اکیلا اس عمارت میں موجود ہے
ٹکلی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
آپ چلیں۔ لیکن ہم نے علیحدہ علیحدہ ہو کر وہاں پہنچنا ہے۔ کیونکہ
رمیش اور اس کے ساتھی پاہر ہیں۔ ایسا ہے ہو کہ وہ ہمیں گروپ کی
صورت میں جانے سے چکر کر لیں۔ عمران نے کہا تو اب نے
اشیات میں سر بلادیے۔ کیپشن ٹکلی کی رہنمائی میں وہ علیحدہ علیحدہ
چلتے ہوئے سڑک پر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے کہ اچانک ایک جیپ
کی آواز اہمیں دور سے آتی سنائی دی۔ جیپ بڑی تحمی اور تھامی
تیر قاری سے لس ٹریبل کی طرف سے آرہی تھی۔ پھر تھوڑی درج بعد
جیپ ان کے درمیان سے نکل کر آگے بڑھی چلی گئی اور پھر ایک موڑ
کاٹ کر ان کی نظرؤں سے غائب ہو گئی۔
جیپ میں سچ افراود موجود تھے۔ عمران نے ساتھ چلتی
ویلی ہویا سے کہا۔

ہاں میں نے بھی اسلیکی کی تحریک دیکھی ہے۔ جو یا نے
ہواب دیتے ہوئے کہا۔ لیکن جیپ پہونکہ آگے جا کر نظرؤں سے غائب
ہو گئی تھی۔ اس نے وہ اسی طرح چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ جو یا
اور عمران سڑک کے ایک طرف چل رہے تھے۔ جبکہ سورہ اور صاحبہ
سڑک سے ہوتے ہوئے ایک اعلاء نما عمارت کے سامنے پہنچ چکے
تھے۔ کیپشن ٹکلی کے اشارے پر وہ سمجھ گئے کہ یہی ان کی مطلوبہ
مارت ہے۔ اسی لمحے اچانک عمارت کے اندر سے فائزگ کی آوازیں

230

اب ہم واں چیف کی واپسی کے مشترک ہیں۔ اور صدر نے
ہواب دیا۔

جاکسن کو واپس ہمارے پاس بیچ دو جلدی۔ اور عمران

میں نے اسے جھٹکے ہی بیچ دیا ہے۔ اور صدر نے کہا۔
تم وہاں مختار رہتا۔ اور ایخڑا آں۔ عمران نے کہا اور
ٹرانسیسراف کر دیا۔

صدر کا مطلب ہے کہ رمیش شاگل سے ملنے گیا ہوا ہے۔ لیکن
شاگل تو ہیلی کا پہنچر داپس چلا گیا ہے۔ جو یا نے کہا۔

شاگل کی عادت ہے کہ وہ اپنے ماتحتوں سے میکہ رہتا ہے۔
ٹائید رمیش سے ملنے کے بعد وہ واپس گیا ہوا۔ عمران نے جواب
دیا اور پھر تھوڑی درج بعد کیپشن ٹکلی وہاں بیچ گیا۔

ومر ان صاحب حس عمارت کے پادرے میں آپ نے بتایا تھا وہ
زیادہ بڑی عمارت نہیں ہے۔ ایک درجہ ایک ساٹو کی احاطہ تا عمارت
ہے۔ ہم نے اندر، یہ ہوش کر دیتے والی کمس فائز کی اور پھر ہم اندر
وانخل ہوئے تو وہاں صرف دو آدمی ہے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

دونوں ہم سے آدمی تھے۔ بہر حال ایک کو ہوش میں لا کر اس سے ہم
نے پوچھ لی گئی تو اس نے بتایا کہ چیف، رمیش دو ساتھیوں سے
شاگل کی کال آئے پر چیف کے سینہ کو اڑا گیا ہے۔ جس پر ہم نے ان
دوں کو بلاؤ کر دیا۔ پھر صدر نے مجھے آپ لوگوں کو یہ کے لئے

عمران نے فائزگ کی ہے۔ سورتے جواب دیا۔ اس دو ران ۵۶
عمارات کے اندر آئنے کچھے تھے۔

صفدر کہاں ہے۔ جو یا نے تیز لجھے میں پوچھا۔
عمران اور کیپشن تکمیل اس کا آپریشن کر رہے ہیں۔ عمران نے
کہا ہے کہ ہم باہر کی نگرانی کریں۔ سورتے کہا۔

کیلہماں میں یکل باکس موجود تھا۔ صالح نے پوچھا۔
پاں۔ سور نے مختصر سا جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ
باہر کی طرف بڑھ گیا۔ جو یا اور صالح وہیں رک گئی تھیں۔ سلسلے
کرے کا دروازہ بند تھا۔ جو یا کے ہوتے ہیں رہے تھے۔ جبک صالح اس
طرح حاموش کھو ری تھی جیسے تحرکاہت ساکت کھوا رہتا ہے۔ تھوڑی
در بعد دروازہ کھلا اور کیپشن تکمیل باہر نکلا۔

کیا ہوا۔ جو یا نے ذوبت ہوئے لجھے میں کہا۔
اٹ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے۔ ہم بروقت بیخ کے درست نجا نے کیا ہو
جائے۔ کیپشن تکمیل نے کہا تو ان دونوں نے بے اختیار گھرے
ساقیں یعنے شروع کر دیے۔ تھوڑی در بعد عمران بھی کرے سے باہر آ
گیا۔

اٹ تعالیٰ کا نام کرم ہوا ہے۔ عمران نے احتساب تکرار
لگھے جس کہا۔

ہوا کیا تھا۔ جو یا نے پوچھا۔
تھے تھیں۔ میں جب بھاں ہمچا تو صدر بہت جو پکا تھا اور کرے

ستائی دیں اور پھر حاموشی طاری ہو گئی تو وہ سب اچھل پڑے۔
اوہ اوہ اندر فائزگ ہو رہی ہے۔ عمران نے کہا اور اس

کے ساتھ ہی وہ اس طرح تیزی سے دوڑتا ہوا عمارات کی طرف بڑھا
جیسے اس کے پیروں میں شین قٹ ہو گئی ہو۔ عمارات کی پیار دیواری
زیادہ اونچی تھی۔ عمران نے دوڑتے دوڑتے یکلٹ جپ لگا۔ اور
اس کے ساتھ ہی اس کا جسم اس طرح فضای اٹھا چلا گیا۔ جیسے وہ
جپ لگانے والے اوپر اٹھتے ہیں اور پچھہ لہوں یہ عدود دیوار کر کے
اندر ٹاپ ہو گیا۔ جبک سور کیپشن تکمیل۔ صالح اور جو یا بھی
دوڑتے ہوئے عمارات کے قریب بھیجئے۔ وہی لمحے عمارات کے اندر سے
فائزگ کی تیز آوازیں دوبارہ ستائی دیں۔ سور اور کیپشن تکمیل نے
بھی جپ لگائے اور وہ ایک لمحے کے لئے دیوار پر نکراتے اور پھر دیوار
سے کوکر اندر ٹاپ ہو گے۔ جو یا اور صالح نے اچھل کر دوthon ہاتھ
دیوار پر جائے اور پھر ان کے جسم اوپر اٹھتے ٹھیٹھی گئے اور ایک لمحے کے
لئے دیوار پر نکراتے اور دوسرے لمحے دیوار پر جعلی حصیں۔

صفدر شدید رفتگی ہے۔ اسی لمحے سور کی آواز ستائی دی تو
جو یا اور صالح دونوں بے اختیار جپ کر آگئے رہیں۔
کیا ہوا ہے بھاں پر۔ صدر کیسے رفتی ہوا۔ جو یا نے
ہوئے چھاتے ہوئے کہا۔

اس کے سینے میں گویاں لگی ہیں۔ دلیے دو اور آدمی بھی ہلکا
ہوئے پڑے ہیں۔ جبک ایک کی ناگلوں میں گویاں لگی ہیں۔ ان پر

- ہو گئے۔

جواب دیا اور پھر وہ تینوں مڑکر کمرے میں داخل ہو گئے۔
صدقہ فرش پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اس کے پیسے پر پیشان نظر آری
تھیں۔ سالک اس کے قریب فرش پر یعنی ہوتی تھی۔ عمران اور اس
کے ساتھیوں کو آتا دیکھ کر وہ اپنے کھوڑی ہوتی۔

عمران کی ضرورت تھیں۔ اب صدقہ اور کے پیسے اور تھوڑی در
بعد ہوش میں آجائے گا۔ عمران نے سالک کو تسلی دیتے ہوئے
کہا۔ جس کی انکھیں تم ہورہی تھیں۔

سالک نے گلوگیر بچے
و اقْهَى اللَّهُ تَعَالَى بِعَدْ هُرْيَانَ ہے۔ سالک نے گلوگیر بچے
میں کہا۔

آدمی سے ساتھ نہیں اب باہر نگرانی کرنی ہے۔ آؤ۔ جو یہا
لے آگے بڑھ کر سالک کا بازار پکڑ کر اسے بیرونی دروازے کی طرف لے
جاتے ہوئے کہا۔ وہ سالک کی کیفیت کو سمجھ رہی تھی۔ اسے معلوم تھا
کہ ابھی سالک یہ لفڑت روپڑتے گی۔ اس لئے وہ اسے کمرے سے باہر لے
گئی تھی۔ کمرے میں ایک آدمی رُخْتی حالت میں پڑا تھا۔ اس کے کوئے
بُرے بُرے کی گئی تھی۔ کیپشن ٹکلی نے اسے انھا کر ایک کرسی پر ڈالا
اور پھر عمران اور کیپشن ٹکلی نے مل کر اسے کرسی پر رُسی کے ساتھ
باتھجہ دیا۔ اسی لئے اس آدمی کی جیب سے نوں نوں کی آوازیں سنائی
ہیتے گئیں۔ تو عمران نے جلدی سے اس کی جیبوں کی تلاشی لیئی شروع
کر دی اور ایک جیب سے ٹرائیسٹر برآمد کرنے میں کامیاب ہو گیا۔
اس نے اس کا باہر کر دیا۔

سے تین آدمی باہر آئے تو میں نے اسے ہٹ کر دیا۔ وو کے تو دلوں
میں، میں نے گویاں اتار دیں اور ایک جس نے مجھے دیکھ کر مجھ پر
گویاں چلانے کا کہا تھا۔ اسے میں نے کوہوں پر گویاں مار دیں کیونکہ
اس کی آواز ہچان گیا تھا وہ ریشم تھا۔ پھر میں اندر گیا تو صدقہ کی
حالت بے حد خراب تھی۔ پھر کیپشن ٹکلی اور سور بھی پہنچ گئے۔ اس
کمرے میں میڈیکل پاکس بھی الماری میں موجود تھا۔ جس میں پانی کی
بوستیں بھی موجود تھیں۔ اس لئے میں نے فوری طور پر کیپشن ٹکلی
کے ساتھ مل کر صدقہ کا آپریشن کیا۔ گویاں اس کے دل سے نکراتے
بچیر دخ موڑ گئی تھیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت تھی۔ عمران
نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اور اس رسیش کا کیا ہوا۔ جو یہا نے کہا۔ جبکہ سالک اس
دوران تھی سے آگے بڑھ کر کمرے میں چلی گئی تھی۔ عمران اور جو یہا
نے اس پر کسی رد عمل کا انتہا رہ نہیں کیا تھا۔
اس کی بھی پستلائج کر دی ہے۔ عمران نے کہا۔ اسی لئے
کیپشن ٹکلی واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں رُسی کا ایک بندل موجود
تھا۔

عمران صاحب یہاں کافی مقدار میں اسٹکے بھی ۶۰۰ ہو دے۔
کیپشن ٹکلی نے کہا۔
اس عمارت کو یاقاً مدد سب ہیڈ کو اڑ رہایا گیا ہے۔ اس لئے
یہاں اس ناٹپ کا میڈیکل پاکس بھی موجود تھا۔ عمران نے

خیال تھا کہ وہ اس جیپ پر بہاں آئے ہوں گے۔ لیکن اب صح کو
پورے شہر میں چینگٹک کرنا پڑے گی۔ اور۔۔۔ ٹھاکرنے کہا۔
اس کا مطلب ہے کہ اب وہ کار ملہماڑی کریک کے ذریعے نہیں آ
رہے۔ اور۔۔۔ عمران نے کہا۔

دوہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو وہ بہاں پہنچ کر کہیں چھپ گئے
ہیں۔ یا پھر کہیں اور نکل گئے ہیں۔ اب دن نکلے پر پورے سورہ ان میں
چینگٹک کرنا ہو گی۔ اور۔۔۔ ٹھاکرنے کہا۔

لیکن وہ جہاں بھی، وہ گے پہر حال اندھر سڑیل ایسے کا رخ ضرور
کریں گے۔ اور۔۔۔ عمران نے کہا۔

یاں اس لئے تو میں بھی اپنے سیکشن کے ساتھ اس جنگل سے باہر
کر اندھر سڑیل ایسے کی تھی طرف موجود ہوں۔ کیا تمیں اس
یہاں تکی کا حکم و قوعِ محروم پے۔ اور۔۔۔ ٹھاکرنے کہا۔

نہیں کچھے تو محلوم نہیں ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ جیپ کو بھی
محلوم نہیں ہوگا۔ صرف اندھر سڑیل ایسے بیان گیا تھا۔ اور۔۔۔
مران نے کافر سان کے دزرا عالم اور شاگل کے دوران ہوتے والی
بتہ جیت کو وہیں میں رکھتے ہوئے جواب دیا۔

ٹھیک ہے، پہر حال وہ اگر آئیں گے تو اندھر سڑیل ایسے میں ہی
ہیں گے تو پھر ان سے نہ امیں گے۔ اور اندھا آل۔۔۔ ٹھاکرنے
ہما اور اس کے ساتھ ہی رایطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل
ہانس لیتے ہوئے ترا نسیڑا ف کرو یا۔

ہیلو۔ ہیلو ٹھاکر کا لٹک۔ اور۔۔۔ ایک مردانہ آواز سنائی
دی۔۔۔ یہ ریشم استدینگ یو۔ اور۔۔۔ عمران نے ریشم کی آواز
اور لپٹے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
”ریشم چیف واپس چلے گئے ہیں کیا ہوا ہے۔ اور۔۔۔ ٹھاکر نے
پوچھا۔

”ہاں سا اور۔۔۔ عمران نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔
”کیوں کیا ہوا۔ کوئی خاص بات۔ اور۔۔۔ ٹھاکر نے پوچھا۔
”عجھے تو محلوم ہیں ہے۔ میں تے بھی ان کا ہیلی کا پر جاتے
ہوئے دیکھا ہے۔ اور۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”شاید کوئی سر ہے۔ ریشم کیا تم نے یا تھا۔۔۔ ادھیوں نے
جہاں کر سو گا جیپ آتی دیکھی ہے۔ اور۔۔۔ ٹھاکر نے پوچھا تو
عمران بے اختیار چوتک پڑا۔ کیوں کی جس جیپ پر وہ لٹاگ پورے سے
سورہ ان آئے تھے وہ کر سو گا جیپ ہی تھی۔

”کر سو گا جیپ جہاں، نہیں۔ کیوں تم کیوں پوچھ رہتے ہو۔۔۔
اوور۔۔۔ عمران نے جیت بھرے لپٹے ہیں کہا۔

”میں اپنے دو ساتھیوں سمیت لٹاگ پورے سے ۶۰ آیا ہوں۔ ہمارا
خیال تھا کہ ان کے جہاں پہنچنے سے ہم ان پر وہاں جا کر رینگ کر
دیں۔ لیکن وہاں سے وہ لوگ غائب ہو چکے ہیں اور وہاں سے اتنا
محلوم ہوا ہے کہ وہ کر سو گا جیپ میں مواد ہو کر نکل آئے ہیں۔ میسا

کہا۔
ہاں مگر تم کون ہو۔ تم نے مجھ پر فائز کھولا تھا۔ رمیش نے
سمیلے ہوئے لجئے میں کہا۔

میرا نام علی عمران ہے اور میرا اور میرے ساتھیوں کا تعقیب
پا کیشیا سے ہے۔ عمران نے سرد لبجے میں کہا تو رمیش کے جسم
نے اس طرح جھٹکا کھایا جیسے اچانک لاکھوں دل لمحہ کی ایکڑک روایت
کے جسم سے گزرا ہو۔

تم، تم اور سہماں۔ تم تو ناگ پور میں تھے۔ رمیش نے
اہمیت حیرت بھرے لبجے میں کہا۔

ہاں یہیں تم یہ بتاؤ کہ تم نے ہمارے ساتھی کو کس طرح ہٹ
کیا تھا۔ کیا تم اچانک اندر آگئے تھے۔ عمران نے سرد لبجے میں
پوچھا۔

ہمارے تو خواب و سیال میں بھی نہ تھا کہ ہمارے ساتھی
نے قبضہ کر رکھا ہو گا۔ ہم خفیہ راستے سے اندر آئے تو ہمیں محسوس
ہوا کہ ہمارا کوئی اچھی موجودہ ہے۔ جبکہ ہمارے دونوں ساتھی جو
ہمارا موجود تھے وہ نظر نہیں آ رہے تھے۔ پھر اچانک ہمارا ساتھی باہر
سے برآمدے ہیں آتا رکھا تھا دیا تو ہم نے اس پر فائز کھول دیا اور وہ ہٹ
ہو گیا۔ یہیں اس نے گرتے گرتے ہم پر بھی فائز کھول دیا۔ یہیں ہم پچھے گئے
اس دران بناہر سے دھماکے کی آواز سنائی دی تو ہم باہر کو بھاگے تو تم
نے، ہمیں ہٹ کر دیا۔ رمیش نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

بال بال لجئے ہیں۔ اگر ہم کچھ دردباں رہ جاتے تو نھاکر اور اس
کے ساتھی اپاٹک رینڈ کر دیتے۔ عمران نے کمرے میں موہو
کپشن شکل سے مخاطب ہو کر کہا۔

عمران صاحب اب آپ کی کیا پلاتگ ہے۔ کیا آپ اس
لیبارٹری کو پن پوست کر سکے ہیں۔ اس کے بغیر تو وہاں جاتا خود کش
کے برادر ہو گا۔ کپشن شکل نے کہا۔

یہ تو وہاں جا کر چینگٹک کرنا پڑے گی۔ لیکن اب موجودہ
صور تعالیٰ میں ان دونوں پارٹیوں کا جھٹپٹ خاتمہ کرنا ہو گا۔ عمران
نے کہا اور اس کے ساتھ اس نے ہاتھ بڑھا کر رمیش کی ناک اور مر
دوتوں ہاتھوں سے بند کر دیے اور تھوڑی در بعد جب رمیش کے جسم
میں عکت کے آثار تھوڑا رہو ناشرد ہو گئے تو عمران نے ہاتھ بٹالے
اور پچھے ہٹ کر کھوا ہو گیا۔ جبکہ کپشن شکل ایک طرف دش
پڑے ہوئے صدر پر چاکر جھک گیا اور اسے چھیک کرنے لگا۔ پھر
لٹکوں بعد وہ سیدھا ہوا تو اس کی آنکھوں میں الٹیمان کے مذہرات
تباہیاں تھے۔ اسی لمحے رمیش نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں تو
عمران اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔ رمیش نے لاشوری طور پر اٹھنے
کو شش کی یہیں ظاہر ہے بندھے ہوئے کی وجہ سے وہ صرف کسرا
ہی رہ گیا تھا۔

ہمارا نام رمیش ہے اور تم کافرستان سیکرٹ سروس کے بیش
چیل ہو۔ عمران نے اہمیت سرد لبجے میں اس سے مخاطب ہوا کہ

- اپنے آدمیوں کے ساتھ ہمارا موجود ہے۔ اس نے تم فوراً ہمارا سے
نکل جاؤ۔ نھا کر ایکر بیساکا تریتی یافت ہے۔ ریش نے کہا۔
- چہار ارباط راؤ سے کیسے ہوتا ہے۔ عمران نے اس کی
بات کو تظریف دار کرتے ہوئے پوچھا۔
- ٹرانسیسٹر سے۔ ریش نے جواب دیا اور پھر عمران کے
پوچھنے پر اس نے راؤ کی فریکو نسی بھی بتا دی۔
- اس نھا کر کی کیا فریکو نسی ہے۔ عمران نے پوچھا تو ریش
نے وہ فریکو نسی بھی بتا دی۔
- اس جگہ کو کیا کہتے ہو تم، سب ہیڈ کوارٹریا کچھ اور۔ عمران
نے پوچھا۔

- سب ہیڈ کوارٹر۔ ریش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
- تم نے چونکہ مجھ سے تعاون کیا ہے۔ اس نے تمہیں زندہ چھوڑ
داہوں لیکن تم اس طرح بعد میں رہو گے۔ عمران نے کہا۔
- تمہیں نہیں سمجھے اس طرح مت چھوڑو۔ بے شک گولی مار دو
کیونکہ اس طرح میری موت اہمیتی عبرت حاکم ہو گی۔ ریش نے
اس بار گھنکیا نے ہونے لجھے میں کہا۔
- ایک صورت میں تمہیں رہا کیا جاسکتا ہے کہ تم اپنے ساتھیوں
کو بھاوس داہوں بلاؤ۔ عمران نے کہا۔

- نھیک ہے میں بلاتا ہوں۔ ریش نے فوراً کہا۔ اس کی
انکھوں میں یکلت چمک سی ابھرائی تھی اور عمران اس چمک کا مطلب

- یہ قصیہ راست کہاں ہے۔ عمران نے پوچھا تو ریش نے
رائے کی تفصیل بتا دی۔ عمران کے تعارف کرنے کے بعد وہ اس
طرح سب کچھ بتائے چلا جا رہا تھا جیسے اس نے عمران کا نام سنتے کے
بعد ہر قسم کی جدوجہد کا خیال ہی چھوڑ دیا ہوا۔

- تم کہاں گئے ہوئے تھے۔ عمران نے پوچھا۔
- چیف شاگل کے پاس۔ اس نے جواب دیا۔
- کیوں ہمارا چیف تو شاید دار الحکومت چلا گیا ہے۔ عمران
نے کہا تو جواب میں ریش نے چیف شاگل سے ہوتے والی بات
چیت کی تفصیل بتا دی۔

- چہارے کتنے کوئی انڈسٹریل ایئریسی میں موجود ہیں۔ عمران
نے پوچھا۔

- آئندہ آولی ویاں موجود ہیں۔ ریش نے جواب دیا۔
- ان کا انتظامی کون ہے۔ عمران نے پوچھا۔

- راؤ۔ ریش نے جواب دیا۔
- تمہاں کیسے پہنچے گئے۔ وہ گھوش کا کیا ہوا۔ اس بار جھوٹ
لکھن کی خاموشی کے بعد ریش نے پوچھا تو عمران نے اسے ساری
تفصیل بتا دی۔

- اچھا ہوا کہ چیف بروقت چلا گیا۔ بہر حال اب تم نے مجھے زندہ تو
نہیں چھوڑنا لیکن میں تمہیں بتا دوں کہ ہمارا صرف سی ایکشن ہی
ہیں ہے۔ بلکہ سیکرٹ سروس کے مخصوصی سیکشن کا چیف نھا کر بھی

اچھی طرح سمجھا تھا کہ اس کے آئندھی سلسلہ ساتھی
بہانہ پہنچیں گے تو وہ صرف آزاد ہو جائے گا بلکہ ان کی مدد سے عمران
اور اس کے ساتھیوں کا بھی خاتمہ کر دے گا۔ اسے معلوم تھا کہ
عمران کے ساتھ تین مرد اور دو عورتیں ہیں۔ جن میں سے ایک مرد
یعنی صدر کو وہ فرش پہنچے دیکھ رہا تھا اور صدر جس طرح ہے
جس دھركت پڑا تھا اس سے شاید وہ جیسی سمجھا تھا کہ وہ بلاک ہو چکا ہے
اسی طرح عمران سمیت اس کے آئندھی سلسلہ ساتھیوں کے مقابلے پر تین
مرد اور دو عورتیں ہی رہ جاتی ہیں۔ عمران نے جیب سے اس کا
ٹرانسپرنس کال یا۔

من لو کہ اگر تم تے انہیں کوئی خاص اشارہ کرنے کی کوشش
کی تو پھر ان کے بہانہ پہنچنے سے بچتے تم ہالم بالا میں پہنچنے کے
ہو گے۔ عمران نے سرد لیجے میں کہا۔

”ہیں میں کوئی اشارہ نہیں کر دیں گا۔“ ریش نے کہا تو
عمران نے ٹرانسپرنس کی ہاتھی ہلکی راؤ کی قلچک نسی الجہت کی
اور پھر اسے آن کر کے اس تے اسے ریش کے مذکورے سامنے کر دیا۔
”ہمیلو ہمیلو ریش کا لٹک را۔ اوور۔“ ریش نے کال دینے
ہوئے کہا اور ہر بار جب دو اور کہتا تھا تو عمران بنن آف کر دیتا اور پھر
آن کر دیتا۔

”میں راؤ ایڈنگ یو۔ اوور۔“ پہنچنے کو بعد ایک مرد ادا آواز
ستالی دی۔

راوچیف کو اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیانی مجتہد ناگ پور سے
واپس دارالحکومت چلے گئے ہیں اس لئے چیف بھی اپنے ہیلی کا پڑپڑ
واپس چلا گیا ہے۔ تم سب ساتھیوں کو کال کر کے واپس سب
ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤ۔ تاکہ نئے سرے سے منصوبہ ہندی کی جاسکے۔
اوور۔“ ریش نے سخت لیجے میں کہا۔

”لیں سر۔ تم ابھی واپس پہنچ رہے ہیں سر۔ اوور۔“ دوسری
طرف سے تدرے سرت بھرے لیجے میں کہا گیا۔ شاید وہ اس نگرانی
سے وہ کام سے نجات ملنے پر دلی طور پر خوش ہو رہا تھا۔

”خفیہ راستے سے واپس آتا۔ اور ایندھا آل۔“ عمران نے ایک
ہاتھ ریش کے مت پر رکھ کر خود ریش کی آواز اور لیجے میں کہا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسپرنس کر دیا اور ہاتھ ہٹا لیا۔ ریش کی
آنکھیں خوف سے پھیلی ہی گئی تھیں۔

”تم، تم نے میری آواز اور بھج کیے بنایا۔“ ریش نے اہتمامی
حریت بھرے لیجے میں کہا۔

”یہ میرے نئے سخنواری پات ہے سر ریش۔“ عمران نے
سکراتے ہوئے جواب دیا۔

”تو پھر تم نے مجھ سے بات کیوں کرائی۔ خود ہی ساری بات کر
لیتے۔“ ریش نے کہا۔

”مجھے معلوم نہیں تھا کہ تم اپنے ساتھیوں سے کس انداز میں
خاطب ہوتے ہو اور وہ بہر حال تربیت یافتہ آدمی ہیں۔ اس لئے انہیں

ٹھاکر نے ناگ پور سے واپس آ کر اپنے ساتھیوں کو کارماں پہاڑی کے سامنے والے جنگل سے نکال کر انہوں نے اس سڑک پر مختلف جگہوں پر نگرانی پر مأمور کر دیا تھا۔ جبکہ سہارا جدید ایک اور آدمی کے ساتھ کروگا جیپ کو تلاش کرنے لگا ہوا تھا۔ ٹھاکر کو سو قصیدہ یقین تھا کہ پاکیشی ایجنسیت سوران ہی ہے، وہ اور اس وقت لازماً وہ کسی چھپے ہوئے ہوئے گے۔ اگر اس جیپ کا سراغ لگ جائے تو پھر آسانی سے ان کا پتہ چلایا جاسکتا ہے اور ایک یار ان کا پتہ چل جائے تو ان کا خاتمہ ٹھاکر کے نقطہ نظر سے کوئی مندر نہ تھا۔ ٹھاکر تصور کے ساتھ انہوں نے اس سڑک پر مغربی حصے میں ایک دیوار کی اوپر میں آنکھ پر بستھا ہوا تھا۔ انہیں میرے میں دیکھنے والی ناتھ شیلی کو پس کے لگے میں لٹک رہی تھی۔ اسے واپس آتے ہی معلوم ہو

اگر ذرا سا بھی شک ہو جاتا تو معاملہ غراب بھی ہو سکتا تھا۔ عمران نے کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھا اور پھر اس سے پہلے کہ ریشم کچھ عمران کا بازو جعلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کی مزی ہوئی انگلی کا یہ ریشم کی کشپی پر پڑا تو ریشم کے منہ سے ہٹلی سی چیز نکل گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم ڈھیلہ پڑ گیا اور گردن ڈھلک گئی۔ عمران صاحب صدقہ کو اپنے ہوش آ جاتا چاہیے تھا۔ کیپسٹن شکل نے قدرے تشویش بھرے لجے میں کہا۔

ہمیں میں نے اسے طویل بے ہوشی کا تجھشنا نکال دیا ہے۔ یہ یعنی درپے ہوش رہے گا اس کا ہی فائدہ ہے۔ عمران نے جواب دیا۔ یہنکن کیا قرش کے بجائے سے اٹھا کر ہینپر شادی یا جائے۔ کیپسٹن شکل نے کہا۔

ابھی نہیں۔ کم از کم چار گھنٹوں تک معمولی سی حرکت بھی اس کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ عمران نے کہا تو کیپسٹن شکل نے اشیات میں سرطا دیا۔

اب ہم نے ریشم کے ان آنکھ ساتھیوں کا خاتمہ کرتا ہے تو میرے ساتھ۔ عمران نے کہا اور ہیچ ولی دروازے کی طرف لاہ گیا۔

بھرے بچے میں کہا۔
میں نے انہیں سب ہیڈ کو اڑ رجاتے دیکھا ہے۔ لیکن ان سے
بات نہیں ہو سکی۔ مہاراجہ نے جواب دیا۔
یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ابھی میری ریٹش سے بات ہوتی ہے۔ اس
نے تو ان کی واپسی کی کوتی بات نہیں کی۔ تھاکر نے حیرت
بھرے بچے میں کہا۔
باس ہو سکتا ہے کہ ریٹش کو ان پاکیشیانی بھائیوں کے بارے
میں بکوئی مخصوصی اطلاع ملی ہو اور وہ اپنے ساتھیوں کو واپس بلاؤ کر
کوئی نئی منصوبہ بندی کرنا پڑا ہے وہ۔ مہاراجہ نے کہا۔
کیسی منصوبہ بندی۔ جب پاکیشیانی بھائیوں کا نارگ
انڈ سریں ایریا ہے تو پھر ہر حال وہ ہمیں آئیں گے۔ تھاکر نے
اٹھے ہوئے بچے میں کہا۔
آپ ریٹش سے بات کر لیں بس۔ مہاراجہ نے کہا۔
باں اب کرتی ہی پڑے گی۔ حالات یقینت لٹھے سے گئے ہیں۔
پاکیشیانی بھائیوں ناگ پور سے فرار ہو کر ہمارے پیش گئے ہیں اور ہمارا دو
غائب ہیں۔ سچیف شاگل اچانک بغیر کسی وجہ کے دارالحکومت چلا گیا
ہے۔ ریٹش نے اپنے آدمی ہمارا سے واپس بلوائے ہیں۔ یہ سب آخر
کیا ہوا ہے۔ یقیناً کوئی نہ کوئی گورہ ہے اور مجھے اس سے علیحدہ رکھا
چاہ رہا ہے۔ ویری ہیٹھ۔ تھاکر نے خود کلامی کے انداز میں باقاعدہ
حالات کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے

گی تھا کہ چیف شاگل ہیلی کا پڑپرداپس دارالحکومت چلا گیا ہے۔ اس
نے ٹرانسپرر ریٹش سے بات بھی کی تھی لیکن ریٹش کو بھی معلوم
تھا کہ چیف شاگل اچانک کیوں چلا گیا ہے۔ وہ خود بھی ہی تھا کہ
چیف یقیناً کسی اہم اطلاع کی وجہ سے واپس گیا ہے۔ کیونکہ ہمارا کی
تو اسے تسلی ہو گی کہ اس کے دو سیکشن ہمارا موجود ہیں جنکے بطور
سیکرٹ سروس کے چیف اور بھی بے شمار معاملات کی ذمہ داری
چیف کے سر ہو گی۔ تھوڑی در بعد اسے دور سے مہاراجہ واپس آتا
دکھائی دیا۔ اس کا ساتھی بھی اس کے یہی تھا۔ انہیں آتے دیکھ کر
تماکر پڑنک پڑا۔

”کچھ پڑے چلا۔“ تھاکر نے پوچھا۔
”باس جیپ ٹرینیل سے مشرق میں ایک غیر آباد احاطہ کے اندر
موجود ہے۔ لیکن وہاں دور دور تک کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔“
مہاراجہ نے آکر ایک تھیپ یستختہ ہوئے کہا۔
”اوہ، اوہ اس لئے ہمیں وہ جیپ نظر نہیں آئی۔ لیکن اب تھا نے وہ
لوگ ہمارا ہوں گے۔ انہیں کیسے اریس کیا جائے۔“ تھاکر نے کہا۔
”باس انہیں تکالیش کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔“ ہر حال
ہیں آئیں گے۔“ تھاکر نے کہا۔
”باس۔ ریٹش کے تمام ساتھی واپس ٹھیک ہے گے ہیں۔“ اچانک
مہاراجہ نے کہا تو تھاکر بے اختیار اچھل پڑا۔

”واپس ٹھیک ہے ہیں۔ کیوں۔“ تھاکر نے اتنا جیت

ٹرانسیسٹر کالا اور اس پر ریش کی فرنگوں کی ایڈ جست کرتی شروع کر دی۔ فرنگوں کی ایڈ جست کر کے اس نے ٹرانسیسٹر آن کر دیا۔
ایلو ہیلو ٹھاکر کانگ۔ اور ٹھاکر نے بار بار کال اپنے
ہوئے کہا۔

یہ ریش انتنگ یو۔ اور چند لمحوں بعد ریش کی آواز
ستانی دی۔

ریش ہمارے آدمی واپس چلے گئے ہیں۔ کیوں۔ اور ٹھاکر
نے تجویج سیں کہا۔

میں نے انہیں واپس بلوایا ہے اس لئے۔ اور ریش
نے جواب دیا تو ٹھاکر بے انتیار اچھل پڑا۔
کیوں، وجہ۔ کیا ہوا ہے۔ تم مجھ سے کیا چھپا رہے ہو۔ ٹھاکر
نے اس بار سخت لمحے میں پوچھا۔

میں تم سے کچھ نہیں چھپا تا چاہتا۔ لیکن اتنی بات تو تم بھی جانتے
ہو کہ یہ باتیں ٹرانسیسٹر پر نہیں ہتائی جا سکتیں۔ اور ریش
نے کہا تو ٹھاکر ایک بار پھر چونک پڑا۔

ادہ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں بھی معلوم ہو چکا ہے کہ
پاکیشیانی بحث بھاں موجود ہیں۔ اور ٹھاکر نے کہا۔ اس
نے ریش کی بات سے بھی کھا تھا کہ چونکہ پاکیشیانی بحث سبھاں
میں موجود ہیں۔ اس نے کال کچھ بھی ہو سکتی ہے۔

تو ہمارا کیا خیال ہے کہ اس بات کا علم تمہیں ہی ہو سکتا ہے۔

میرے آدمی بھی بھاں موجود ہیں۔ اس نے مجھے بھی حالات کا عالم ساختہ
ساختہ ہوتا رہتا ہے۔ اور ریش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
یہکن تم نے جس طرح اپنے آدمی واپس بلوائے ہیں اس طرح تو
تم نے پاکیشیانی بھتھوں کو مشن مکمل کرتے کا خود موقع دے دیا ہے
اور ٹھاکر نے کہا۔

میں تم سے کم محظوظ نہیں ہوں ٹھاکر۔ اب وہاں کچھ نہیں
رہا۔ اسی نے تو چیف بھی واپس چلے گئے ہیں۔ اور ریش نے
کہا تو ٹھاکر بے اختیار اچھل پڑا۔

ادہ، ادہ تو یہ بات ہے۔ ہمارا مطلب ہے کہ ان پاکیشیانی
بھتھوں کو یہ معلوم ہو گیا ہے کہ اصل معاملہ کیا ہے۔ اور ٹھاکر
نے تیر بجھے میں کہا۔

میں نے پہلے یہ کہا ہے کہ یہ باتیں ٹرانسیسٹر نہیں ہو اکر تیں۔
اس نے میں نے اپنے آدمی واپس بلوائے ہیں۔ اب وہاں یہ نہ رہے کا
کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اور ریش نے کہا۔

یہکن یہ کہے ہو سکتا ہے کہ اچانک تمہیں اس بارے میں معلوم
ہو جائے کہ پاکیشیانی بھتھوں کو بھی اصل معاملے کا عالم ہو گیا ہے۔
ہیس الیسا تو ملکن ہی نہیں ہے۔ اور ٹھاکر نے کہا۔

انہوں نے وہی غلطی کی ہے جو تم ٹرانسیسٹر کال کے ذریعہ کرنا
چلہتے ہو۔ اور ریش نے کہا۔

ادہ تو یہ بات ہے۔ یہکن میں تفصیل معلوم کرنا چاہتا ہوں۔

- ہیں تمہارے پاس زر و فایو ٹرانسیز ہے۔ میں جیس خود حکم دوں گا۔ تھی الحال تم ہمیں رہو۔ تھا کرنے ہوا ب دیا اور شور نے اشیات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی در بعده اور مہاراجہ جیپ میں سوار تیزی سے ریش کے سب ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھے چلے چاہرے تھے۔

اوور۔ تھا کرنے کہا۔
- تم میرے سب ہیڈ کوارٹر آ جاؤ۔ پھر تفصیل سے بات ہو جائے گی۔ اور۔ ریش نے کہا۔
- او کے میں اپنے ساتھی مہاراجہ کے ساتھ آ رہا ہوں۔ اور۔
تھا کرنے کہا۔

- تھیک ہے آ جاؤ۔ اور اینڈ آں۔ دوسری طرف سے کہا گی
تو تھا کرنے بھی ٹرانسیز اف کر دیا۔
- مہاراجہ جیپ نکالو۔ یہ معاملات ہی الٹ گئے ہیں۔ ہم خواہ ٹاؤ
ہمارا۔ یہٹھے پاکیشانی بھنوں کا انتشار کر رہے ہیں۔ تھا کرنے
ٹرانسیز جیپ میں ڈال کر اٹھتے ہوئے کہا۔
- باس یہ تو ممکن ہی نہیں کہ پاکیشانی بھنوں کو اس کا علم ہو
سکے۔ جس بات کا علم چیف کو بھی نہیں ہے اس کا علم نہیں کیسے ہو
سکتا ہے۔ مہاراجہ نے کہا۔

- صرف چیف کو علم ہو گیا ہے بلکہ اس ریش کو بھی علم ہے۔
تقرور کوئی خاص مند ہے۔ تھا کرنے کہا اور پھر وہ شور سے
محاذب ہو گیا۔

- شور تم اپنے ساتھیوں سمیت ہمارے کو مجھے۔ تھا کرنے
کہا۔

- باس ہم اپنے ہیڈ کوارٹر کیوں نہ چلے چاہیں سمجھاں یہٹھے کا کیا
فائدہ۔ شور نے کہا۔

آپ اسے زندہ چھوڑتا چاہتے ہیں۔ میں اس پورے گروپ کو گویوں سے ازادوں گی۔ صالح نے بذیافی انداز میں جم جم کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

واہ اسے کہتے ہیں کہ دونوں طرف ہے آگ برابر لگی ہوئی۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

میں مذاق نہیں کر رہی عمران صاحب اور نہ آپ میرے ساتھ کوئی مذاق کریں۔ صالح نے سخت لیجے میں کہا تو جو یا اسے بازو سے پکڑ کر ایک طرف لے گئی۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران نے اپنی مزاحیہ یا توں سے بازاں نہیں آتا اور صالح اس وقت صدر کی وجہ سے جس جذبائی کیفیت سے گزر رہی ہے۔ ان یا توں سے اس کی حالت مزید دگر گوں ہوتی چلی جاتے ہیں اور عمران یہ سوچ کر ہنس پڑا کہ اس کے اور جو یا کے درمیان ایسے موقع پر صدر یا اس کو تبدیل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جبکہ اب جو یاد ہی کام کر رہی ہے۔ پھر اس سے ہٹلے کہ مزید کوئی یا اس تھا کہ کال آگئی اور جب کال ہٹلی تو عمران کے ہمراہ پریلٹکت گہری سنجیدگی ابھرائی۔

کیا، ہوا عمران صاحب کوئی خاص یا اس کی پیش شکیل نے کہا۔

ٹھاکر کی یا اس سے مجھے احساس ہو رہا ہے کہ اس پار ہمارے ساتھ کوئی لمبی گلیم کھلی گئی ہے اور تم اس گلیم کا شکار ہو گئے ہیں۔ عمران نے اہتمامی سنجیدہ لیجے میں کہا۔

عمران اپنے ساتھیوں سیت ریش کے سب ہیئت کو اثر میں موجود تھا۔ ریش کے ساتھی اس کی کال پر ہماں جنپنے اور پونکہ عمران سے اہمیت حفظی راستے سے اندر آئے کہا تھا اس نے وہ حفظی راستے اندر آئے اور عمران اور اس کے ساتھیوں نے ان پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائز کر کے اہمیت صرف بے ہوش کر دیا تھا بلکہ اہمیت اسی ہے، ہوشی کے دوران ہی ہلاک کر دیا گیا کیونکہ وہ تربیت یافتہ لوگ تھے۔ ریش بھی ہلاک ہو چکا تھا اور یہ کام صالح نے کیا تھا۔ جسے ہی کیپشن شکیل نے اسے بتایا کہ عمران نے اسے اس کے تھاون کی وجہ سے زندہ چھوڑنے کا فیصلہ کیا ہے تو صالح بخیر کچھ کہے تیزی سے ہٹلی اور اس نے کمرے میں ہٹپنگ کر ہٹدی ہے، ہوئے اور پے، ہوش پڑے۔ ریش پر گویوں کی بوچھاڑا کر دی۔ جب عمران نے اسے مصنوعی ٹھوڑا ناکھیں دکھائیں تو صالح بے اختیار پھٹ پڑی۔ اس کیمیت اور نہیث کی وجہ سے صدر اس حال کو ہٹپنا ہے۔

جیپ تیزی سے اندر داخل ہوئی۔ عمران ایک پولے ستوں کے عقب میں موجود تھا۔ جسیے ہی جیپ اندر داخل ہو کر رک گیہ اس کے اندر ایک ستوں کے عقب میں موجود کیپشن شکل نے بے ہوش کر دینے والے گیس پسل سے جیپ کے اندر فائز کھول دیا اور دوسرے لمحے ڈرائیور اور اس کے ساتھ سائینڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا آدمی دونوں دیسیں ہمبو کے بل کر گئے۔ عمران تیزی سے ستوں کی اوٹ سے باہر نکلا اور جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ سورہ بھی اس دوران پھانک بند کر کے واپس آگیا تھا۔ ادھر کیپشن شکل بھی اب سامنے آگیا تھا۔ ان دونوں کو جیپ سے باہر بھیج یا اگیا اور پھر ایک کمرے میں لے جا کر کر سیوں پر بخاکر سیوں سے باتھا دیا گیا۔

تھوڑے تم ان کے عقب میں کھڑے ہو جاؤ یہ غیر ملکی تربیت یافتہ ہیں۔ عمران نے کہا تو سورہ سر ملتا ہوا ان دونوں کی کر سیوں کے عقب میں کھرا ہو گیا۔ جبکہ عمران کے کہنے پر کیپشن شکل نے باری باری دونوں کے طق میں پانی ڈال دیا۔ جو لیا اور صافہ صافہ کے کمرے میں تھیں۔

تم جا کر جو لیا کو کہو کہ وہ باہر جا کر نگرانی کرے۔ ان کا کوئی ساتھی ادھر آسکتا ہے اور تم بھی باہر کا خیال رکھو۔ عمران نے کیپشن شکل سے مناٹب ہو کر کہا تو کیپشن شکل سر ملتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

تھوڑے تم کری لے کر بیٹھ جاؤ۔ ان سے ڈرامی باتیں ہوں

کیپشن شکل نے چونک کر کہا۔ سورہ بھی چونک پڑا تھا۔

میں نے تو بھاکر کو چکر دینے کے لئے کھا تھا کہ ٹرانسیور پر بات نہیں ہو سکتی۔ میں چاہتا تھا کہ وہ بالشافہ گلخکو کی بات کرے۔ لیکن اس نے جواب میں جو بات کی اس سے قابلہ، بتا ہے کہ معاملات نہیں جو ہمارے سامنے ہیں۔ بلکہ معاملات کچھ اور ہمیں چکر دی جا رہا ہے۔ عمران نے کہا۔

تو پھر اصل معاملات کا کیسے علم ہو گا۔ تھوڑے کہا۔

ٹھیک راپتے ماتحت ہمارا جد کے ساتھ بھاں آ رہا ہے۔ ان دونوں گوئے ہوش کرتا ہو گا۔ تھوڑے تم نے پھانک کھوتا ہے اور کیپشن شکل تم نے ان کی جیپ میں پے ہوش کر دینے والی گیس فائز کرنے ہے۔ عمران نے کہا تو دونوں نے ایشات میں سر ملا دیتے۔

عمران نے جو لیا اور صافہ کو بھی اس بارے میں بیکار دیا۔ صافہ اب دوسرے کمرے میں تھا۔ اسے ہوش آگیا تھا اور اسے تن اور کیپشن شکل نے جوے احتیاط بھرے انداز میں فرش سے اٹھاکر دوسرے کمرے میں موجود بیٹھ پر لٹا دیا تھا۔ عمران نے اسے اپنی طرح سمجھا دیا تھا کہ وہ زیادہ حرکت نہ کرے اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد جیپ کی آوازا احاطے کے میں گیک کی طرف بڑھتی سنائی دی۔

جیپ میں گیٹ کے سامنے رک گئی اور جیپ کا ہاردن بھایا گیا تو تھوڑے جو گیٹ کے عقب میں موجود تھا بڑا گیٹ کھول دیا۔ دوسرے لمحے

کیا، کیا اکر رہے ہو۔ یہ کیے ہو سکتا ہے ابھی تھوڑی دریخ ملے
ریش کی مجھ سے بات ہوئی ہے۔ نحاکرنے کہا۔
وہ میں نے ریش کے لجے اور آواز میں تم سے بات کی تھی۔
تھیں جہارے چیف شاگل نے شاید بتایا تھیں کہ یہ صرفے لئے
اہمیتی آسان بات ہے۔ عمران نے کہا تو نحاکرنے بے اختیار
ایک طویل سالس لیا۔

یہ سب کیے ہو گیا۔ تم نے ریش پر کیے قابو پائیا۔ اس کا تو
پورا سیکشن ہبھاں تھا۔ نحاکرنے پرحد لمحے خاموش ہے کے بعد
کہا۔

ریش اور اس کا سیکشن اب ماضی کا حصہ بن چکا ہے اسے چھوڑو۔
تم اپنی بات کرو۔ تم کیا اصل بات بتانا چاہیتے تھے۔ عمران نے کہا۔
کیسی اصل بات۔ نحاکرنے کہا۔

ویکھو نحاکر جہاری اور میری پوزیشن ایک ہی ہے۔ ریش کو بھی
یہ نہ مارتا چاہتا تھا لیکن اس نے ہمارے ایک ساتھی کو ہٹ کر دیا
تھا۔ یہ تو اندھ تعالیٰ کا کرم ہو گیا کہ وہ بچ گیا۔ اس نے ریش کو میرے
ساتھیوں نے مار دیا لیکن اگر تم سب کچھ بچ جائیں تو میں تمہیں
راتھے چھوڑ دوں گا۔ عمران نے کہا۔

کیا بچ جائیں ہمادوں۔ نحاکرنے کہا۔

وہی جوڑا نسیم پر ہمانا چاہیتے تھے۔ عمران نے کہا۔

سوری۔ بچے واقعی کچھ معلوم نہیں ہے۔ نحاکرنے کہا تو

عمران نے کہا تو سوری نے ایک ساتھی پر پڑی ہوئی گرسی
انھائی اور ان کے عقب میں ایک ساتھی پر رکھ کر وہ کری پر بیٹھ گیا۔
جسکے عمران ان دونوں کے سامنے کری پر بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دل بھو
ان میں سے ایک نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پوری طرح
ہوش میں آتے ہی اس نے ایک جھٹکے سے انھیں کی کوشش کی یہکن
بندھا ہونے کی وجہ سے دو اپنی کوشش میں ناکام رہا۔

یہ۔ یہ کیا مطلب۔ تم کون ہو۔ ریش کہاں ہے۔ اس
آدمی نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔ اس کی آواز سنتے ہی عمران ہبھاں
گیا کہ بھی نحاکر ہے۔ اسی لمحے اس کا دوسرا ساتھی بھی ہوش میں آگیا۔
اس نے بھی ایسے ہی حیرت کا اکھار کیا اور عمران بکھ گیا کہ یہ نحاکر کا
ماتحت ہمارا چہے ہے۔

جہارے بارے میں بتایا گیا تھا کہ تم نے ایک بیبا سے تربیت
حاصل کی ہوئی ہے مسٹر نحاکر۔ عمران نے کہا۔

تم کون ہو۔ میں پوچھ رہا ہوں کہ ریش کہاں ہے۔ نحاکر
نے ہوت پہنچاتے ہوئے کہا۔

میرا نام علی عمران ایم ایکس ہی۔ ذہنی ایسی (اکسن) ہے اور
میرا ساتھی جہارے عقب میں موجود ہے۔ اس لئے اگر تم نے یا
جہارے ساتھی نے رسیاں کھونے کی کوشش کی تو میرا ساتھی بغیر بھو
سے پوچھے فائز کھول دے گا۔ جہاں تک ریش کا تعلق ہے تو ریش کو
ہلاک ہوئے ایک گھنٹہ ہو گیا ہو گا۔ عمران نے کہا۔

اہمیٰ یا اعتماد لجئے میں کہا۔

- تم اب کار سوما کا عمل نہیں کر سکو گے تھا کہ جب انسانی ذہن حریت میں ہستا ہو جائے تو پھر کار سوما کا عمل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میں نے اپنے ساتھی سے کہا تھا کہ جہارے کافنوں میں انگلیاں ڈال دے اور تم نے دیکھا کہ تم حریت کی وجہ سے کار سوما کا عمل کرنے سے قادر ہے، ہو اور اب تم خود ہی سب کچھ بتا دو گے۔ عمران تے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر مڑی، ہوئی انگلی کا ہک تھا کر کی پیشائی پر ابھرتے والی موٹی سی رنگ پر مارا تو کمرہ تھا کر کے ملنے سے نکلنے والی چیز سے گونج اٹھا۔ اس کا پورا جسم کا پینے لگ گیا تھا۔ پھر، یکٹت مخ ہو گیا اور آنکھیں تھفیف کی خدت سے پھٹ کر باہر کو نکل آئی تھیں۔

”بُو بُو کیا ہے اصل معاملہ۔ بُو بُو۔“ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تھا کر کی پیشائی پر دوسرا ضرب بھی لگادی۔

”بُب، بُب۔ ہاتا ہوں۔ ہاتا ہوں۔“ تھا کر کے منہ سے اس انداز میں العاظم لٹکے ہیے اس کی خواہش کے بغیر الفاظ خود بخود منہ سے پاہر آرے ہوں۔

”ہاتا اصل بات ہتا۔“ عمران نے غراتے ہوئے کہا تو تھا کر نے اس طرح بولنا شروع کر دیا ہیے یہ ریکارڈر آن ہو جاتا ہے اور یہی سے جیسے وہ ہاتا ہمارہ تھا۔ عمران کے پھرے پر سمجھیدگی کی تھے چند صفحے

عمران اٹھا اور اس نے کوٹ کی جیب سے فخر تکال ایسا۔

- تم مجھ پر بے شک جس طرح چاہے تشدید کر ڈالو یعنی تم بھی زبان نہیں کھلوا سکو گے۔ میں نے کار سوما کا عمل سیکھا ہوا ہے۔ تھا کرنے پڑے طنزیہ لجئے میں کہا۔

- سورہ اس کے دونوں کافنوں میں انگلیاں ڈال دو۔ عمران نے تصور سے کہا۔

- کافنوں میں انگلیاں کیوں۔ — سورہ تے جو نک کر انٹھتے ہے،

حریت بھرے لجئے میں کہا۔

”میں نہیں چاہتا کہ تھا کر صاحب کو غیر مرتب آواز میں ساتھ دیں۔“ — عمران نے اہمیٰ سمجھیدہ لجئے میں کہا تو سورہ تے تھا کر کے عقب میں آکر اس کے دونوں کافنوں میں انگلیاں ڈال دیں۔ اسی لئے عمران کا بازو، بھلی کی سی تیزی سے گھوما اور تھا کر کے ملنے سے ہٹکی سی سکاری نکلی۔ وہ واقعی تربیت یافت تھا۔ لیکن چلک، تھیکانے کے دفعے میں عمران کا بازو ایک بار پھر گھوما اور اس پار اس کی تاک کا دوسرا انتحنابھی کٹ گیا۔

”بس اب انگلیاں نکال دو۔“ — عمران نے کہا تو سورہ نے اس کے دونوں کافنوں سے انگلیاں نکالیں اور ساتھ پر بہت گیا۔ ہمارا جم کے پھرے پر حریت کے ساتھ ساتھ قدرے خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”تم، تم ہو چاہے کرو میں کچھ نہیں ہتاں گا۔“ تھا کر نے

میں جسیں زندہ چھوڑ دوں گا۔ بولو کیے اس سے بات ہو سکتی ہے۔ عمران نے کہا۔

“اس کی خاص شناسیز فریکھو تو۔” مہاراجہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فریکھو تو۔ بھی بتا دی تو عمران نے جیب سے ٹرانسیور تکالا اور اس پر مہاراجہ کی باتی ہوتی فریکھو تو ایڈجٹ کر کے اس نے ٹرانسیور آن کیا اور اسے مہاراجہ کے منہ کے سامنے کر دیا۔

“ہسلو ہسلو مہاراجہ کا نگ۔ اور۔” مہاراجہ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔ عمران ساتھ ساتھ بین آن آف کرتا جا رہا تھا۔

“لیں کرم داس استاذ یو۔ کہاں سے بول رہے ہو۔ اور۔” سجدہ لگوں پہا دیکھ سردات آواز ساتھی دی۔

“میں سوران میں موجود ہوں۔ اسی سلسلے میں جو تم نے بتایا تھا۔ پا کیشیائی ہمیشوں کو ہماں ہم نے لٹھایا ہوا ہے۔ تم بتاؤ کیا ہو رہا ہے دہماں کالاگ میں۔ مشن مکمل ہو گیا یا نہیں۔ اور۔” مہاراجہ نے کہا۔

“صرف دو روز کا کام باتی رہ گیا ہے۔ تسل تو مکمل ہو گئی ہے۔ اب صرف اس کے اندر شخصی ذہل ایم سیرائل پہنچاتے ہیں اور یہ کام اہتمائی احتیاط کا ہوتا ہے۔ کیونکہ معمولی سی غفلت سے بھی اگر یہ سیرائل دریان میں ہی پھٹ گئے تو پا کیشیائیوں کا میرائل اڈہ تو ایک طرف ہمارا اپنا سیت اپ ہی مکمل طور پر جہاہ ہو جائے گا۔

جادہ تھی۔ تصور کے بھرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھرائے تھے۔ اس کے بھی ہوت بمحض گئے تھے۔ لمحکرنے انہیں تفصیل سے بتا دیا تھا کہ ہماں کوئی اہم یسیارٹی نہیں ہے۔ صرف انہیں لمحانے کے لئے ہماں یسیارٹی اور اہم آلے کا پرائیگنڈہ کیا گیا ہے۔ اصل مشن تو شمالی پہاڑی علاقے کالاگ میں مکمل کیا جا رہا ہے اور پھر اس نے اس مشن کی تفصیل بتانا شروع کر دی۔

یہ سب جسیں کس نے بتایا ہے۔ کیا شاگل نے۔ عمران نے ہوت پڑاتے ہوئے پوچھا۔

“ہمیں مہاراجہ نے۔ میرا خیال ہے کہ چیف شاگل کو بھی اصل بات نہیں بتائی گئی۔ اگر بتائی گئی بھی ہے تو اس نے، میں کچھ نہیں بتایا۔” لمحکرنے جواب دیا۔

“تم بتا دی مہاراجہ۔ سب کچھ کچھ بتا دو تو جسیں زندہ چھوڑ ا جائیں گے۔ میں نے تو بھی۔ ہمیں آفر لمحکر کو بھی کی تھی۔” عمران نے سرد لمحے میں کہا۔

“میں بتتا ہوں۔ میں ہمارا مقابله نہیں کر سکتا۔” مہاراجہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بھی مہاراجہ تفصیل بتا دی جو اس نے بھی لمحکر کو بتائی تھی۔

“کیا نام ہے ہمارے بھائی کا۔” عمران نے پوچھا۔

“کرم داس۔” مہاراجہ نے جواب دیا۔

“اس سے بات کر کے اپنی بات کو کنفرم کرو۔ تو مجھ ا وعدہ ہے کہ

- اس کا راستہ کدر سے ہے۔ اور عمران نے مہاراجہ کی آواز میں کہا۔
 - تم اس بات کو چھوڑ دیے ٹاپ سکرٹ ہے۔ یہ بتاؤ کیسے کال کی تھی۔ اور۔ کرم داس نے ہملوچانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔
 - کیا تم اپنے بھائی پر بھی اعتماد نہیں کرتے کرم داس۔ میں تو اپنے لئے پوچھ رہا ہوں۔ اور عمران نے قدرے روٹھ جانے والے بچے میں کہا۔
 - ارے ارے ایسی تو کوئی بات نہیں۔ میکن یہ ٹاپ سکرٹ ہے اس لئے سوری۔ اور کرم داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 - جھارا یہ ٹاپ سکرٹ ہماب سب کو معلوم ہے۔ کارماہماڑی کے کریک سے اس لیبارٹری کو راستہ جاتا ہے۔ اور اس بار عمران نے دوسرے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔
 - ارے نہیں اتنی دور کیے راستے ہو سکتا ہے۔ یہ راستہ انڈسٹریل ایریا کی عقی طرف گھریاں بنانے والی فیکٹری کے گودام میں سے ہے اور یہ گودام بند رہتا ہے۔ اور دوسری طرف سے بنتے ہوئے کہا گیا۔
 - اپنے جلوہ ہو گا۔ پر حال میں نے اس لئے کال کی تھی تاکہ معلوم کر سکوں کہ جھارا مشن مکمل ہو گیا ہے یا نہیں۔ اور عمران نے کہا۔
 - او کے۔ اور انڈا۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ٹرانسیز اف کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی سورنے بھی ان دونوں کے

اور کرم داس نے جواب دیا۔
 - تھیک ہے ویسے مجھے یقین ہے کہ ہمایاں پاکیشیانی بیعت اسی لیبارٹری کے چکر میں ہی الجھے رہیں گے۔ اور مہاراجہ نے کہا۔
 - یعنی خیال رکھنا مہاراجہ۔ ایسا نہ ہو کہ تم ڈا جنگ کے چکر میں اصل لیبارٹری ہی تباہ کرائیں گے۔ دوسری طرف سے کہا گی تو مہاراجہ کے ساتھ ساتھ عمران بھی بے اختیار پیونک پڑا۔
 - اس کا منہ بند کرو۔ عمران نے ٹرانسیز کو اف کرتے ہوئے کہا تو سورنے بھلی کی ہی تیزی سے آگے بڑھ کر صرف مہاراجہ یکلہ تھا کر کے منہ پر بھی باختہ رکھ دیا۔
 - کرم داس یہ کیا کہ رہے ہو۔ اصل لیبارٹری کا کیا مطلب۔ اور۔ عمران نے مہاراجہ کی آواز اور بچے میں بات کرتے ہوئے کہا۔
 - تمہیں معلوم نہیں ہے مہاراجہ۔ جبکہ میں سورن لیبارٹری کی سکونتی میں دو سال تک کام کر چکا ہوں ہماب دو لیبارٹریاں ہیں۔ اوپر عامی لیبارٹری ہے جس کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہے۔ یعنی اصل لیبارٹری بچے ہے۔ اس کا راستہ بھی علیحدہ ہے اور دونوں لیبارٹریوں کا آپس میں کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لئے ایسا نہ ہو کہ اوپر والی لیبارٹری جہاں کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بیعت بچے والی لیبارٹری بھی جہاں کر دیں۔ اس طرح تو کافرستان کو ناقابلِ کلانی نقصان ہو جائے گا۔ اور کرم داس نے کہا۔

شروع کر دیئے۔
”تی صاحب“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مودبات سی آواز سنائی دی۔
”سرداور سے بات کراؤ۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔“ - عمران نے سخنیدہ لمحے میں کہا۔
”اوہ اچھا چھوٹے صاحب“ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر تھاموٹی طاری ہو گئی۔
”وادر بول رہا ہوں۔ خیرت ہے عمران“ تم نے اس وقت سہان رہائش گاہ پر کال کی ہے۔ دوسری طرف سے سرداور کی پریشانی آواز سنائی دی۔
”پاکیشیا کے کالاگ پہاڑی سلسلہ میں موجود میراثوں کا اڈہ شدید ططرے میں ہے سرداور۔“ عمران نے اہمیت سخنیدہ لمحے میں کہا۔
”میراثوں کا اڈہ وہ کے۔“ تم نے تو اس کی خصوصی حقائق کے انتظامات کرا دیئے تھے۔ پھر کیا ہوا ہے۔ سرداور نے حریت بھرے لمحے میں کہا تو عمران نے مہاراجہ اور تھاکر سے ملنے والی معلومات دوہراؤیں۔
”اوہ پیغیب انداز میں سازش کی جا رہی ہے۔ لیکن وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔“ سرداور نے کہا تو عمران پے اختیار اپھل پڑا۔ اس کے بھرے پر حریت کے تاثرات اپھر آئے تھے۔
”کیا مطلب۔ کے۔“ عمران نے حریت بھرے لمحے میں کہا۔

منہ سے باقاعدے۔
”تم، تم جادوگر ہو۔ مافوق الغطرت ہو۔“ مہاراجہ نے اہمیت حریت بھرے لمحے میں کہا۔ جبکہ تھاکر کی حالت بے حد خست ہو گئی تھی۔ اس کی گردن لگکی ہوئی تھی۔
”صور کی فرنگی کھوئی ہے۔“ عمران نے تھاکر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کا باجہ سخت ہو گیا تھا تو تھاکر نے اسی طرح گردن لٹکانے لکائے جواب دے دیا۔
”صور ان دونوں کو تقوف کر دو۔“ عمران نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ دوسرے لمحے اس کے عقب میں ہجڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی ان دونوں کی تجھیں سنائی دیں لیکن عمران مڑے بغیر آگے بڑھتا چلا گیا۔
”کیا ہوا عمران صاحب۔“ پاہر موجود کمپنی ٹکلیں نے کہا۔
”بڑے حریت انگریز انشافات ہوئے ہیں۔“ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس کرے میں داخل ہو گیا جہاں فون موجود تھا۔
اس نے فون کا رسیور انھایا اور نمبر پر لک کر دیئے۔
”انکوائری پلیزا۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مروانہ آواز سنائی دی۔ شایدہماں سوہان میں انکوائری اپریٹر مدر کھا آگیا تھا۔
”جہاں سے پاکیشیا دار اکوومت کا رابطہ نہ رہے دیں۔“ - عمران نے مقامی آواز اور لمحے میں کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر نوں آنے پر اس نے نمبر پر لیں کرنے

امان بی کو ہاتنے کی دھمکیاں دے دے کر مسلسل خشک رکھتا ہے۔ عمران نے جواب دیا تو سرداور بے اختیار ہنس پڑے۔
اوکے۔ اللہ حافظ۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
عمران صاحب کال چیک تو نہ ہو جائے گی۔ کیپشن شکیل نے کہا جو کرے میں موجود تھا۔
نہیں عام قون کالیں اس وقت تک چیک نہیں ہو سکتی جب تک خصوصی طور پر انہیں چیک نہ کیا جائے۔ عمران نے کہا اور کیپشن شکیل نے اثبات میں سر ملا دیا۔
اب کیا کرتا ہے۔ اس تھا کر کے آدمی تو وہاں موجود ہوں گے۔ کیپشن شکیل نے عمران کے ساتھ کرے سے باہر آتے ہوئے کہا۔
انہیں بھی ہمارا کال کر کے اس طرح ان کا خاتمہ کرنا ہو گا۔ جس طرح ریٹیش کے آدمیوں کا کیا تھا۔ اس کے بعد ہم اٹیمان سے جا کر ان دونوں لیبارٹریوں کا کریا کرم کر کے واپس چلے جائیں گے۔
عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ٹرانسیسٹر ٹکلا اور اس پر شور کی فریکھنسی ایڈجسٹ کی اور پھر تھا کر کی آواز اور لمحے میں اسے کال کرنا شروع کر دی۔

چونکہ اس پہاڑی علاقے میں خوفناک زلزلے اکثر آتے رہے ہیں۔ اس لئے اس اڈے کو ان زلزلوں سے محفوظ کرنے کے لئے خصوصی انتظامات کئے گئے ہیں۔ جس جگہ اڈہ ہے اسے کافی گہرائی میں کھود کر اس میں کریمیت دھات بھر دی گئی ہے۔ پھر اس پر منی ڈال کر سیامیت دھات پرست ہی کوئی دباؤ اٹھ کر تاہے اور ہے ہی کوئی جھکار اس لئے یہ محل اڈے کے تینجے تک دیے ہیں۔ جا سکے گی۔ ایک بات اور دوسری بات یہ کہ یہ لوگ اگر ایم بی بھی اس اڈے کی بنیاد میں مار دیں جب بھی اڈہ جیا ہے نہیں، ہو گا۔ صرف اور موجود اڈے اور میراںتوں کو جیا کیا جا سکتا ہے۔ یعنی اس کے حقائقی انتظامات ایسے ہیں کہ بغیر ایجادت نہیں بھی اندر داخل نہیں ہو سکتی۔ سرداور نے کہا تو عمران کا سآہ ہوا ہجھہ بے اختیار کمل اٹھا۔ اس کے ہجھے پر پہنچنے جو تحریکی سنجیدگی نظر آرہی تھی، ملکت میں بھلپ بن کر اڑ گئی تھی۔

اوہ آپ نے یہ بات گر کے سیڑا آؤچے سے زیادہ خشک خون دوبارہ تروتازہ کر دیا ہے۔ عمران نے اس پار مسکراتے ہوئے کہا۔

یہ خبر سنتے کے باوجود تھمارا صرف آدھا خون خشک ہوا تھا۔
خیرت ہے۔ سرداور نے مسکراتے ہوئے لمحے میں جواب دیا۔
اب کیا ہماوں۔ ہے ہی آدھا خون باقی آدھا تو آقا سلیمان پاشا

بعد پر امِ شری بھی اپنے لئے مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے تو شاگل، وجہ اور کرنل گپتا بھی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ صدر کے ملزی سیکرٹری نے فائل ان کے سامنے رکھی، سلام کیا اور مرٹر کر اسی دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے وہ اندر آیا تھا۔ اس کے پاہر جانے کے بعد دروازہ بند ہو گیا تو صدر نے فائل انھا کر پر اتمِ شری کے سامنے رکھا دی۔

”اے دیکھیں اور بتائیں کہ پیشل ۶ بجنسی کے مشن کا کیا اتحام ہوا ہے۔“ صدر نے سخت لہجے میں کہا۔

”یہ سر مجھے جید آف پیشل ۶ بجنسی وجہ نے روپورٹ دے دی ہے۔ جو کچھ ہوا ہے اس میں پیشل ۶ بجنسی کا کوئی قصور نہیں ہے۔ پر اتمِ شری نے فائل کھول کر اس میں موجود ایک کاغذ کو سرسری نظروں سے دیکھنے کے بعد فائل کو بند کرتے ہوئے کہا۔

”کس کا قصور ہے۔ وہاں موجود تمام مشیری جباہ ہو گئی۔ غیر ملکی ماہرین ہلاک ہو گئے اور جو میزان اس مشن میں داخل کئے گئے تھے ان کے پیشے سے اروگروں کا پورا علاقہ خوفناک جباہی کی رو میں آگیا۔ یہ کس کا قصور ہے۔ یہ مشن مکمل طور پر پیشل ۶ بجنسی کے پاس تھا اور کسی کو اس بارے میں علم نہیں تھا۔“ صدر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”چیل وچے آپ تفصیل بتائیں۔“ پر اتمِ شری نے وجہ سے مخاطب ہو کر کہا تو وجہ اپنے اپنے کھرا ہوا۔

کافرستان کے پرینڈیٹ ٹٹ ہاؤس کے پیشل میٹنگ روم میں تھے افراد موجود تھے۔ ایک کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف شاگل، دوسرے پیشل ۶ بجنسی کا چیف وجہ اور تمثیلی جس کا چیف کرنی گپتا اور تمثیل کے ہمراہ ہے تھے۔ ۱۹۴۵ء کا ٹٹ ہاؤس ساکن بیٹھے ہوئے تھے۔ تھوڑی نر بھو میٹنگ روم کا اندر رونگی دروازہ کھلا اور کافرستان کے پرینڈیٹ ٹٹ اندر داخل ہوئے۔ ان کے سختی سختی ہوئے تھے اور ان دو نوں کے سختی پرینڈیٹ ٹٹ کا ملزی سکھنے تھا۔ جس کے ہاتھ میں ایک فائل تھی۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی شاگل سیت دو تمثیل اکٹھ کر کھوئے ہو گئے اور شاگل اور وچے ہاؤس نے انہیں سلام کیا۔ جبکہ کرنل گپتا نے فوقی انداز میں سلیوت کیا۔ ”بیٹھ جائیں۔“ صدر نے اہمابی خلک لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اپنے لئے مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے۔ ان کے بیٹھنے کے

ساتھ ہی پورا علاقہ مکمل طور پر تباہ ہوتا چلا گیا۔ تسل بند ہو گئی اور تمام ماہرین ہلاک ہو گئے اور مشن مکمل طور پر ختم ہو گیا۔ جبکہ ایک چمیک پوسٹ نے اس ملڑی اشیلی جنس کے ہیلی کا پڑ کو مرکر پا کیا۔

کی سرحد کی طرف جاتے اور نظرؤں سے غائب ہوتے دیکھا۔ اس میں پیشہ ۶ جنسی کا کوئی قصور نہیں ہے۔ کسی کو کافیں کافی بھی خبر نہ ہو سکی تھی۔ یہ ملڑی اشیلی جنس کی طرف سے کارروائی ہوئی ہے۔

سر دبے نے بڑے جذباتی لمحے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

آپ کیا کہتے ہیں کرتل گپتا۔ صدر نے ہوتے چھاتے ہوئے کہا۔

سردار ارال حکومت میں ایر قشش ورکشاپ میں چار ہیلی کا پڑ براۓ نصر و ری چمیک اپ موجود تھے۔ کیونکہ قانون کے مطابق ہر تین ماہ بعد ان کی نصر و ری فضش چینگ ہوتی ہے۔ جب ہمیں اطلاع ملی کہ ملڑی ہیلی کا پڑ نے شہادی ہبھاؤ علاقے میں باش قاتر کئے ہیں تو ہم نے چینگ کی۔ جب کچھے معلوم ہوا کہ ایر قشش ورکشاپ میں علی الصبح چند افراد نے ریڈ کیا اور ہبھاؤ موجود تھام افراہ کو ہلاک کر دیا گیا اور پھر وہ ایک بڑا ہیلی کا پڑ لے اڑے۔ یہ ریڈ ایسے وقت میں کیا گیا جب کہ ابھی ورکشاپ محلی بھی نہ تھی۔ وہاں صرف چار چوکیدار تھے۔ جنہیں ہلاک کر دیا گیا۔ اس طرح کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکا کہ کیا واردات ہوئی ہے۔ کرمل گپتا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

جو کچھے ہتایا جا رہا ہے اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ واردات

بیٹھ کر بات کریں۔ صدر نے کہا۔

شکریہ سر۔ وجہ نے کہا اور بیٹھ گیا۔

ہاں اب بتائیں کیا تفصیل ہے۔ صدر نے کہا۔

جاتا ہے صدر ہمارا مشن اہمیاتی کامیابی سے آگے بڑھ رہا تھا۔ ہم نے فی ایک میلانوں کے اڈے کے قریب ہبھاؤ دیا تھا۔ صرف ایک روز کا کام باقی رہتا تھا۔ اس کے بعد ایک روز اس میلانوں میں خصوصی میلانوں کی بھرتی کا کام تھا۔ اس کے بعد پاکیشیانی میلانوں کا اڈہ یقینی طور پر تباہ ہو جاتا۔ ہم نے اس مشن کی حفاظت کے لئے اردو گرد کے تمام پہاڑی علاقوں میں چمیک پوشی قائم کی ہوئی تھیں اور کسی انسان تو انسان جانور کو بھی مشن ایسے کے قریب آنے کی ایجاد نہ تھی کہ اچانک ملڑی اشیلی جنس کا ایک ہیلی کا پڑ دیاں فضاسیں تھوڑا ہوا۔ اس پر ملڑی اشیلی جنس کا خصوص اشان موجود تھا۔ اس کے پانچ سے پانچ ہوئی تو اس نے ہتایا کہ وہ ملڑی اشیلی جنس کے چیز کے حکم پر قضاۓ کو، دینے گئے راوی نگانے آیا ہے۔ اس نے اپنا نام کمانڈر ہستا ہتایا اور اپنا رنگ اور ضم بھی ہتائے۔ ہم نے اسے واپس جانے گئے ہوئے کہا۔ اس نے کہا کہ وہ صرف راؤ نگانے کر واپس چلا جائے گا اور پھر اس نے راؤ نگانے کیا اور اس کے بعد اچانک اس میں سے میلانوں کا فائز ہوئے اور دیکھتے ہی دیکھتے تمام مشیری تباہ ہو گئی۔ وہ میلانوں کو پاکیشیانی میلانوں کے الے کو تباہ کرنے کے لئے منگوائے تھے وہ بھی بلاست ہو گئے اور اس کے

دو توں سیشن ہلاک کر دیے گئے۔ اس طرح سیکرت سروس کے پو بیس افراد ہلاک ہوئے ہیں اور صرف اس نے کہ ہمیں اصل حالات کا آخری لمحے تک علم نہیں ہونے دیا گیا۔ ان حالات میں یہی ہو سکتا ہے کہ میں اس پوسٹ سے استعفی دے دوں اور میں استعفی پیش کرتا ہوں۔ اس کے بعد چاہے آپ میرا کورٹ مارشل کرنے کا حکم دے دیں۔ چاہے اپنے ہاتھوں سے گولی مار دیں۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوا گا۔ شاگل نے اہتمامی جذباتی لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک کاغذ کالا اور اسے صدر کے سامنے رکھ کر دہ واپس آگر کرسی پر بیٹھ گیا۔

آپ کا استعفی نامظکور کیا جاتا ہے۔ صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اہمیوں نے استعفی کا کاغذ پھاڑ کر اسے نیچے پوسٹ بن میں پہنچنک دیا۔

جواب صدر آپ کے اس پہلے سوال کا جواب ابھی تک تھیں ملا کہ پاکیشیا سیکرت سروس کو کیسے کالاگ پہاڑی سلسلے والے میش کے پارے میں علم ہوا۔ پرائم مسٹر نے کہا۔

میں بتاتا ہوں سرکر کیے علم ہوا ہے۔ شاگل نے کہا۔
بھائیں۔ صدر اور پرائم مسٹر دو توں نے یک تربان ہو کر یکاں

ہمارے مواصلاتی شریتے ایک ٹرا نسیٹر کال ٹریس کی ہے۔ یہ کال سوران سے دار الحکومت کی گئی ہے۔ اس میں ایک معروف

پاکیشیا سیکرت سروس نے کی ہے۔ یہن پاکیشیا سیکرت سروس کو اس کی اطلاع کیسے مل گئی۔ جبکہ یہ سب ناپ سیکرت تھا اور جید شاگل آپ بتائیں کہ آپ نے کیا کیا ہے۔ آپ پاکیشیا سیکرت سروس کو نہ ہی دار الحکومت میں ہلاک کر کے اور نہ ہی سوران میں۔ جبکہ اہمیوں نے سوران میں انڈسٹریل ایسیے میں موجود اور والی عامی لیبارٹری کو بھی جیاہ کر دیا اور اس لیبارٹری کے نیچے موجود کافرستان کی اہم ترین لیبارٹری بھی مکمل طور پر جیاہ کر دی ہے۔ یہ سب کیسے ہو گی اور کیوں ہو گی۔ کیا آپ کی سروس ناہلوں اور نکموں کی سروس ہے۔ صدر نے اہتمامی غصیلے لمحے میں کہا۔

جواب صدر ہماری سروس کو عہد سیکنڈ گرین سروس سمجھا جاتا ہے۔ اس سے حالات کو خفیہ رکھا جاتا ہے۔ آپ نے اسیں یہ نہیں بتایا کہ اصل لیبارٹری نیچے موجود ہے۔ ہم آخری لمحے تک ہمیں کچھ نہ رہے کہ پاکیشیا سیکرت سروس کو ہم نے اور والی لیبارٹری جیاہ کرنے سے روکنا ہے۔ پہلیں ہمیں قائم ہوتی تھے اطلاع نہیں دی گئی۔ آپ نے بھی اور جواب پرائم مسٹر صاحب نے بھی اسیں اس قابل نہیں سمجھا کہ ہمیں اس میش کے پارے میں بتایا جائے۔ جبکہ پاکیشیا میں پاکیشیا سیکرت سروس کے چیز کو سب سے زیادہ با اعتماد سمجھا جاتا ہے۔ ہمارے دو سیشن سوران میں موجود تھے یہن

سیکٹ بحث مہاراجہ بات کر رہا تھا جنکہ دوسری طرف اس کا بھائی
کرم داس بات کر رہا تھا۔ اس کال میں سوران میں لیبارٹری کے
پارے میں بھی تفصیل موجود ہے کہ اصل لیبارٹری کا راستہ عقی
طرف گھریاں بنانے والی فیکٹری کے گودام سے جاتا ہے۔ اس کے
ساتھ ساتھ اس کرم داس نے یہ بھی بتایا کہ کالاگ مہاراڑی طلاقے میں
مکمل ہونے والا مشن مکمل ہونے والا ہے۔ مثل تقریباً مکمل ہو چکی
ہے اور اب اس میں میزائل لائچ کر کے ایک دو روز میں انہیں فائز کر
دیا جائے گا۔ ہمارے مواصلاتی سڑ میں یہ سُم ہے کہ چوں میں
حکٹوں کے بعد تمام ٹرانسیسٹر کالوں کو جیک کیا جاتا ہے۔ ان میں ہو
مشکوک ہوتی ہیں انہیں علیحدہ کر کے دوسرے سیکشن میں بھجوادیا جاتا
ہے۔ جہاں مزید پیچنگ ہوتی ہے اس کے بعد کوئی ایسی کال ہو جو
میرے توہن میں لائی جاتی ضروری ہو تو اسے میرے ہیڈ کوارٹر بھجوادیا
جاتا ہے۔ اس کال کی یہ پہلی جگہ میرے ہیڈ کوارٹر پہنچی تو اسے سن کر
دونوں آدمیوں کو ہمچان بیا گیا ہے۔ ان میں سے ایک آواز مہاراجہ
اور دوسری کرم داس کی ہے جو پہلی ہجتی میں کام کرنا
ہے۔ شاگل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

لیکن یہ تو ان دونوں کے درمیان کمال تھی۔ پھر پاکیشیا سکٹ
سروس کو اس کا علم کیسے ہو گیا۔ کیا آپ کے ہیڈ کوارٹر سے منہری
ہوئی ہے۔ پرائم مسٹر نے غصیلے لمحے میں کہا۔

جناب صدر صاحب چانتے ہیں کہ پاکیشیا نیجت علی عمران

کسی کی بھی آواز اور لمحے کی سو فیصد نقل کر لینے کا ماہر ہے۔ مہاراجہ
کی بھی لاش ویں سوران کے اس سب ہیڈ کوارٹر سے ملی ہے جہاں
ہمارے دونوں سیکٹر کے افراد کی لاشیں ملی ہیں اور مہاراجہ کی لاش
کے پوست مارٹم سے ڈاکٹروں نے اس کی موت کا جو وقت بتایا ہے وہ
اس کال سے کچھ ہیلے کا ہے اس کا مطلب ہے کہ ایک طرف مہاراجہ
کی بجائے عمران تھا۔ شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ، اوہ وری ہیڈ۔ تو اس طرح اس شیطان کو ساری منصوبہ
بندی کا عالم ہوا۔ وری ہیڈ۔ صدر نے افسوس بھرے لمحے میں
کہا۔

”آپ کو اس کال کی یہ کا عالم کب ہوا تھا۔ پرائم مسٹر
نے پوچھا۔

”کالاگ میں واردات کے بعد جتاب۔ رات کو ٹرانسیسٹر پر بات
ہوئی ہے اور بس سورے ایشور نے کالاگ مشن پر کام دکھا دیا۔
شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ اس عمران کے ساتھ خوش قسمی بھی چلتی
ہے۔ آپ دیکھو سب پاتوں کا اسے اس انداز میں علم ہو جائے گا ایسا
تو سوچا بھی نہیں جا سکتا۔ پرائم مسٹر نے ایک طویل سانس
لیتے ہوئے کہا۔

”اس لیبارٹری کے ساتھ وہ قیمتی فارمولہ بھی قائم ہو گیا ہے۔
ورث میں اسے کسی دوسرے ساتھداں اور کسی اور لیبارٹری میں تھا

کرایتا۔ بہر حال اب تصریر سے تو نہیں لڑا جاسکتا۔ صدر نے کہا
اور اس کے ساتھ ہی دہ انہ کر کمرے ہو گئے۔ ان کے انہتے ہی سب
انہ کمرے ہوئے۔

”جواب میرے بارے میں کیا حکم ہے۔“ شاگل نے انہتے
ہوئے کہا۔

”تفصیل سے باتیں ہونے کے بعد یہ بات لکھیں ہو گئی ہے کہ اس
کیس میں آپ میں سے کسی کافاٹ نہیں تھا۔ بہر حال آئندہ سب نے
پوری طرح ہوشیار رہتا ہے۔“ صدر نے کہا اور واپس مزگے تو
شاگل، وجہ اور کرنل گستاخوں کے چہرے کھل انٹھے۔ ظاہر ہے
حالات کے مطابق انہیں یقین تھا کہ انہیں سخت سے سخت سزا ملے
گی۔ لیکن معاملہ صرف غصے کے انہصار پر ہی ختم ہو گیا تھا۔

”عمران و انش متزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلکیں تیر و
حرب عادت احتراماً انہ کھرا ہوا۔

”بیشو۔“ عمران نے سلام دعا کے بعد کہا اور خود بھی اپنے لئے
خصوص کریں پر بیشح گیا۔

”عمران صاحب اس بار توانہ تعالیٰ نے صدر پر اپنا خصوصی کرم
کیا ہے۔ بلکیں زر و نے کہا۔

”کرم تو بہر حال صدر پر انہ تعالیٰ نے کیا ہے لیکن خصوصی کرم
صالح پر ہوا ہے۔“ عمران نے سکراتے ہوئے جواب دیا تو بلکیں
زر و نے اختیار چونک پڑا۔

”صالح پر۔ کیا مطلب۔ کیا صالح بھی دخی ہو گئی تھی۔ لیکن جو یہا
نے تو اپنی رپورٹ میں اس کا ذکر نہیں کیا۔“ بلکیں زر و نے
حیرت بھرے لئے میں کہا۔

چھوڑ کر اس ملن کے بیچے بھاگ پڑتا۔ عمران نے سنجیدہ لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

- عمران صاحب جو یہا نے اپنی پورٹ میں لکھا ہے کہ اس نے آپ سے کہا تھا کہ آپ یہا بارشی جہاہ کرنے سے بھلے وہاں موجود فارمولہ حاصل کر لیں یہاں آپ نے ایسا ہیں کیا اور یہا بارشی کو جہاہ کر دیا اس کی کیا وجہ۔ وہ واقعی احتیاطی اہم فارمولہ تھا اگر وہ پاکیشیا کے ہاتھ لگ جاتا تو ہمارا وفات خاص مضمون ہو جاتا۔ بلیک زردوٹے کہا۔

- وفات مضمون کرتے کرتے ہم بوزھے ہو گئے ہیں یہاں یہ وفات ہر بار کمزور ہو جاتا ہے۔ اور پھر تم کہتے ہو کہ فلاں فارمولے کر آؤ تاکہ وفات مضمون ہو۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ وفات کو ایک ہی بار مضمون کر لیا جائے۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

- عمران صاحب اب آپ کے سامنے تو اس بارے میں کوئی بات نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ آپ بہر حال ہم سب سے بہتر جانتے ہیں۔ بعض فارمولے واقعی اس قدر اہم ہوتے ہیں کہ ان کی موجودگی سے وفاتی قوت میں گران تھر انسان ہو جاتا ہے۔ بلیک زردوٹے کہا۔

- شکر ہے تم نے مضمون سے ہٹ کر اب قوت میں انسان کی بات کی ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ میں اگر اس فارمولے کے بارے میں جو یہا کو ہماہ ساتا تو پھر لا محال مجھے یہ فارمولہ تمہارے حوالے کرنا پڑتا۔ عمران نے کہا تو بلیک زردوٹے اختیار جو نک پڑا۔

اس کا دل رخی ہوا تھا اور جو یہا کو اس کا بخوبی احساس تھا۔ لیکن اس نے سوچا ہو گا کہ چیف تو دیسے ہی جذبات سے عاری ہے۔ اس لئے دل کے رخی ہوتے کا کیا ذکر کیا جائے۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

- دل رخی ہوا تھا۔ آپ کا مطلب ہے کہ صدر کے رخی ہونے کی وجہ سے صالح پر کوئی خاص کیفیت طاری ہو گئی تھی۔ بلیک زردوٹے کہا تو عمران نے صالح کی کیفیت تفصیل سے بتا دی۔

- آپ نے جو پودا نہ رسی تھا۔ اب اس پر پھول آنے لگ گئے ہیں۔ بلیک زردوٹے سکراتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

- دعا کرد پھول کے بعد پھلن گئے کی بھی نوبت آ جائے۔ عمران نے کہا اور اس بار بلیک زردوٹے بے اختیار ہنس پڑا۔

- عمران صاحب اس بار کافرستان نے واقعی ہمسی ڈاچ دے دیا تھا۔ اگر آپ کی ملحاکرے ساتھ ریش کی آواز اور لمحے میں بات دھونتی تو کافرستان اپنے ملن میں کامیاب ہو گیا تھا۔ بلیک زردوٹے کہا۔

- ہاں یہ واقعی ڈاچ لگ ملن تھا اور اہمی کامیاب ڈاچ دیا گیا تھا۔ یقین کرو جب تھجے پاکیشی میزانلوں کے اٹے کے بارے میں اصل مخالفے کا علم ہوا تھا تو میرے ہاتھوں کے طوٹے الگے تھے۔ یہ تو شکر ہے کہ سرداور نے تھجے تسلی دے دی درد نہ شاید میں اس یہا بارشی کو

سرطا دیا۔

”میں اسے سیف میں رکھ آؤں۔“ بیلیک زردو نے کہا اور انہوں کر کھرا ہو گیا۔

”سیف میں سے خصوصی چیک بک بھی اٹھانا۔“ عمران نے کہا تو بیلیک زردو بے اختیار چونک پڑا۔

”خصوصی چیک بک۔ کیا مطلب؟“ بیلیک زردو نے کہا۔
”میں نے دو اہم مشن مکمل کئے ہیں اور تمیرا فارمولہ بھی لا کر جھیں دیا ہے۔ اس لئے تین خصوصی جگہوں کا تو میں ویسے ہی حق دار ہوں۔ اس کے علاوہ چوتھا کار کر دگی کا اور پانچوں خون آدھا خشک کرانے کا۔“ عمران نے جواب دیا۔

”خون آدھا خشک کرانے کا کیا مطلب ہوا۔“ بیلیک زردو نے حیران ہو کر پوچھا۔

”جب مجھے چھپا کر ہمیں ڈالج دے کر وہ ہمارے میزانلوں کا اڈہ جہاہ کرنے والے ہیں تو واقعی میرا آدھا خون خشک ہو گیا تھا۔“ عمران نے کہا۔

”آپ کے اندر خون ہے جو خشک ہوتا۔“ بیلیک زردو نے سکراتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ میں بغیر خون کے کیسے زندہ رہ سکتا ہوں۔“ عمران نے کہا۔

”جن میں خون ہوتا ہے ان میں جذبات بھی ہوتے ہیں اور جو یہاں

۔ کیا مطلب کیا آپ نے فارمولہ حاصل کر لیا ہے۔“ بیلیک زردو نے چونک کر پوچھا۔

”ہاں وہ اس وقت بھی میری جیب میں ہے۔ جو یہاں اس وقت اس آفس میں موجود نہیں تھی۔ اس لئے اسے اس کا علم نہیں ہو سکا اور جب جو یہاں مجھے کہا تو میں نے اس لئے انہار کر دیا کہ اب آقا سلمیان پاشا کی لپٹے واجبات کی ذیمانت اپنی آخری حدود پر بخیغ گئی ہے۔“ عمران نے کہا تو بیلیک زردو بے اختیار ہنس پڑا۔

”آپ سلمیان کو صرف یہ کہ دیں کہ ایک اہتمائی اہم دفعہ می فارمولہ پاکیشیا کے ہوا لے کرنے کی بجائے آپ کسی دوسرے ملک کو قرودخت کر کے رقم اسے منتظر ہیں پھر وہی میں کہ وہ کیا ہواب دیتا ہے۔“ بیلیک زردو نے سکراتے ہوئے کہا۔

”تم تو بات سن کر صرف اس پڑے ہو۔ جب کہ وہ مجھے گولی مارنے سے بھی دریغ نہیں کرے گا۔“ عمران نے کہا تو بیلیک زردو بے اختیار کھلا کھلا کر ہنس پڑا۔ عمران نے کوت کی اندر ولی جیب سے ایک تہہ شدہ فائل نکالی اور اسے بیلیک زردو کی طرف بڑھا دیا۔

”اسے ابھی محفوظ رکھو۔ اگر میں نے یہ فارمولہ سرداور کو دے دیا تو لاکاہ اس پر فوراً کام شروع ہو جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ کافرستانی حکام = معلوم کرنے کی کوشش کریں کہ کیا ہم فارمولہ بھی لے اڑے ہیں یا نہیں۔ جب وہ مسلمان ہو جائیں گے تو پھر اس پر کام شروع کرائیں گے۔“ عمران نے کہا تو بیلیک زردو نے انجابت میں

Prepared by: S.Sohail Hussain

کے مطابق آپ میں سرے سے جذبات ایں ہی نہیں۔ اس کا تو سی
مطلب نکلا ہے کہ آپ میں سرے سے خون ہی نہیں ہے۔ بلکہ
زرد نہ کہا۔

ہے تو ہی یکن تھوڑا سا سفید ہے۔ عمران نے کہا تو بلکہ
زرد بے اختیار گھٹکھلا کر ہنس پڑا۔

ختم شد